محرم الحرام تا ربیع الثانی کے اصلاحی موضوعات پر 18 بیانات

سُنّتوں بھرے بیانات

(جلد اوّل)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبۂ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

مُحَرَّمُ الْحَرَام تا رَبِیْعُ الثَّانی کے اصلاحی موضوعات پر 18 بیانات

سُنَّتوں بھرے بیانات

(جلد اوّل)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : سُنّتوں بھرے بیانات (جلد اوّل)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ، اپریل 2018ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

دوسری بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ، جنوری 2019ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۴ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام ۱۴۳۸ھ حوالہ نمبر: ۲۱۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "سُنّتوں بھرے بیانات (جلد اوّل)" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب ورَسائل کی جانِب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

27 - 08 - 2017

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اِجازت نہیں

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرور ٹائنڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

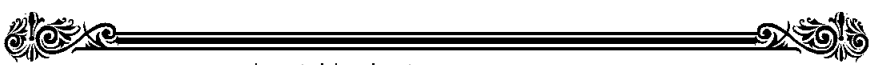

اِجمالی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
کتاب پڑھنے کی نیتیں	6	**رَبِیْعُ الْاَوَّل کے بیانات**	
تعارُفِ علمیہ (از امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّہٗ)	7	اطاعتِ مصطفٰے	270
پہلے اِسے پڑھ لیجئے!	9	اختیاراتِ مصطفٰے	296
مُحَرَّمُ الْحَرام کے بیانات		حِلمِ مصطفٰے	326
سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عشقِ رسول	12	جمالِ مصطفٰے	352
		سخاوتِ مصطفٰے	382
شانِ صحابہ	38	**رَبِیْعُ الثَّانِی کے بیانات**	
حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان و عظمت	65	اللہ کی محبت کیسے حاصل ہو؟	411
یزید کا دردناک اَنجام	96	غوثِ پاک کی کرامات	438
جھوٹ کی تباہ کاریاں	128	فرامینِ غوثِ اَعظم	470
صَفَرُالْمُظَفَّر کے بیانات		مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت	496
جوانی کی عبادت	155	تفصیلی فہرست	526
سیرتِ داتا علی ہجویری	183	ماخذ و مراجع	539
اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول	208	اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کی مطبوعہ کُتُب	547
تعظیمِ مصطفٰے	241	...❀...❀...	...❀...

...❀...❀...

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کر دے۔
(شعب الایمان، ۶/ ۳۱۹، حدیث: ۸۳۲۷)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(١) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (٢) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا۔ (٣) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (٤) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا۔ (٥) جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں "سرکار" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا۔ (٦) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (٧) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (٨) حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ٢/٤٠٧، حدیث: ١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (٩) عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ (١٠) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ عِلمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما ومفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ تراجِم کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب
(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج[1]

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شَریعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ

---

[1]... تادمِ تحریر (جُمادَی الاُولٰی ۱۴۳۹ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا وعلما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**)

www.dawateislami.net

امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بِالْخُصُوص "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنَّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "بے شک **علماء کی مثال** زمین پر ایسی ہی ہے جیسے آسمان پر ستارے جن سے خشکی اور تری میں رہنمائی ہوتی ہے، پس جب ستارے مٹ جائیں تو قریب ہے کہ راہ چلنے والے بھٹک جائیں۔"

(مسند احمد، ۴/۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰)

www.dawateislami.net

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا ایک مُؤثّر ترین ذریعہ "بیان" بھی ہے، اس طریقے کی عظمت وشان کا اندازہ اِس سے لگائیے کہ حضرات اَنبیاو مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام نے توحید ورسالت کی تبلیغ کے لیے اِسے اختیار فرمایا اور خود تاجدارِ خَتْمِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِس طریقۂ دعوت کو رونق بخشی اور آپ بڑے ہی دلنشین اور حکمت بھرے انداز سے بیان فرماتے، کبھی گزشتہ اُمّتوں کے حالات بتاتے کہ کس طرح مؤمنوں نے نجات پائی اور کافر ہلاک ہوئے[1]، کبھی وعظ ونصیحت فرماتے[2] اور کبھی آیاتِ قرآنیہ پڑھ کر مؤمنوں کے دلوں کو تقویت پہنچاتے اور اہلِ نفاق کو ڈراتے۔

نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "بیان" کی اَہَمِّیَّت کو بھی واضح فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا مَعْن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نَبِیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، وہ جو چاہتا ہے پہلے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے بعد میں کرتا ہے اور بلاشبہ بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔"[3]

واقعی اگر بیان قرآن وسنت، نصیحت آموز فرامین اور دل آویز حکایات وواقعات سے آراستہ اور اچھی ترتیب سے پیراستہ ہو اور اُس میں مُبَلِّغ کا اخلاص شامل ہو جائے تو

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ... الخ، باب ماجاء فی الاستماع... الخ، ۲/ ۲۰، حدیث: ۱۱۱۱

مجموعۂ رسائل ملا علی قاری، تحفۃ الخطیب وموعظۃ الحبیب، ۱/ ۸۰

2 ...مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاۃ... الخ، ص ۳۳۳، حدیث: ۱۹۹۵

3 ...مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱

www.dawateislami.net

وہ تاثیر کا تیر بن کر سننے والوں کے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ **اللہ** کریم سلامت رکھے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کو کہ ان کی شفقتوں سے پوری دنیائے دعوتِ اسلامی میں ہر شَبِ جمعہ کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ایک ہی موضوع پر بیان ہوتا ہے جو **دعوتِ اسلامی** کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کا شعبہ **"بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** تیار کرتا ہے اور یہ بیان حتَّی المقدور مذکورہ اوصاف سے مُتَّصِف ہوتا ہے، اِس میں موضوع سے مُتَعَلِّق قرآنی آیات، احادیثِ طیّبہ، اقوالِ بزرگانِ دین، حکایاتِ صالحین، مَدَنی بہاریں، 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ترغیب، موقع کی مناسبت سے اشعار، دعوتِ اسلامی کے **ایک شعبہ** اور **مکتبہ المدینہ** کی ایک کتاب کا تعارُف نیز مختلف سنتیں اور آداب شامل ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مجلس تراجمِ کُتُب** کے ذریعے تادمِ تحریر ان بیانات کا چار زبانوں **"سندھی، ہندی، بنگلہ اور انگریزی"** وغیرہ میں ترجمہ کروا کے مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔

مُبَلِّغ اسلامی بھائیوں کے لیے بالخصوص اور دیگر اسلامی بھائیوں کے لیے بِالعُمُوم ان بیانات کو کتابی شکل میں پیش کیا جارہا ہے، پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتابی شکل میں لانے کے لیے نظرِ ثانی، کچھ ترمیم واضافہ، تفتیشِ تخریج، فارمیشن، پیج سیٹنگ اور پروف ریڈنگ وغیرہ کا کام اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے **"شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** کے چار اسلامی بھائیوں نے کیا، **بالخصوص: سیّد عمران اختر عطاری مدنی، فرمان علی عطاری مدنی اور ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی نے خوب کوشش فرمائی۔ اس کی شرعی تفتیش دارالافتا اہلسنت کے مفتیانِ کرام: **مفتی محمد حسان عطاری مدنی، مفتی محمد شفیق**

www.dawateislami.net

عطاری مدنی اور مفتی عبد الماجد عطاری مدنی زِیْدَ عِلْمُھُمْ نے فرمائی ہے۔ اس جلد میں چار اسلامی مہینوں "مُحَرَّمُ الْحَرَام، صَفَرُ الْمُظَفَّر، رَبِیْعُ الْاَوَّل اور رَبِیْعُ الثَّانی" کی مناسبت سے درج ذیل 18 بیانات شامل ہیں:

(۱)...فاروقِ اعظم کا عشقِ رسول (۲)...شانِ صحابہ (۳)...حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعظمت (۴)...یزید کا دردناک انجام (۵)...جھوٹ کی تباہ کاریاں (۶)...جوانی کی عبادت (۷)...سیرتِ داتا علی ہجویری (۸)...اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول (۹)...تعظیمِ مصطفٰے (۱۰)...اطاعتِ مصطفٰے (۱۱)...اختیاراتِ مصطفٰے (۱۲)...حلمِ مصطفٰے (۱۳)...جمالِ مصطفٰے (۱۴)...سخاوتِ مصطفٰے (۱۵)...اللہ کی محبّت کیسے حاصل ہو؟ (۱۶)...غوثِ پاک کی کرامات (۱۷)...فرامینِ غوثِ اعظم (۱۸)...مسلمان کی پردہ پوشی کے فضائل۔

آپ مُبلِّغ ہوں یا نہ ہوں، یہ کتاب ہر ایک کے لیے یکساں مفید ہے، مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کر کے مُطالَعہ فرمائیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے بالخصوص اَئِمّہ، خُطَبا اور واعِظین کو تحفۃً پیش کیجئے۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

موت، محتاجی اور بیماری

سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تم مرنے کے لئے جنتے ہو، ویران ہونے کے لئے تعمیر کرتے ہو، فنا ہونے والی (دنیا) پر لالچ کرتے ہو اور باقی رہنے والی (آخرت) کو چھوڑے ہوئے ہو، مگر تین ناپسندیدہ چیزیں بہت بہترین ہیں: (۱) موت (۲) محتاجی اور (۳) بیماری۔ (الزھد لابن المبارک، باب عن النبی عن طول الامل، ص ۸۸، حدیث: ۲۶۲)

www.dawateislami.net

چند اسمائے حسنیٰ اور ان کے فضائل

ہر وِرد کے اوّل و آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے، فائدہ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں شکوہ کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کی شامت تصوُّر کیجئے اور اللہ پاک کی مصلحت پر نظر رکھئے:

﴿1﴾...**یَااَللّٰہُ:** جو ہر نماز کے بعد 100 بار پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا باطن کشادہ ہو جائے گا۔

﴿2﴾...**ھُوَ اللّٰہُ الرَّحِیْم:** جو ہر نماز کے بعد 7 بار پڑھ لیا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

﴿3﴾...**یَاقُدُّوْس:** کا جو کوئی دورانِ سفر وِرد کرتا رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

﴿4﴾...**یَارَحْمٰن:** جو کوئی صبح کی نماز کے بعد 298 بار پڑھے گا خدا عَزَّوَجَلَّ اس پر بہت رحم کرے گا۔

﴿5﴾...**یَارَحِیْمُ:** جو کوئی ہر روز 500 بار پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دولت پائے گا اور مخلوق اس پر مہربان اور شفیق ہو گی۔

﴿6﴾...**یَامَلِکُ:** 90 بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غربت سے نجات پائے گا۔

﴿7﴾...**یَاسَلَامُ:** 111 بار پڑھ کر بیمار پر دم کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا حاصل ہو گی۔

﴿8﴾...**یَامُؤْمِنُ:** جو 115 بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تندرستی پائے گا۔

﴿9﴾...**یَامُھَیْمِنُ:** 29 بار روزانہ پڑھنے والا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۴۶ تا ۲۴۷)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”تم اپنی مجلسوں کو حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھ کر اور عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذکر سے آراستہ کرو۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنی اپنی جگہ بے مِثْل و بے مِثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہدایت کے تارے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفْضل خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں، اِنہی خُلَفا میں سے دوسرے خلیفۂ راشد، اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ کا یومِ وِصال یَکُمْ مُحَرَّمُ الْحَرام ہے۔ آیئے! اسی مُناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زِندگی کے ایک روشن پہلو ”عِشقِ رَسُول“ کے بارے میں کچھ پڑھنے سُننے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیِّ کریم

---

1 ... تاریخ بغداد، رقم ۳۷۷۴، ابو العباس جعفر بن محمد بن بشار، ۷/ ۲۱۶

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہو جاتے اور آپ کی دِل جُوئی کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذکرِ خیر سے پہلے "وسائلِ بخشش" سے **مَنْقَبَتِ فاروقِ اعظم** کے کچھ اشعار سُنتے ہیں:

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفٰی فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے
مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
اِلٰہی! ایک مُدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں
دِکھا دے سبز گنبد واسطہ فاروقِ اعظم کا
شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا[1]

فارُوقِ اَعْظَم اور سرکار کی دل جُوئی!

حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے غُلام کے پاس آیا اور کہا: "رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میرے داخل

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶، ۵۲۷

www.dawateislami.net

ہونے کی اِجازت مانگو۔'' اس نے واپس آکر کہا: ''میں نے بارگاہِ رسالت میں آپ کا ذِکر تو کیا ہے مگر حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔'' کچھ دیر بعد میں نے پھر کہا کہ ''میری حاضری کی اِجازت مانگو۔'' وہ گیا اور واپس آکر کہا: ''میں نے آپ کا ذِکر کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔'' میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غُلام نے آواز دی کہ ''آپ اَندر آجائیے! اِجازت مل گئی ہے۔'' چُنانچہ میں اَندر گیا آپ کو سلام کیا، آپ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نِشانات آپ کے پہلو پر واضح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے آپ کی دِل جُوئی کے لئے عرض گُزار ہوا: اَسْتَاْنِسُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ یعنی یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں آپ کے ساتھ باتیں کرکے آپ کو مانُوس کرنا چاہتا ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اَندازہ لگائیے کہ حضرت سیِّدُنا فاروقِ اَعْظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی تکلیف یا غم میں مُبتلا ہوں، اسی لئے آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مانُوس کرنا چاہا اور بالآخر آپ اپنے اس اِرادے میں کامیاب بھی ہوگئے اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی باتوں پر مُسکرا دیئے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عالَم ہے کہ وہ آپ کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہوجاتے اور آپ کی دِل جُوئی کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب و روز گُناہوں میں بَسر کرتے ہوئے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت کو اَذِیَّت پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی اِحساس نہیں۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال کو مُلاحَظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''میری

---

1 ...بخاری، کتاب النکاح، باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها، ۳/ ۴۵۹، حدیث: ۵۱۹۱، ملتقطًا

www.dawateislami.net

زِندگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے اور میری وَفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ اِلٰہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تو تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔"[1]

مشہور مفسر قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہیں اَندھیرے، اُجالے، کھلی، چھپی، مَوْجُود و مَعْدُوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ جس کی آنکھ میں مَازَاغَ کا سُرمہ ہو، اس کی نگاہ ہمارے خواب وخیال سے زِیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نگاہ سے ہر چیز کا مُشاہَدہ کر لیتے ہیں۔ صُوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے دِلوں کی ہر کیفیّت سے خبر دار ہیں۔[2]

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں دُرود[3]

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ کو اللہ تعالٰی نے کائنات کے ذرّے ذرّے پہ گواہ بنا کر بھیجا اور جہاں کا کوئی گوشہ آپ سے پوشیدہ نہ رہا، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں گناہوں پہ کس قدر جری و دلیر ہوں، میری شرم وحیاء کی آنکھ کھول دیں تاکہ گناہ کرتے ہوئے شرما جاؤں، آپ (صَلَّی

---

1 ... مسند بزار، زاذان عن عبد اللّٰہ، ۵/۳۰۸، حدیث: ۱۹۲۵

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۹

3 ... حدائقِ بخشش، ص۲۶۶

www.dawateislami.net

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحْوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کر خُوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل کرنے کے لئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں، آپ کی ذاتِ بابرکات پر کثرت سے دُرُود و سلام کے گجرے نچھاور کریں، سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہو کر روزِ محشر شَفاعت فرما کر جنّت میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سر دِ مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیِّدِ بے سایہ کے ظِلِّ لِوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامَنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں — عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تعارُف:

خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنْیَت "اَبُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعْظَم" ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ 39 مَردوں کے بعد، دعائے مصطفٰے

1 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۹۵۲
2 ...حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲، ۱۳۳

سے اِعلانِ نبوّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ کو مُتَمِّمُ الْاَربَعِین یعنی "40 کا عَدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ آپ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحتَرَم میں عَلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَر سرِ پیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر کی حَیثِیَّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔ خلیفۂ اَوّل، اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابُو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بعد انہیں خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروزہ کر جانشینِ مُصْطَفٰے کی تمام تر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔ بالآخر نمازِ فَجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادَت سے سَرفراز ہو گئے۔ بوَقتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نبوّت سے فیض یاب حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روضۂ مُبارَکہ میں حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو میں مَدفُون ہوئے، جو سرکارِ اَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پہلو میں آرام فرما ہیں۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا[2]

---

1 ... الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ۱ / ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصاً

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بھائی بہن، اَوْلاد اور مال و جائیداد سے مَحَبَّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اَہْل و عِیال اور عزیز و اَقارِب کو بُھلا کر ان کی مَحَبَّت کو دل سے نکال بھی دے تو اس کے اِیمان میں کوئی خَرابی نہیں آئے گی اور اس کا اِیمان بدَسْتُور قائم رہے گا، کیونکہ ان اَفْراد کو ماننا، ان کی مَحَبَّت کو دل میں بَسائے رکھنا، اِیمان کے لئے ضروری نہیں جبکہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانا، آپ کی تَعْظِیْم کرنا، آپ سے مَحَبَّت رکھنا، اِیمان کے لئے جُزْوِ لَاینْفَک (یعنی وہ حصہ جو جُدا نہ ہو سکے) ہے، لہٰذا کامل مومن کے لئے ضَروری ہے کہ اسے تمام رِشْتوں اور کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر محبوب تَرین سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ یعنی نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدْرت میں میری جان ہے! (اے عمر! تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہو گی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ یعنی یَا رَسُوْلَ

www.dawateislami.net

اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔" یہ سُن کر آپ نے اِرشاد فرمایا: "اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحَبَّت کامل ہوگئی)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکم صِرف سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ایک ایک مُسلمان کے لئے ہے، کیونکہ کوئی بھی مومن اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ہر شے سے بڑھ کر پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت نہ کرے۔ چنانچہ

ایمانِ کامل کی علامت:

فرمانِ مُصطفٰے ہے: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اسے اس کے والِدَین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔"[2]

یقیناً! ایک مُسلمان کو پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی ہی مَحَبَّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زِندگی کا سب سے قیمتی اَثاثہ ہے۔

تُمہاری یاد کو کیسے نہ زِندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کے لئے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحْمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/ ۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

2 ...بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/ ۱۷، حدیث: ۱۵

www.dawateislami.net

جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی:

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کے کیا کہنے! جب آپ کو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آتی تو بے قرار ہو جاتے اور فِراقِ محبوب میں گریہ وزاری کرتے۔ چُنانچہ آپ کے غُلام حضرت سیّدُنا اَسْلَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کرتے تو رونے لگتے اور فرماتے: ”پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زِیادہ رَحْم دل، یتیم کے لئے والد اور لوگوں میں دِلی طور پر سب سے زِیادہ بہادُر تھے، آپ نکھرے نکھرے چہرے والے، مہکتی خُوشبو والے اور حَسَب کے اِعتبار سے سب سے زِیادہ مُکَرَّم تھے، الغرض اَوّلین وآخرین میں آپ کی مِثْل کوئی نہیں۔“[1]

ہے کلامِ اِلٰہی میں شَمْس و ضُحٰی ترے چہرۂ نور فَزا کی قسم
قَسَمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نَبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ کے اَدْنیٰ غُلام ہیں اور غُلام چاہے کیسے ہی اَعْلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مَولیٰ کی مَحَبَّت اور اس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے، وہ اس کے اِحسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے

1... جمع الجوامع، ۱۰/ ۱۶، حدیث: ۳۳

2... حدائقِ بخشش، ص ۸۰

www.dawateislami.net

فَخْرِیہ اَنداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غُلام ہونے میں خُوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ایک سچے عاشقِ رسول، قطعی جنّتی اور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان میں اَعْلٰی مرتبے پر فائز صَحابیِ رَسُوْل ہیں۔ آپ بھی مَحَبَّتِ رَسُوْل میں سَرشار ہو کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادِم اور غُلام ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ

میں غلامِ مصطفٰے ہوں:

مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد منبرِ رسول پر کھڑے ہو کر خُطبہ دیا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی و صحبت کے شَرَف کو ان الفاظ میں بیان کیا: اِنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَ خَادِمَہٗ یعنی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا صحبت یافتہ اور آپ کا غلام و خادم ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ دَعْوٰی صرف زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ واقعی سچے عاشقِ رسول تھے کہ آپ نے ساری زِندگی قرآن و حدیث اور سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے بسر فرمائی۔ لیکن افسوس! صَد افسوس! ہم عشقِ رسول کا دَم بھرتے اور اس طرح کے دَعْوے تو کرتے نظر آتے ہیں کہ

جان بھی میں تو دے دوں خُدا کی قسم! کوئی مانگے اگر مُصطفٰے کے لئے[2]

مگر ہمارا کردار اس کے بَرعکس دِکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مَحَبَّتِ رَسُوْل صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذِکْر و نعت اور جُلُوسِ میلاد میں بُلند آواز سے جُھوم جُھوم کر نَعْت شریف پڑھی جائے، ہاتھ اُٹھا کر زور زور سے نَعْرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد

1 ... مستدرک، کتاب العلم، خطبۃ عمر رضی اللہ عنہ بعد ما ولی... الخ، ۱/ ۳۳۲، حدیث: ۴۴۵

2 ... کالے بچھو، ص ۱۴

www.dawateislami.net

نمازِ فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتّٰی کہ جُمُعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنّت داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹّھی سے گھٹائیں، سُنّتوں کو چھوڑ کر نِت نئے فیشن اپنائیں، حُسنِ اَخلاق کے بجائے بد اَخلاقی سے پیش آئیں تو ایسی مَحبّت کامل کیسے ہوگی؟ جبکہ حقیقی مَحبّت تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی اَدائیگی میں سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے مُقدّم رکھیں کہ آپ کے لائے ہوئے دِین کو دل و جان سے تسلیم کر کے عمل پیرا ہوں، آپ کی تعظیم بجالائیں، ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اَولاد، ماں باپ، عزیز واَقارِب اور اپنے مال واَسباب پر آپ کی رِضا وخوشنودی کو ترجیح دیں[1] اور جس کام سے آپ نے منع فرمایا اس سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیّت اس کا اِرتکاب کر بیٹھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ کی شَفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچّی توبہ کریں اور آئندہ اس کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آیئے! سچّے دل سے اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ... بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں توبہ کر کے انہیں اَدا بھی کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ... جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، دھوکا دہی وغیرہ گناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ... فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنّت کے مُطابِق لباس پہنیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ... فلمیں ڈرامے، گانے باجے چھوڑ کر صِرف مدنی چینل دیکھیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے پھر بھی بچ نہیں پاتا
گُناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یا رسولَ اللہ

---

[1]... اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان، فصل اول، ۱/ ۵۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچا لو جانِ رحمت یا رسولَ اللہ
مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یا رسولَ اللہ
بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یا رسولَ اللہ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مُحِب یعنی مَحَبَّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعَلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحَبَّت ہو۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مَحَبَّتِ رَسُول کے کیا کہنے! آپ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات سے مَحَبَّت فرماتے بلکہ آپ کی اَوْلاد، اَزْواج، اَصْحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ سے نِسْبَت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور مَحَبَّت فرماتے اور یہی حقیقی مَحَبَّت کے تقاضوں میں سے ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طَیِّبَہ کے بے شُمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی مَحَبَّت و عشق کا والہانہ اِظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 30، سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرْشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۸

www.dawateislami.net

بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ (پ۳۰، البلد: ۱، ۲) محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

مُفَسِّرِیْنِ کرام کا اس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شہر کی قسم یاد فرما رہا ہے، وہ مکّۂ مکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے حضرت سیّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! بارگاہِ الٰہی میں آپ کو جو فضیلت حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیاتِ مُبارَکہ کی قسم یاد فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنْبیا کی اور آپ کا مقام و مرتبہ اس کے ہاں اتنا بُلند ہے کہ "لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ" کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے اس لئے مَحَبَّت فرماتے کہ آپ کے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ سے بھی ایسی ہی مَحَبَّت فرماتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ آپ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ میں مدفن کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

شہر مدینہ میں شہادت کی موت:

مروی ہے کہ آپ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّی

[1] ...شرح زرقانی علی المواهب، الفصل الخامس فی قسمه تعالی... الخ، ۸/ ۴۹۳

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مَوت عطا فرما۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دونوں دُعائیں مَقبول ومُستجاب ہوئیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحَبَّت کا دَم بھرتا ہے تو وہ اس جیسا بننے، اس کی اَداؤں کو اَپنانے اور اس کی پیروی میں ہی ساری زِندگی گُزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عِشْقِ رسول کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ہر مُعامَلے میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع (پیروی) کرتے۔ چُنانچہ

خلیفۂ ثانی اور اِتّباعِ رسول:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نئی قمیص پہنی تو چُھری منگوائی اور فرمایا: ”اے بیٹے! اس کی لمبی آستینوں کو سِرے سے پکڑ کر کھینچو اور انگلیوں کے برابر کرو، جو زائد ہو اسے کاٹ دو۔“ فرماتے ہیں: میں نے اسے کاٹا تو بالکل سیدھی نہ کٹی

---

1 ...بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب کراهیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱/ ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۷

www.dawateislami.net

بلکہ اُوپر نیچے سے کٹی۔ میں نے عرض کی: ”اباجان! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر ہوتا؟“ فرمایا: ”بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔“ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر فرماتے ہیں: چھری سے کٹنے کی وجہ سے قمیص کے دھاگے آپ کے قدموں پر گرتے رہتے لیکن قابل استعمال ہونے تک پھر بھی اسے پہنتے رہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارَکہ میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشقِ رسول اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ اِتّباعِ رسول میں آپ نے بھی چُھری ہی سے آستین کاٹی، وہ صحیح نہ کٹی، پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم و عار محسوس نہ کی، یہ کمال دَرَجے کی پیروی تھی۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سُنّتوں سے مَحبّت اور اس پر عمل کا یہ عالَم تھا کہ دُنیاوی آسائش اور بے وَفا مُعاشرے کی جُھوٹی ”مُرَوَّت“ ان سے سُنّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچہ

گرا ہوا لقمہ کھانے میں عار محسوس نہ کی:

حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ مُسلمانوں کے سردار و پیشوا تھے ایک مرتبہ) کھانا کھا رہے تھے کہ ہاتھ سے لُقمہ گر گیا، آپ نے اٹھایا اور صاف کر کے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا (کہ دیکھو یہ کیا کر رہے ہیں) کسی نے آپ سے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سردار کا بھلا کرے، یہ گنوار ترچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ اتنے بڑے مرتبے پر فائز

[1] ...مستدرک، کتاب اللباس، کان نبی اللہ یکرہ... الخ، ۵/ ۲۷۵، حدیث: ۷۴۹۸

www.dawateislami.net

ہونے کے باوجود گرا ہوا لُقمہ اٹھا کر کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا مَوْجُود ہے۔ حضرت سیّدُنا معقل بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ان عَجَمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن رکھا ہے، ہم ایک دوسرے کو حکم دیتے تھے کہ لُقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کے لئے نہ چھوڑا جائے۔[1]

رُوحِ اِیماں مَغْزِ قرآں جانِ دیں ہَست حُبِّ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن

شعر کا خلاصہ: ہمارے پیارے آقا، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ایمان کی رُوح، قرآنِ کریم کا مغز (خلاصہ) اور دِین کی جان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی اور مُسلمانوں کے سردار حضرت سیّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سُنّتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ آپ نے عَجَمیوں کے اِشاروں کی بالکل بھی پروانہ کی اور بے دھڑک سُنّت پر عمل جاری رکھا۔ آج بعض نادان مُسلمان ایسے بھی ہیں کہ "ماڈرن ماحول" میں داڑھی مُبارک جیسی عظیمُ الشّان سُنّت کے تَرک کو مَعَاذَ اللہ "حکمتِ عملی" تصوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بُرا ماحول ہو، اَغْیار کا زور ہو، بے دِینوں کا شور ہو، اَلْغَرَض کیسا ہی دَور ہو، آپ داڑھی مُبارک، عِمامہ شریف اور سُنّتوں بھرے سادہ لباس میں مَلْبُوس رہئے، کھانے پینے اور روز مرّہ کے معمولات میں سُنّتوں کا دامن تھامے رہئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے لئے اِنْفرادی کوشش جاری رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہو گا، شیطان کا مُنہ کالا ہو گا، ہر طرف سُنّتوں کا اُجالا ہو گا، دُنیا کا ہر عاشِق،

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب اللقمۃ اذا سقطت، ۴/ ۱۷، حدیث: ۳۲۷۸

www.dawateislami.net

میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَثْوا لا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نُورِ حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُجالا ہو گا۔

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں
تیری سُنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے
تیری سُنّتوں پہ چل کر میری رُوح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولاد رسول کو اپنی اَولاد پر ترجیح دی:

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ خِلافتِ فارُوقی میں جب مَدائن کی فَتْح حاصل ہوئی اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنوَّرہ میں آیا تو اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجدِ نَبوی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروادیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مال لینے جَمْع ہو گئے۔ سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”اے اَمیرُ المُؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُسلمانوں کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عطا فرمادیں۔“ امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”آپ کے لئے بڑی پذیرائی اور کرامت (یعنی عزّت) ہے۔“ یہ کہتے ہوئے آپ نے ایک ہزار درہم انہیں دے دیئے۔ اُنہوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت سیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر اپنا حِصّہ مانگا، آپ نے انہیں بھی ایک ہزار درہم دیئے اور وہی فرمایا جو بڑے شہزادے سے فرمایا تھا۔ پھر آپ کے

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۸

www.dawateislami.net

بیٹے حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کھڑے ہو کر اپنا حصہ مانگا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے بھی پذیرائی اور کرامت ہے اور انہیں 500 دِرْہم عطا فرمائے، اُنہوں نے عرض کی: ”میں اس وَقْت بھی حُضُور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جِہاد میں شریک ہوتا تھا جب حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کم عُمر مَدَنی مُنّے تھے۔ اس کے باوُجُود آپ نے انہیں ایک ایک ہزار دِرْہم اور مجھے 500 عطا کئے؟“

یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ٹھیک ہے (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصّہ دوں تو) جاؤ پہلے تم ان کے والد جیسا والد، والدہ جیسی والدہ، نانا جیسا نانا، نانی جیسی نانی، چچا جیسا چچا اور ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ! اور یہ تم کبھی نہیں لاسکتے! کیونکہ: ”اَبُوْهُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم، اُمُّهُمَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاء والدہ سیِّدہ فَاطِمَةُ الزَّهْرَا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، جَدُّهُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی نانا محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جَدَّتُهُمَا خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی نانی سیِّدہ خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ چچا حضرت جَعْفَر بن اَبی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، خَالُهُمَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللہِ ماموں حضرت اِبراہیم بن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، خَالَتَاهُمَا رُقَیَّةُ وَاُمُّ کُلْثُوْم اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللہِ اور ان کی خالائیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹیاں سیِّدہ رُقَیہ اور سیِّدہ اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔“[1]

اَمیرِ اَہلسنّت سیرتِ فاروقی کے مَظْہر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہلِ بیت سے عِشْق و مَحَبَّت کا یہ نہایت ہی انوکھا انداز ہے کہ اپنی سگی

1 ...الریاض النضرۃ، ذکر وقوفہ عن کتاب اللّٰہ، ۱/ ۳۴۰ ملتقطا

www.dawateislami.net

اَولاد کے مُقابلے میں اَہْلِ بیت کے شہزادوں کو دوگُنا عطا فرمایا۔ اس واقعے میں ہمارے لئے بھی یہ مدنی پھول مَوْجُود ہے کہ ہم بھی ساداتِ کرام سے مَحَبَّت وشَفْقَت سے پیش آئیں اور ان کا خُوب اَدَب واِحْتِرام بَجالائیں کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے نسبت اور آپ کا جز ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام خاص تعظیم وتَوْقِیر کے مستحق ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہْلِ بیت سے محبت آج آپ کے عُشّاق میں بھی سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہْلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ساداتِ کرام کی تَعْظِیم وتَوْقِیر بَجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقْت اگر امیرِ اَہْلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سیّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی عاجزی سے سیّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں اور انہیں اپنے برابر میں بٹھاتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت اور شَفْقَت سے پیش آتے ہیں۔ جب کبھی شِیرَنی وغیرہ بانٹنے کی ترکیب ہوتی ہے تو سیّدوں کو دوگُنا پیش فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ ساداتِ کرام سے مَحَبَّت کرنے والے اَفْراد کی کمی نہیں مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ساداتِ کرام کی اَہَمِیَّت وفضیلت سے ناواقف ہیں یا پھر ان کی خِدْمت کرنے میں سُستی کا شکار ہیں، اپنی اَوْلاد کو تو دُنیا کی ہر آسائش دینے کے لئے تیّار رہیں لیکن جن کے صدقے یہ نعمتیں ملیں ان کی اولاد (یعنی ساداتِ کرام) کی خِدْمات کے لئے ایک رُوپیہ بھی جیبِ خاص سے حاضِر کرنے سے کَتْراتے ہیں، حالانکہ ساداتِ کرام کی خدمت وخیر خواہی کے بڑے فضائل ہیں۔ چنانچہ

سادات کی خیر خواہی کی فضیلت:

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اَہْلِ بیت میں سے

www.dawateislami.net

کسی کے ساتھ اچھا سُلُوک کیا تو میں قیامت کے دن اسے اس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔[1]

لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنُودی کے حصول اور اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لئے ہمیں بھی ساداتِ کرام کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہئے اور ان کی خِدمت کرتے رہنا چاہئے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے اِنْ شَآءَاللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول سے بھرپور پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل عشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" ضَرور پڑھئے۔ اس کتاب کو **دعوتِ اسلامی** کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح دل میں عشقِ رسول اور عشقِ صحابہ واَہلبیت کی شمع کو مزید فروزاں کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے! اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اَعمالِ صالحہ (نیک اعمال) کی قیمتی دولت حاصل ہوگی، گناہوں سے نَفرت کا ذِہن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سنور جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الکامل لابن عدی، رقم ۱۳۸۹، عیسی بن عبد اللہ بن محمد، ۶/ ۴۲۵

2 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۰

www.dawateislami.net

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حضرت سیّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کے حوالے سے پیارے پیارے واقعات اور ضِمْناً اَہَم مَدَنی پھول بھی چننے کی سعادت حاصل کی۔ مثلاً

...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اسی عِشقِ کامل کے طُفیل سیّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دُنیا میں اِختیار و اِقتدار اور آخرت میں عِزّت و وَقار ملا۔

... سیّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عشقِ رسول کی اَعْلٰی و عُمدہ مثال قائم کر کے قیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو آقائے دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق کرنے کا سلیقہ سکھا دیا۔

... آج کے اس پُر فِتَن دَور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، جہاں عاشقانِ مُصطفٰے کا تذکرہ ہوتا ہے، ان کے عِشقِ رسول کے واقعات سُنائے جاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے دل میں بھی عشقِ مُصطفٰے کی شَمْع روشن ہو گی اور عمل کا جذبہ بڑھے گا۔

...اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا پیارا مَدَنی ماحول دعوتِ اسلامی پیش کر رہی ہے، لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتہ ہونے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنْعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں، ہماری زندگی میں مدنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا، ہم بھی سُنّتوں کے پابند اور نیک مُسلمان بن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

دُعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنائے اور عشقِ رسول کے تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے، خُوب خُوب سُنّتیں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکی کی دعوت اور سُنّتوں کی خِدمت کے مُقدّس جذبے کے تحت مُتَعَدِّد شعبہ جات کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ مجلس "خُصُوصی اسلامی بھائی" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ مجلس، خصوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، نیز مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم (پختہ ارادہ) رکھتی ہے بلکہ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو عِلْمِ دین سکھانے کے ساتھ ساتھ عَصْری عُلُوم سے رُوشناس کروانے کے لئے بہت کچھ کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے عنقریب مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی ترکیب بھی کی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بڑی برکتیں ہیں، کئی برائیوں کے دل دادہ بگڑے ہوئے لوگ اس ماحول کی برکت سے نیکیوں کے حریص بن گئے،

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

www.dawateislami.net

ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

مدنی ماحول کی تربیت:

ضلع مُظفّر آباد (کشمیر) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکات کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں: میں قرآنِ پاک حفظ کر رہا تھا مگر افسوس! میری عَملی حالت بہت خراب تھی۔ نیکیوں سے کوسوں دُور، آوارہ لڑکوں کی طرح زِندگی گُزار رہا تھا۔ سُنّتوں پر عمل کرنے کا شوق تھا نہ ہی عبادتِ الٰہی بَجالانے کا ذوق۔ میرے اُجڑے گلستاں میں عمل کی مدنی بہار کچھ اس طرح آئی، میرے ایک عزیز جن کی دُکان پر اکثر میرا آنا جانا رہتا تھا، ایک دن وہ مجھ سے کہنے لگے: آپ قرآنِ کریم حفظ کر رہے ہیں، لیکن آپ کی عادات و اَطوار عام لڑکوں کی طرح ہی ہیں، آپ اپنے سر پر عمامہ تو دُور کی بات ٹوپی تک نہیں پہنتے، اس طرح آپ اور اسکول و کالج کے عام لڑکوں میں کیا فرق رہ گیا؟ مزید کہنے لگے: میرا بھانجا بھی سردار آباد (فیصل آباد) میں دعوتِ اسلامی کے **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں قرآنِ کریم حِفظ کرنے کی سَعادَت حاصل کر رہا ہے، مگر اس کا اَخلاق و کردار، طریقۂ گُفتار نیز اپنے پرائے سے ملنے کا انداز قابلِ رَشک ہے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک کی چھٹیوں میں جب وہ گھر آئے تو **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں ہونے والی عملی تربیت دیکھ کر سب گھر والے بے حد خُوش ہوئے، ان کا مَعْمُول تھا کہ سُنّت کے مُطابِق کھاتے پیتے، گھر میں داخل ہوتے وَقْت بُلند آواز سے سَلام کرتے، والدین کے ہاتھ چُومتے، نظریں جُھکا کر گُفتگو کرتے، کھانے کے دوران سُنّتیں بیان کرتے اور سب گھر والوں کو سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دِلاتے۔ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے طالبِ علم کی یہ مدنی بہار سُن کر مجھے اپنی بد عملی پر ندامت ہونے لگی۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

میں نے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لینے کی نیّت کی اور اُسی سال سرگودھا آباد (فیصل آباد) جا پہنچا اور **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** (فیضانِ مدینہ) مدینہ ٹاؤن میں داخلہ لے کر مدنی ماحول کا فیضان پانے میں مَشْغُول ہو گیا۔ کچھ ہی عرصہ میں حیرت انگیز طور پر مجھ میں نُمایاں تبدیلی واقع ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی رنگ میں رنگتا چلا گیا، عِمامہ شریف کا تاج ہر وقت میرے سر پر رہنے لگا، نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! 1998ء میں **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** سے قرآنِ کریم حِفظ کرنے کی سَعادت حاصل کی اور اس کے بعد **جامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لے کر عالِم کورس (درسِ نظامی) کرنے میں مَشْغُول ہو گیا۔ **جامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول میں میرا کردار مزید اچھا ہو گیا، جہاں عِلْمِ دین کا اِکْتِساب ہوا، وہیں اپنے علم پر عمل کرنے، مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے اسے دوسروں تک پہنچانے اور مدنی کاموں کے ذریعے اِصلاحِ اُمّت کا سنہری مَوقع بھی ہاتھ آیا۔ نیز شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر قادری عطّاری بننے کا شَرَف بھی نصیب ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فیضانِ اَمیرِ اَہلسنّت سے درسِ نظامی (عالِم کورس) مکمل کر چکا ہوں اور دینِ متین کی خدمت میں کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے

www.dawateislami.net

مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مَدَنی پھول“ سے چھینکنے کی چند سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[2] ﴿2﴾... جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[3] ﴿3﴾... چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔[4] ﴿4﴾... چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے[5] بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ﴿5﴾... سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[6] ﴿6﴾... جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

3... معجم کبیر، ۱۱/ ۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

4... ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۴

5... تفسیر خزائن العرفان، سورۂ فاتحہ، تحت الآیہ: ا پر طَحطَاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے۔

6... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۶، ۴۷۷

کرے۔)[1] ...جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[2] ...حضرت مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 **صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب"** ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔**

عاشقانِ رسول، آئے سنت کے پھول دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک پڑوسی کی برکت

مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے مصیبت دور فرما دیتا ہے۔

(معجم اوسط، ۳/ ۱۲۹)

---

1 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۶

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶

3 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب فی العطسۃ اذا عطس...الخ، ۷/ ۱۳۱، حدیث: ۱

4 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلْد نَجات پانے والا وہ شَخْص ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

سُنتے ہیں کہ مَحْشَر میں صرف اُن کی رَسائی ہے
گر اُن کی رَسائی ہے لَو جب تو بَن آئی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا جذبۂ اِیثار:

حضرت سیِّدُنا ابُو جَہْم بن حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جنگ یَرمُوک کے دن میں اپنے چچازاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، میرے پاس ایک بَرتن میں اِتنا پانی تھا جو صرف ایک شَخْص کو سیراب کر دیتا، میں نے سوچا اگر اُن میں زِندگی کی کوئی رَمَق (یعنی تھوڑی سی بھی جان) باقی ہو گی تو میں اُنہیں یہ پانی پلاؤں گا اور اِس سے اُن کے چہرے کو صاف کروں گا۔

1... مسند فردوس، باب الیاء، ۲ / ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2... حدائقِ بخشش، ص ۱۹۲

www.dawateislami.net

جُونہی میں اُن کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ خُون میں لَت پَت تھے، میں نے پُوچھا: کیا میں آپ کو پانی پلاؤں؟ اُنہوں نے اِشارے سے کہا: ہاں! اِتنے میں اچانک کسی کے کَراہنے کی آواز آئی۔ میرے چچازاد بھائی نے کہا: یہ پانی اُن کے پاس لے جاؤ۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ میں نے انہیں پانی پیش کیا، اُنہوں نے بھی کسی کے کَراہنے کی آواز سنی تو اِشارے سے فرمایا: یہ پانی اُنہیں پلادو۔ میں اُن کے پاس پہنچا تو وہ جامِ شہادت نوش فرما چکے تھے۔ میں واپس حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا تو وہ بھی خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جاملے تھے۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ بھی شہید ہو چکے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و شوکت بھی کس قَدَر اَرْفَع و اَعْلٰی تھی، باوُجود یہ کہ زَخْموں سے چُور چُور ہیں، پیاس کی شِدَّت بھی اپنے عُروج پر ہے، مگر قُربان جائیے! اِن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے جذبۂ اِیثار پر کہ اِس عالَم میں بھی دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تکالیف کا اِس قَدَر اِحساس تھا کہ اپنی پیاس کو قُربان کر دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایسے ہوش رُبا (ہوش اُڑا دینے والے) عالَم میں کہ جب عقل بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور ہر شَخْص کو صِرف اپنی ہی فکر ہوتی ہے، مگر ان حضرات کو "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" کے بجائے دوسروں کی فِکْر ستائے جارہی ہے کہ اگر میں پی لوں گا تو میرا مُسلمان بھائی پیاسا رہ جائے گا۔ بِلاشُبہ یہ اُن کی عُمدہ تعلیم و تَرْبِیَت، بُلند پایہ ہِمّت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامل مَحَبَّت کا نتیجہ تھا، اِنہی اَعْلٰی صِفات کی وجہ سے صَدیاں گُزر جانے کے باوُجود آج بھی رُشد و ہدایت کے اِن روشن سِتاروں کا ذِکْرِ خَیْر مسلمانوں کو دلی سکون پہنچاتا ہے اور اُن کی

[1] ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والعشرون، ص۴۹

www.dawateislami.net

شان و عظمت کے نغموں کی گونج ہر طرف سنائی دیتی ہے۔

دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ — کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے — مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر — رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
اِنہی میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں — اِنہی میں ہیں علی شہسوارِ صحابہ
پسِ مرگ اے اعظمی یہ دُعا ہے — بنوں میں غُبارِ مزارِ صحابہ[1]

صحابی کی تعریف:

حضرت علّامہ حافظ اِبنِ حَجَر عَسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن خُوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں حُضُور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت کا شَرَف حاصل کیا اور اِیمان ہی پر خاتمہ ہوا اُن خُوش نصیبوں کو صَحابی کہتے ہیں۔[2] صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد ایک لاکھ سے زِیادہ ہے۔ مروی ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لئے مکّۂ مکرّمہ میں جمع ہوئے۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تَعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔[3] تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں، جن کے معلوم ہیں (ان کی تعداد) سات ہزار ہے۔[4] (تمام صحابہ میں) خُلَفائے اَربعہ کے بعد

1... کراماتِ صحابہ، ص ۳۰
2... فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی... الخ، ۸/ ۳، ۴ ملخصًا
3... مدارج النبوت، ذکر حجۃ الوداع، ۲ / ۳۸۷
4... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۳، ص ۴۰۰

www.dawateislami.net

بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ، حضرات حَسَنَیْن (یعنی حضرت اِمام حسن اور حضرت اِمام حسین)، اَصحابِ بدر اور اَصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لئے اَفْضَلِیَّت ہے اور یہ سب قَطْعی (یقینی) جَنَّتی ہیں۔[1] قرآنِ کریم میں جا بَجا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور اُنہیں دُنیا ہی میں مَغْفِرت و بخشش اور اِنعاماتِ اُخْرَوی کی خُوشخبری سُنادی گئی۔ غور کیجئے کہ جن کے اَوصافِ حمیدہ کی خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ تعریف فرمائے، اُن کی عظمت و رِفْعَت کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ چنانچہ

شانِ صحابہ بزبانِ قرآن:

پارہ9، سُوْرَۃُ الْاَنْفال، آیت نمبر4 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ (پ۹، الانفال: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے ربّ کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

پارہ11، سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت نمبر100 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۱۰۰ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

پارہ26، سُوْرَۃُ الْفَتح، آیت نمبر29 میں ارشاد ہوتا ہے:

1... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۴۹

www.dawateislami.net

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ (پ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تُو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رِضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 218 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰٓىِٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ طیّبہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ محبوبِ ربِّ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس قدر ارفع و اعلیٰ عزّت و شان کے مالک تھے کہ جنہوں نے اپنی زندگیاں

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رِضا کے حُصول اور دِینِ اسلام کی سَربُلندی کے لئے وَقف کر رکھی تھیں، اِن مَردانِ عرب نے حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شانہ بَشانہ رہ کر اِحیائے دِیْن کی خاطر ایسی ایسی قُربانیاں پیش کیں جنہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میدانِ کارزار کے اِن شَہسُواروں کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت گُزاری کے طُفیل نہ صِرف اپنی بخشش و رِضا مندی اور جنَّت کی حَقداری وغیرہ جیسے عظیمُ الشّان اِنعامات سے نوازا بلکہ اُنہیں ملنے والی عطاؤں اور نوازشوں کا اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں جابَجا ذکر کیا تاکہ تاقیامت آنے والے مُسلمانوں کے دِلوں میں ان کی شان و عظمت مزید مُستحکم (پختہ) ہو جائے۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کبھی تو بِالعُموم تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل بیان فرمائے اور کبھی نام بنام ان کی شان و عظمت اور قَدْر و مَنْزِلت اُجاگر فرمائی۔ چُنانچہ

نیکو کار ہستیاں:

حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سُلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ[1] یعنی میرے صحابہ کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔'' مزید فرمایا: ''خَیْرُاُمَّتِیْ اَلْقَرْنُ الَّذِیْنَ یَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ[2] یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ہیں پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تبع تابعین) ہیں۔''

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲

2 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ... الخ، ص ۱۰۵۲، حدیث: ۶۴۶۹

www.dawateislami.net

بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ہیں کہ جن کے نُمایاں کارناموں کی وجہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی شان و عظمت نام لے کر کچھ اس طرح بیان فرمائی کہ **ابُو بکر** میری اُمّت کے سب سے زِیادہ نَرم دل اور رَحم دل شخص ہیں۔ **عُمَر بن خَطّاب** میری اُمّت کے بہترین اور سب سے زیادہ اِنْصاف کرنے والے شخص ہیں۔ **عُثمان بن عَفّان** میری اُمّت کے سب سے زِیادہ باحَیا اور عزت والے اور **علی بن ابو طالب** میری اُمّت کے عقل مند اور سب سے زِیادہ بَہادُر شخص ہیں۔ **عبدُاللہ بن مَسْعُود** میری اُمّت کے نیک اور اَمانت دار شخص ہیں۔ **ابُوذَر** سب سے زِیادہ زاہد اور سچے انسان ہیں۔ **ابُودَرْدَا** میری اُمّت کے سب سے زِیادہ عِبادت گُزار و مُتَّقِی اور **مُعاوِیہ بن ابو سُفْیان** میری اُمّت کے سب سے زِیادہ بُردبار اور سخی شخص ہیں۔[1] مزید فرمایا: اَہْلِ عرب میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا میں ہوں، اَہْلِ فارس میں سے **سلمان**، اَہْلِ روم میں سے **صُہَیْب** اور اَہْلِ حبشہ میں سے **بلال** سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔[2] تمام صحابہ میرے نزدیک مُعزز اور محبوب ہیں، اگرچہ وہ حبشی غُلام ہوں۔[3]

نمایاں ہیں اِسلام کے گلستاں میں ہر اِک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ[4]

ہدایت کے چشم و چراغ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَولائے کُل، فَخرِ رُسُل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1. ...المطالب العالی، کتاب المناقب، باب ما اشترک فیہ جماعۃ من الصحابۃ، ۸ / ۴۱۶، حدیث: ۳۹۹۸
2. ...معجم اوسط، ۲ / ۲۰۶، حدیث: ۳۰۳۶
3. ...المسند للشاشی، ماروی ابو عبد اللّٰہ عبد الرحمٰن بن عسلیۃ الصنابحی، ۳ / ۱۴۲، حدیث: ۱۲۱۵
4. ...کراماتِ صحابہ، ص ۳۰

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کیسی شان و عظمت بیان فرمائی کہ میری اُمّت میرے صحابہ کی خُوب تعظیم وتوقیر کرے۔ لہٰذا فرامینِ مصطفٰے پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سچی مَحَبَّت رکھنی چاہیے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے، اپنی زِندگی بَسر کرنی چاہئے، کیونکہ یہی راہِ ہدایت کے وہ روشن سِتارے ہیں جن کے بارے میں مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمِ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ[1] یعنی میرے صحابہ سِتاروں کی مانند ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقْتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔''

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سبحٰن اللہ! کیسی نَفیس تشبیہ ہے، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے اپنے صحابہ کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دُوسری حدیث میں اپنے اَہْلِ بیت کو کَشْتیِ نُوح فرمایا، سَمُندر کا مُسافر کَشْتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنمائی پر ہی سَمُندر میں چلتے ہیں۔ اِس طرح اُمَّتِ مُسْلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اَہْلِ بیتِ اَطہار کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار کے بھی حاجت مند، اُمّت کے لئے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی اِقْتداء میں ہی اِهْتِداء یعنی ہدایت ہے۔[2]

اَہْلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُوْلُ اللہ کی[3]

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۸/۳۴۵

3 ... حدائق بخشش، ص ۱۵۳

امت میں صحابہ کی اَہَمِّیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے مثل کردار اور پاکیزہ اَطْوار، اُمَّت کی اِصلاح و مَدَنی تَربِیَت کے حوالے سے بہت اَہَمِّیَّت کے حامل ہیں، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا يَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ یعنی میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست نہیں ہوتا۔"[1] یعنی جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُست کر دیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمّت میں ہیں تھوڑے، مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذریعے سے ہے۔ ریل کا پہلا ڈبّہ جو اِنجن سے مُتَّصِل ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فَیض پَہُنچاتا ہے اِنجن سے وہ (پہلا ڈبہ) کھنچتا ہے اور سارے ڈبّے اُس کے ذریعے کھنچتے ہیں۔[2]

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت و فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مَوقع پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: جو سیدھی راہ چلنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وفات یافتہ بزرگوں کی راہ چلے کہ زندہ (لوگ) فتنے سے محفوظ نہیں، ان کے بارے میں یہ اندیشہ مَوجود ہے کہ وہ کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں، قابلِ تقلید اور لائقِ پیروی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں۔ یہ حضرات اُمّت میں سب سے اَفْضل، سب سے زیادہ نیکو کار، سب سے بڑھ کر علم رکھنے والے ہیں، ان کے اَعمال دکھلاوے و ریا سے پاک

1... شرح السُّنة، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة رضی اللہ عنهم، ۷/۱۷۴، حدیث: ۳۷۵۶

2... مراٰۃ المناجیح، ۸/۳۴۳

www.dawateislami.net

ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَفاقت وصُحبت اور خِدمتِ دین کے لیے چُنا، لہٰذا ان کا فَضْل وکمال پہچانو، ان کے آثار وطریقوں کی پیروی کرو، جس قدر مُمکن ہو ان کے اخلاق وسیرت کو اختیار کرو کہ بے شک یہ لوگ دُرُست راہ پر قائم تھے۔[1]

خلافت اِمامت وِلایت کرامت ہر اِک فضل پر اِقتدارِ صحابہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کتنے خُوبصورت اَنداز میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت واَہمیَّت کے مُتَعَلِّق مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ یقیناً مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تربیت یافتہ ہر ایک صحابی رُشد وہدایت کا سَرچشمہ ہے۔ کیونکہ پُوری اُمَّت میں صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی کو صحبت مصطفٰے سے فیضیاب (فَیْض۔یاب) ہونے کا شَرَف حاصل ہوا، اسی وجہ سے انہیں ایسی عَظَمت وشَرافت نصیب ہوئی جو کسی غَیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمہارا اُحد پہاڑ جتنا سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے مٹھی بھر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔[3]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثالث، ۱/۵۷، حدیث: ۱۹۳

2 ... کراماتِ صحابہ، ص۳۰

3 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳

www.dawateislami.net

پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی قریباً سَوا سیر جَو خَیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مُسلمان خواہ غَوث و قُطب ہو یا عام مُسلمان، پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قَبولیّت میں صَحابی کے سَوا سیر کو نہیں پَہُنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نَبَوِی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار گُنا (زِیادہ ثواب والی) ہے، تو جنہوں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پُوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا؟[1]

قُربِ مصطفٰے کی بَرَکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے لیکن وہ پھر بھی کسی صحابی کے مَقام کو نہیں پہنچ سکتا۔ شَیْخُ الْحَدِیث حضرت علامہ مُفْتی عبدُ المصطفٰے اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام عُلَمائے اُمَّت واکابرِ اُمَّت کا اِس مَسْئَلَہ پر اِتِّفاق ہے کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم "اَفْضَلُ الاَولیاء" ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند تَرین منزل پر فائز ہو جائیں، مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پَہُنچ سکتے۔ خُداوندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْعِ نبوت کے پروانوں کو مَرتبۂ ولایت کا وہ بُلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے اَور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں سے سَرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء کے

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۳۵، ملتقطاً

www.dawateislami.net

لیے اِس مِعْراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضرات صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے اِس قدر زِیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کرامتیں مَنْقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کَثْرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اس کی ولایت کا دَرَجہ بُلند سے بُلند تر ہو گا۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم چونکہ نگاہِ نبوت کے اَنوار اور فَیضانِ رسالت کے فُیوض وبَرَکات سے مُسْتَفِیض ہیں، اِس لیے بارگاہِ خُداوَندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب وتَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیاءُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اگرچہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے بہت کم کرامتیں صادِر (جاری) ہوئیں، لیکن پھر بھی صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا دَرَجۂ وِلایت دوسرے اَولیائے کرام سے بَہُت زیادہ اَفْضل واَعْلٰی اور بُلند وبالا ہے۔[1]

یہ مُہریں ہیں فرمانِ خَتْمُ الرُّسُل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ[2]

معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام ومرتبے تک ہر گز نہیں پہنچ سکتا۔ اِنہی مُبارک ہستیوں نے دین کی سَربُلندی کے لئے اپنی جانی ومالی قُربانیاں پیش کیں، دِینِ اسلام کی تَرویج واِشاعت کے لئے گھر بار چھوڑ کر سفر کی مُشکلات میں کبھی صَبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم مُسلمان ہیں، ہمارے ہاتھوں میں قرآنِ کریم کی صُورت میں اَحْکامِ اِلٰہی اور اَحادیثِ کریمہ کی صُورت میں فرامینِ نَبَوی بھی اِنہی مُقدّس ہستیوں کے شب وروز کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے، لہٰذا ہمیں

1... کرامات صحابہ، ص ۵۲

2... کرامات صحابہ، ص ۳۰

www.dawateislami.net

چاہیے کہ ہم اپنے ان مُحسنین کی مَحبّت و عظمت کو دل میں بسائیں، ان کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے زِندگی بسر کریں اوران کی اَدنیٰ سی بے اَدَبی وگُستاخی اور طَعْن و تَشْنِیع سے بھی باز رہیں اور ہمیشہ ان کا ذِکرِ خَیر کرتے رہیں۔ عُلَما فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا جب (بھی) ذِکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔[1] یاد رکھئے! حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی حاصل کرنے کے لئے صرف آپ کی مَحبّت کا دعویٰ ہی کافی نہیں بلکہ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اَدب واِحترام بھی ضروری ہے ورنہ ان حضرات کی بُرائی کرنا حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ

بُغْضِ صحابہ ناراضیِ مصطفٰے کا سبب ہے:

علّامہ یُوسف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابُو علی قحطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں کَرْخ کی جامع مسجد شَرقیّہ میں داخل ہوا، میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے، جنہیں میں نہیں جانتا تھا، میں نے خِدمت اَقدس میں سلام عرض کیا، مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر شب وروز اتنی اتنی مرتبہ دُرُود بھیجتا ہوں، آپ نے مجھے جواب سلام سے مَحروم فرمادیا؟ ارشاد فرمایا: ”تم مجھ پر تو دُرُود بھیجتے ہو لیکن میرے صحابہ پر طَعْن و تَشْنِیع کرتے ہو۔“ میں نے عرض کی: ”یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے دَستِ اَقدس پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (سلام کے

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۵۲

www.dawateislami.net

جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔[1]

سب صحابہ کا وَسیلہ سیِّدا کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتا چلا کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھتے ہوئے، آپ کی ذاتِ والاصفات پر دُرُود پاک کی کثرت کے ساتھ ساتھ تمام صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے بھی مَحَبَّت رکھنی چاہیے، مَعَاذَاللّٰه! کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے تو بے پناہ عِشق و مَحَبَّت کا اِظہار ہو اور باقی اَصحابِ رسول کے لئے دل میں عَداوت بھری ہو اگر ایسا ہوا تو بُغض کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی لَعنت ہو گی۔ جیسا کہ

لَعنتِ خُداوندی کا مستحق:

حضرت عُوَیْم بِن سَاعِدَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ خُوشبودار ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مُعاوِن اور رِشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ پس جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت ہے، لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس کا کوئی فَرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔"[3]

---

1 ...سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی... الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۶۳

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۲۵۹

3 ...الصواعق المحرقۃ، المقدمات، المقدمۃ الاولی، ص ۴

www.dawateislami.net

ایک روایت میں ہے، ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، میرے بعد انہیں (طعن و تشنیع کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے مَحَبَّت کی تو اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو اس نے (دَر حقیقت) مجھ سے بُغْض کی وَجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اَذِیَّت دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی عنقریب وہ اس کی پکڑ فرمائے گا۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: ''وَمَنْ اَسَاءَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ کَانَ مُخَالِفًا لِّسُنَّتِیْ، جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ، اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔''[2]

کہیں ایمان برباد نہ ہو جائے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغْض رکھنے والے بحُکمِ حدیث، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعْنت کے حَقْدار ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گُستاخی کرنے والے اور ان گستاخوں کی صحبت میں بیٹھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی مول لیکر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں اور موت کے وقت بُرے خاتمے کا بھی اندیشہ ہے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''شرحُ الصُّدور'' میں نقل کرتے ہیں: ''ایک آدمی کو وقتِ موت کلمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی تو اس نے کہا: مجھ

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸

2 ...الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ما جاء فی الحث علی حبهم والاحسان الیهم... الخ، ۱/۲۲

www.dawateislami.net

سے نہیں پڑھا جارہا، کیوں کہ میرا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ تھا جو مجھے حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بُرا بھلا کہنے کا کہتے تھے۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں گُستاخی کرنے والوں کی صُحبت کا یہ وَبال ہوا کہ اس شخص کو مرتے وَقت کلمہ نصیب نہیں ہوا اور جو خُود صحابۂ کرام کی توہین کرتے ہیں، ایسوں کو لوگوں کے لئے عبرت کا نمونہ بنادیا جاتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں گستاخانِ صحابہ کے دو عبرتناک واقعات ملاحظہ فرمایئے۔

گستاخانِ صحابہ کا انجام:

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا سَعد بن اَبی وقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہیں تشریف لے جارہے تھے، اسی دوران آپ کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرت سیِّدُنا طلحہ اور حضرت سیِّدُنا زُبیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جیسے جَلِیلُ القَدْر صَحابۂ کِرام کی شانِ عظمت نشان میں گُستاخی و بے ادَبی کے اَلفاظ بک رہا تھا۔ آپ نے اُس گُستاخ سے فرمایا: تم میرے بھائیوں کی گستاخی و بے ادَبی سے باز آجاؤ ورنہ میں تمہارے خلاف بد دُعا کردوں گا۔ اُس گُستاخ و بے باک نے بکا کہ یہ مجھے ایسے خوف زَدہ کررہے ہیں جیسے یہ کوئی نبی ہوں (کہ جس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی)۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وُضو کرکے مسجد میں داخل ہوئے، دو رکعتیں اَدا فرمائیں اور بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئے: یَا اَللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اِس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہترین صحابیوں کی توہین کرکے تجھے ناراض کیا ہے تو آج اسے سزا دے کر مجھے ایک نشانی دِکھا اور اسے مؤمنوں کے لئے عبرت

[1]... شرح الصدور، باب ما یقول الانسان فی مرض الموت... الخ، ص ۳۸

www.dawateislami.net

بنا۔ (ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ) اچانک ایک (دیوانہ) اُونٹ لوگوں کی صَفوں کو چیرتا ہوا آیا اَور اُسے دانتوں سے کاٹا، پھر اُونٹ نے اسے بُری طرح کچل ڈالا حتّٰی کہ وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ راوی فرماتے ہیں: (اس گُستاخ کے ہلاک ہونے کے بعد) لوگ دوڑتے ہوئے حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اَور کہنے لگے: اے ابُو اسحاق! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دُعا قبول فرمالی[1] (اور صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دُشمن ہلاک ہو گیا)۔

جس قدر جنّ و بشر میں تھے صَحابہ شاہ کے
سب کو بھی بے شک، خصوصًا چار یاروں کو سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا ابُو حَصِیْب بُشَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں تِجارت کیا کرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں۔ ایک مرتبہ میرے ایک مزدور نے مجھے خبر دی کہ فُلاں مُسافر خانے میں ایک شخص مر گیا ہے، لاوارث ہے، اس کی لاش بے گور و کَفن پڑی ہے۔ چنانچہ میں مُسافر خانے پہنچا تو ایک شخص کو مُردہ حالت میں پایا، میں نے ایک چادر اس پر ڈال دی، اس کے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہت عبادت گُزار اور نیک تھا، لیکن آج اسے کَفن بھی مُیَسَّر نہیں اور ہمارے پاس اِتنی رقم نہیں کہ اس کی تَجْہِیز و تَکْفِین کر سکیں۔ میں نے یہ سُنا تو اُجرت دے کر ایک شخص کو کَفن لینے کے لئے اور ایک

1... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ٦/ ١٩٠
ابن عساکر، سعد بن مالک ابی وقاص... الخ، ٢٠/ ٣٤٦، ٣٤٧
2... وسائل بخشش مرمم، ص ٦١٠

www.dawateislami.net

کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم اس کے لئے کچی اینٹیں تیار کرنے لگے، ہم اِنہی کاموں میں مشغول تھے کہ یکایک وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہَلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! جب اس کے ساتھیوں نے یہ خوفناک مَنْظر دیکھا تو دُور ہٹ گئے۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کا بازو پکڑ کر ہلایا اور پُوچھا: تُو کون ہے اور تیرا کیا مُعاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: بدقسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر اور حضرت سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ ان کی صُحبتِ بد کی وَجہ سے میں بھی ان کے ساتھ مل کر شیخین کریمین کو گالیاں دیا کرتا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔

حضرت سیِّدُنا ابُو حَصِیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس کی یہ بات سُن کر اِسْتِغْفار پڑھا اور کہا: اے بدبخت! پھر تو تجھے سخت سزا ملنی چاہئے۔ (پھر میں نے اس سے پُوچھا:) تُو مرنے کے بعد زِندہ کیسے ہو گیا؟ تو اُس نے جواب دیا: میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی گُستاخی کی وَجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنَّم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دِکھایا گیا، وہاں کی آگ بہت بھڑک رہی تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا: عنقریب تجھے دوبارہ زِندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعقیدہ ساتھیوں کو اپنے دَردناک اَنجام کی خبر دے اور انہیں بتائے کہ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دُشمنی رکھتا ہے، اس کا آخرت میں کیسا دَردناک اَنجام ہوتا ہے، جب تُو انہیں اپنے بارے میں بتادے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اَصلی ٹھکانے (یعنی جہنَّم) میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زِندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اس حالت سے گُستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گُستاخیوں سے باز آجائیں، ورنہ جو کوئی ان حضرات کی

www.dawateislami.net

شان میں گُستاخی کرے گا، اس کا اَنجام بھی میری طرح ہو گا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہو گیا۔ اس کی یہ عبرتناک باتیں میرے علاوہ دُور کھڑے دیگر لوگوں نے بھی سُنیں، اتنے میں مزدور کَفن خرید لایا، میں نے وہ کفن لیا اور کہا: میں ایسے بدنصیب شخص کی تَجْہِیْز وتَکْفِیْن ہرگز نہیں کروں گا جو شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گُستاخ ہو، تم اپنے ساتھی کو سنبھالو میں اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اِس کے بعد میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ بعد میں مجھے بتایا گیا کہ اس کے بدعقیدہ ساتھیوں نے ہی اسے غُسل وکَفن دیا اور انہی چند لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، ان کے علاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا گوارا نہ کیا۔[1]

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدبوں سے

اور مجھ سے بھی سَرزد نہ کبھی بے اَدبی ہو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گُستاخ کس قَدَر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہوا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے گستاخوں سے دُور رہتے ہوئے عاشقانِ رسول و مُحبانِ صحابہ واَولیا کی صُحبت اِختیار کریں، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دِیا (یعنی چراغ) اپنے دل میں روشن کر کے دونوں جہاں کی بھلائیوں کے حقدار بن جائیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی مَحبَّت قبر وحشر میں بے حد کار آمد ہے۔ چُنانچہ

---

1 ...عیونُ الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والثلاثون بعد المائۃ، ص ۱۵۲، ملخصًا

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

حکایت: شیخین کا وسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے: ”میرے اُستاد کے ایک ساتھی فوت ہو گئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟“ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پُوچھا: مُنْکَر نَکِیْر کے ساتھ کیسی رہی؟ جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بٹھا کر جب سُوالات شُروع کئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں اِن سے کہوں: تمہیں ابُو بکر و عُمَر کا واسطہ مجھے چھوڑ دو۔ یہ سُن کر ایک نے دوسرے سے کہا: ”اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے، لہٰذا اسے چھوڑ دو۔“ تو وہ مجھے چھوڑ کر وہاں سے تشریف لے گئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں بلکہ ایسے خُوش نصیبوں کو روزِ جَزا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص بھی نصیب ہو گا۔ چُنانچہ

قُربِ مصطفٰے پانے والا خُوش نصیب:

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص میرے صحابہ، اَزواج اور اَہلِ بیت سے عَقیدت رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا اور ان کی مَحَبَّت پر دُنیا سے اِنتقال کرتا ہے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرَجہ میں ہو گا۔“[2]

---

1 ...شرح الصدور، باب فتنة القبر وسوال الملكين، حديث عائشة، ص ۱۴۱

2 ...الرياض النضرة، الباب الاول، ذكر ماجاء فى الحث على حبهم والاحسان اليهم ... الخ، ۱/۲۲

www.dawateislami.net

مُحبانِ صحابہ کے لئے نِفاق سے بَراءَت کی بشارت بھی ہے۔ چُنانچہ

نفاق سے براءت:

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحْسَنَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ یعنی جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے بَری ہو گیا۔[1]

رحمتیں لاکھوں ابُو بکر و عُمر عُثمان پر — میرے مَولیٰ حیدرِ کَرّار پر لاکھوں سلام
ہے یقیناً ہر صحابی جاں نثارِ مُصطفٰے — ہر مُہاجر اور ہر اَنْصار پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کُتُب کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان اِس قدر بُلند و بالا ہے کہ عرصۂ دراز سے اُن کی سیرتِ مُبارکہ کے مُتعلِّق مُختلف کُتُب و رَسائل تصنیف کئے جا چکے ہیں اور تاحال یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی جانب سے عشرۂ مُبَشَّرہ میں سے شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن (سیِّدُنا ابُو بکر اور سیِّدُنا عُمر) رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مبارک سیرت پر ضخیم کُتُب بنام "**فیضانِ صدیقِ اکبر**" اور دو جلدوں پر مشتمل "**فیضانِ فاروقِ اعظم**" اور چھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر مُختصر رَسائل بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات پر مُشْتَمل بہت ہی پیاری کتاب "**کراماتِ صحابہ**" بھی مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز صحابیات

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ما جاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم ... الخ، ۱/۲۲
2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۰۱

www.dawateislami.net

کی سیرتِ طیّبہ پر مشتمل کتب ''فیضانِ اُمّہات المؤمنین، فیضانِ عائشہ صِدّیقہ، شانِ خاتونِ جنّت'' بھی شائع ہو چکی ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کُتُب و رسائل کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں بیان سُنا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد تمام انسانوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں۔ یہ وہ مُقدّس ہستیاں ہیں، جنہوں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْک کہتے ہوئے اِسلام قبول کیا اور اپنے تَن مَن دَھن سے اسلام کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ ان مُبارک ہستیوں نے پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی بے مثال قربانیاں دِیں جن کا آج تصوُّر بھی مشکل ہے۔

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی شمعِ رسالت کے ان پروانوں کی سچی اُلفت و محبّت عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت، اِحیائے سُنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم (پُختہ اِرادہ) رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسن و خوبی سَر انجام دینے کے لئے

مُتَعَدّد شعبہ جات کا قیام عَمَل میں لایا گیا ہے، جن میں سے ایک شعبہ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ بھی ہے، جس نے خالِص عِلْمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں قدر تصانیف کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی المقدور آسان انداز میں پیش کرنا ہے۔ ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ'' کے مختلف شعبہ جات میں کم و بیش 70 مَدَنی علما تحریر و تالیف اور تحقیقی کاموں میں مصروفِ عَمَل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بِشُمُول ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خَیْر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ''صدائے مدینہ لگانا''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ ''صَدائے مدینہ لگانا'' بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ یقیناً فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور اور فکرِ آخرت کو چھوڑ کر دُنیا کی فکر میں مصروف ہیں۔ سُنَن و نوافل تو دُور کی بات لوگوں کی اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مَساجد وِیران ہو گئیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے مسلسل کوشش کرنا یقیناً سَعادَت کی بات ہے۔ لہٰذا کوشش کیجئے! اور مَساجد کی آبادکاری

www.dawateislami.net

کے لئے روزانہ صَدائے مدینہ لگانے کا معمول بنالیجئے۔ جیسا کہ

امیر المؤمنین اور صدائے مدینہ:

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اَذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔[1]

یاد رکھئے! اگر ہماری اِنْفِرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نمازی بن گیا تو اسے تو نیک اَعْمال کا ثواب ملے گا ہی، ساتھ ہی ساتھ ہم بھی اس ثواب سے مالامال ہوں گے۔ کیونکہ "نیکی کی طرف رَہْنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے کے لئے، غیبت کرنے سُننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سُنّتوں کی عادت ڈالنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آچکے ہیں۔ چنانچہ

مدنی بہار:

مَتھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والا آڈیو بیان "T.V کی تباہ کاریاں" سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے

---

1 ...الطبقات لابن سعد، رقم ٥٦، عمر بن خطاب، ٣/ ٢٦٣

2 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ٤/ ٣٠٥، حدیث: ٢٦٧٩

www.dawateislami.net

مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ (کچھ عرصے بعد) مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی انفِرادی کوشش سے زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ **تین دن کے لئے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے** کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا اور میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا اور مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کے لئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر **صدائے مدینہ** لگاتا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **''163 مدنی پھول''** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پارہ **15**، **سورۂ بنی اسرائیل** کی آیت نمبر **37** میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

---

1 ... فیضانِ سنت، ص ۲۴۷

2 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

...فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، (اب) وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ...رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کچھ آگے جھک کر چلتے، گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ...اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ...راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے سے چلئے۔ ...چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ...راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[3] ...بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ بالکل غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منزل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

---

1 ...مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۸۹۱، حدیث: ۵۴۶۷

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی صفة النبی، ۵/ ۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 **صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہَدِیَّہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔** سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔**

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟

سوال: گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟ **جواب:** صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "جو شخص مَعْصِیَّت (یعنی اللہ ورسول کی نافرمانی) کرے اس کو اچھا بتانا اس کے یہ معنٰی ہوتے ہیں کہ گناہ گناہ نہیں اور جس گناہ کا ثبوت نَصِّ قطعی سے ہو اس کے معصِیَّت سے ہونے کا انکار کفر ہے مثلاً شراب، جُوا، چوری وغیرہم سب ہی اچھے ہوں تو یہ افعال گناہ نہ ہوئے اور ان کو گناہ نہ جاننا قراٰنِ مجید کا انکار ہے۔" (فتاوی امجدیہ، ۴/ ۴۵۵)

1...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

www.dawateislami.net

عالِم کی صحبت اِختیار کرنے کے فوائد

...عالِمِ دین کی صحبت اختیار کرنے سے کیا فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں؟

...عالِمِ دین کی صحبت اختیار کرنے کے فوائد و ثمرات بیان کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا فقیہ ابُواللّیث نصر بن محمد سَمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوِی فرماتے ہیں: جو شخص عالِم کی مجلس میں گیا، بیٹھا اگر کچھ حاصل کرنے کی طاقت نہ بھی تھی تو بھی اسے سات عزتیں حاصل ہوں گی: (۱) طالبِ علموں کی سی فضیلت پائے گا (۲) جب تک وہاں بیٹھا رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا (۳) گھر سے نکلتے ہی اُس پر رحمت کا فیضان شروع ہو جائے گا (۴) ان کی مَعِیَّت (ساتھ ہونے) میں ان پر نازل ہونے والی رحمتوں سے نوازا جائے گا (۵) جب تک سنتا رہے گا نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی (۶) علما کی محفل کی برکت کی وجہ سے فرشتے اسے رضائے الٰہی کے پَروں سے ڈھانپے رکھیں گے (۷) اس کا ہر اٹھتا قدم گناہوں کا کفارہ، بُلندیٔ درجات کا باعث اور نیکیوں میں اضافے کا سبب بنے گا۔ پھر اللہ پاک اُسے مزید چھ انعامات سے نوازے گا: (۱) عُلَما کی مجلس کو پسند کرنے کی وجہ سے اللہ کریم اُسے کرامت عطا فرمائے گا (۲) جو بھی اس کی پیروی کرے گا تو اُن کی نیکیوں میں کمی کئے بغیر اُتنا ہی ثواب اسے حاصل ہو گا (۳) ان میں سے کسی کی بخشش کی گئی تو اس کی شفاعت کرے گا (۴) بدکاروں کی محفل سے اس کا دل اُکتا جائے گا (۵) طَلَبا اور نیک لوگوں کے راستے میں داخل ہو گا (۶) اللہ پاک کے اَحکام کی پیروی کرنے والا ہو گا کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے:

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ (پ۳، اٰل عمران: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو۔

یہ سب عزتیں تو اس شخص کو حاصل ہوں گی جس نے کچھ یاد نہ کیا، جس نے سیکھ کر یاد بھی کیا اسے کئی گنا اَجر ملے گا۔ (تنبیہ الغافلین، ص۲۳۷تا۲۳۸)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضور نَبِیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا کہ رَبِّ تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے: ''اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سَلام بھیجے، میں اس پر 10 سلام بھیجوں؟[1]

رَبِّ اَعْلٰی کی نعمت پہ اَعْلٰی دُرُود حق تعالٰی کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مُحَرَّمُ الْحَرام شَرِیْف کا بابرکت مہینہ جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہْلِ بیتِ اَطْہار اور اِمامِ عالی مَقام، امامِ تِشنہ کام سیِّدُنا اِمام حسن مجتبٰی اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ اسی مناسبت سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعَظمت کے بارے میں پڑھنے سُننے کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں۔ چنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

---

1 ... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۲

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۹۸

www.dawateislami.net

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مل نہیں رہے نا جانے کہاں چلے گئے ہیں، دِن خُوب نِکلا ہوا تھا، آپ نے صَحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے ارشاد فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، ہر ایک تلاش کے لئے کسی نہ کسی راستے چل دیا جبکہ میں حُضُور نَبِیِّ اَکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل پڑا، آپ مُسَلْسَل چلتے رہے، حتّٰی کہ ہم ایک پہاڑ کے دامَن میں پہنچ گئے، (دیکھا کہ) حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اَژْدَھا اُن کے پاس اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نِکل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تیزی سے آگے بڑھے تو وہ اَژْدَھا آپ کو دیکھ کر سُکڑ گیا اور پھر پتھروں میں چُھپ گیا، آپ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تَشْرِیف لائے اور دونوں کو الگ الگ کر کے ان کے چہروں کو صاف کیا اور ارشاد فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قُربان! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کتنی عِزَّت والے ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اس قَدَر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ دونوں شہزادوں کو تکلیف میں مُبْتَلا دیکھنا آپ کو گوارا نہ تھا، اِسی لئے جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہو گئے ہیں تو آپ نے بے قرار ہو کر صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ان کی تلاش شُروع کر دی۔ اور بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارَکہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں شہزادوں سے بے اِنْتِہا مَحَبَّت کا ثُبُوت مِلتا ہے۔ چنانچہ

---

1 ... معجم کبیر، ۳/ ۶۵، حدیث: ۲۶۷۷

www.dawateislami.net

محبوبِ خدا کے سب سے زیادہ محبوب:

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: اہلِ بیت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زیادہ پیارا کون ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: حَسَن اور حُسَین۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہْرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔[1]

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: ”مَحَبَّت کی بہت قِسمیں ہیں: اولاد سے مَحَبت اور قِسم کی ہے، اَزْواج سے اور قِسم کی، دوستوں سے اور قِسم کی۔ اولاد میں حضرات حَسَنَیْن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) بہت پیارے ہیں، اَزواج میں حضرت عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا)، مَحْبُوبۂ مَحْبُوبِ رَبِّ العالمین ہیں، دوست واحباب میں حضرت ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں۔“ مزید فرماتے ہیں: ”حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پُھول تھے پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا اِنْتِہائی مَحَبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رَسُوْلُ اللّٰہ ہے۔[2]

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن ... الخ، ۵/ ۴۲۸، حدیث: ۳۷۹۷

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۴۷۸

www.dawateislami.net

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی بات کو اشعار کی صورت میں یوں بیان فرمایا:

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِن حضرات کی مَحَبَّت دلوں میں مزید پختہ کرنے اوران کی سیرت وکردار پر عمل کرنے کی نِیَّت سے ان کا ذِکرِ خیر کرتے ہیں۔

نام، کُنْیَت اور اَلقابات:

حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن میں سے بڑے حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ کی کُنْیَت "اَبُو مُحَمَّد" اور لَقب "تَقی و سیِّد" ہے، معروف لقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہ" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے (یعنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے اور پھول ہیں)۔ آپ جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی شب میں مدینۂ طَیِّبہ میں ہوئی۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور حلق کروا کر حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔[2]

آپ کا نام، اِمامُ الْاَنبیاء، سیِّدُ الْاَسْخیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بِنْتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت سیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت کا مُژدہ پہنچایا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اسماء! میرے فرزند کو لاؤ۔ آپ نے (امام

---

1 ... حدائقِ بخشش، ص ۷۹

2 ... تاریخ الخلفاء، الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹۔ روضۃ الشہداء (مترجم)، ۱/ ۳۹۶

www.dawateislami.net

حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ آپ نے دائیں کان میں اَذان دی اور بائیں میں تکبیر کہی اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرْجُمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے کہ "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی آپ مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔[1]

حسن مجتبیٰ سیِّدُ الاسخیاء راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام[2]

شعر کی وضاحت: وہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو کہ سخیوں کے سردار ہیں، جو اپنے نانا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے کاندھوں پر سُوار ہوتے تھے، اُن کی ذاتِ مُبارَک پر لاکھوں سلام۔

سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دَوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت 5 شعبانُ الْمُعَظَّم 4 ہجری مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔ حُضُور نَبِیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام "حُسین" رکھا، آپ کی کُنْیَت "اَبُوعَبْدُاللّٰہ" اور امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور "رَیْحَانَۃُ النَّبِیّ" ہے، آپ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[3]

1 ... سوانح کربلا، ص ۹۲، ملخصاً۔ روضۃ الشہدا (مترجم)، ۱/ ۳۹۶، ۳۹۷

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۹

3 ... اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/ ۲۵، ۲۶ ملتقطاً

سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۷۰، الحسین الشہید... الخ، ۴/ ۴۰۲، ۴۰۴

www.dawateislami.net

نام اچھے رکھا کرو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی اولاد کے نام اچھے تجویز کرنے چاہئیں اور بزرگانِ دین کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، ابھی ہم نے سُنا کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ "میں نے ان کے نام حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں۔"[1] آیئے! اسی ضِمن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیتے ہیں۔ اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشْر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حُضُور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔"[2]

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلْمی اداکار یا مَعَاذَاللہ کُفّار کے نام پر رکھتے ہیں، اس سے بدتَرین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں کُفّار کے ناموں سے پُکارا جائے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُمُوماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً: دادی، پھُوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات عِلمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا

---

1 ... اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/ ۲۶

2 ... ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث ۴۹۴۸

www.dawateislami.net

پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے؟ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ خُوشی حُبِّ جاہ (یعنی تعریف کی خواہش) کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَسمائے مُبارَکہ اور صَحابۂ کِرام و تابعینِ عِظام اور اولیاءُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف (یعنی بزرگوں) سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی میں مدنی اثرات بھی مُرتَّب ہوں گے۔ ناموں کے حَوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 180 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "نام رکھنے کے احکام" کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، نیز نام رکھنے کے بارے میں کثیر مَدَنی پھول جگہ جگہ اپنی خُوشبُوئیں لٹا رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نانائے حسنین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مُختلف مَواقع پر حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایسی شان وعَظَمت بیان فرمائی ہے جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں ان کی محبت مزید بڑھے گی۔ چند فرامینِ مُصطفٰے ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ

فضائلِ حسنین بزبانِ مصطفٰے:

﴿1﴾... مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے

www.dawateislami.net

حسن و حسین سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے ان سے عَداوت (دشمنی) کی اس نے مجھ سے عَداوت رکھی۔[1]

﴿2﴾...هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حَسَن و حُسَین دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[2]

عاشِقِ صحابہ و اہلبیت، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[3]

﴿3﴾...اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حَسَن اور حُسَین جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[4]

حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن سے محبت واجب ہے:

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ:

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پ۲۵، شوریٰ: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبّت۔

نازِل ہُوئی تو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: آپ کے وہ

1... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/ ۹۶، حدیث: ۱۴۳

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

3... حدائقِ بخشش، ص ۷۷

4... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

www.dawateislami.net

کون سے قَرابَت دار ہیں جن سے مَحَبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: علیُّ المرتضیٰ، فاطمۃُ الزہرا اور ان کے بیٹے حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔[1]

بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسولَ اللہ
پئے شبّیر و شبّر فاطمہ حیدر مدینے میں[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ اَہْلِ بیت کی مَحَبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان و مال، عِزَّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، اَہْلِ بیتِ کرام ہونے چاہئیں۔ ان مُبارَک ہستیوں کی مَحَبَّت، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور مَحَبَّتِ رسول ایمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

ایمان کامل کی نشانی:

حضور نَبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ“ یعنی کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے ”وَ ذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ“ اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو ”وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ“ اور میری اَوْلاد اسے اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو ”وَیَکُوْنَ اَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ“ اور میرے اَہْلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہوں۔[3]

---

1 ... معجم کبیر، ۳/ ۴۷، حدیث: ۲۶۴۱

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۱

3 ... شعب الایمان، باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی بر ائتہ فی النبوۃ، ۲/ ۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵

فضائلِ اہلبیت بزبانِ قرآن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خُوب سُتھرا کردے۔

اکثر مُفَسِّرِیْنِ کرام کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ، حضرت سیِّدُنا امام حَسَن اور حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے حق میں نازِل ہُوئی۔

ایک رِوایَت میں ہے کہ حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحِبزادیوں، قَرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔[1]

امام طَبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آیَتِ مُقَدَّسہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحْش چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک وصاف کردے۔[2]

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد مُفتی محمد نَعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیَتِ کریمہ اَہلِ بیتِ کرام کے فَضائل کا مَنْبَع ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخلاقِ دَنِیَّہ (گھٹیا اَخلاق) واَحوالِ مَذمُومَہ (ناپسندیدہ احوال) سے اُن کی تَطہیر (پاکی وطہارت)

1... الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴

2... تفسیر طبری، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۳۳، ۱۰/ ۲۹۶

www.dawateislami.net

فرمائی گئی۔ بعض احادیث میں مَروی ہے کہ اَہْلِ بیت، نار پر حَرام (یعنی اہلِ بیت جنتی) ہیں اور یہی اس تَطہیر کا فائدہ اور ثَمرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔[1]

ہمیں بھی اَہْلِ بیت سے مَحبّت قائم رکھتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدْقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پارہائے صُحُف غُنچہ ہائے قُدُس — اَہْلِ بیتِ نَبُوّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تَطہیر سے جس میں پودے جمے — اس رِیاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خَیْرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر — اُن کی بے لَوث طِینت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حَسَنَیْن کَرِیمَیْن سے اتنی محبت تھی کہ کبھی دونوں شہزادوں کو اپنے کاندھوں پر سوار کرلیا کرتے، نماز میں سجدے کی حالت میں پُشتِ اَطہر پر سوار ہوتے تو آپ سجدہ طویل کر دیتے اور جب سجدے سے سَر اَنور اٹھاتے تو انہیں آرام سے زمین پر بٹھا دیتے۔ چنانچہ

حَسَنَیْن کَرِیمَیْن کی ناز برداریاں:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم اقتدائے مصطفےٰ میں نمازِ عِشا ادا کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سَجدے میں گئے تو امام حَسَن اور

---

1 ... سوانح کربلا، ص ۸۲

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۹

www.dawateislami.net

امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کی پُشتِ مُبارَک پر سُوار ہوگئے۔ آپ نے سجدے سے سَر اٹھایا تو ان کو نَرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھادیا، دوبارہ سجدے میں گئے تو دونوں شہزادوں نے پھر ایسے ہی کیا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز مکمّل فرمالی، پھر ان دونوں کو اپنی مُقدّس رانوں پر بٹھالیا۔[1] اسی طرح بچپن میں ایک مرتبہ خُطبے کے دوران دونوں شہزادے گرتے پڑتے مسجد میں تشریف لائے تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ چھوڑ کر ان کے پاس گئے اور اٹھا کر انہیں اپنے سامنے بٹھالیا۔[2]

امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے شفقت و محبت:

حضرت سیّدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والِد سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بوسہ دیا اپنے سینے سے لگالیا اور سُونگھنے لگے، اس قدر شفقت و محبت دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا بھی ایک بیٹا ہے جو اب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو اس میں میرا کیا قُصور ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کے ساتھ پیار و محبّت سے پیش آئیں، ہر معاملے میں ان کے ساتھ مُشْفِقانہ برتاؤ کریں اور انہیں اپنے ساتھ

---

1 ... مسند احمد، مسند أبي هريرة، ۳/۵۹۲، حدیث: ۱۰۶۶۴

البداية والنهاية، ثم دخلت سنة احدى وستين، شئ من فضائله، ۵/۷۱۶

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی ... الخ، ۵/۴۲۹، حدیث ۳۷۹۹

3 ... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب حب الصبيان من رحمة الله تعالى، ۴/۱۶۱، حدیث: ۴۸۴۶

www.dawateislami.net

مانوس رکھیں۔ بات بات پر مار پیٹ کرنا، جِھڑکنا، آنکھیں دِکھانا نُقصان کا باعِث بن سکتا ہے، بچوں کی دِلجُوئی اور ان کی بہتر تربیت و پَرْوَرِش کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی دو مطبوعہ کتب "تربیت اولاد" اور "اولاد کے حقوق" کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ بچوں سے شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ بچوں کو خوش رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ

بچوں کو خوش رکھنے کی فضیلت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے "دَارُ الْفَرَح" (یعنی خوشی کا گھر) کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خُوش کرتے ہیں۔[1]

بچوں سے کیسا برتاؤ کیا جائے؟

سیِّدِی اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلُسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ "باپ پر اولاد کے کیا حقوق ہیں؟" تو جواب میں فرمایا: باپ "خدا کی ان اَمانتوں کے ساتھ مہر و لطف (شَفقت و مَحبّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِلجُوئی، دِلداری، رِعایَت و مُحافَظَت ہر وَقْت حتّٰی کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ نَیا میوہ، نَیا پھل پہلے اِنہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مُناسِب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدُور (حَسبِ استطاعت) انہیں

---

1 ... الکامل لابن عدی، رقم ۴۵، ابو محمد احمد بن حفص بن عمر، ۱/ ۳۲۸

www.dawateislami.net

شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شَرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ نہ کرے، بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پُورا کرنے کا اِرادہ رکھتا ہو۔ چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر ویکساں دے، ایک کو دوسرے پر دِینی فضیلت کے بغیر ترجیح نہ دے۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں سے محبت کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ ہر طرح سے ان کا خیال رکھا جائے، آنے والے خطرات سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں، جیسا کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دم فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ میں تمہیں کَلِمَاتُ اللّٰہ (اللہ کے کلمات) کی پناہ میں دیتا ہوں۔ چنانچہ

دم درود کرنے کا جواز:

بخاری شریف میں حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کَلِماتِ تَعوُّذ کے ساتھ دَم فرماتے اور ارشاد فرماتے: تمہارے جَدِّ اَمْجد یعنی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنے صاحِبزادوں حضرت اسماعیل و حضرت اِسحاق عَلَیْہِمَا السَّلَام کو اِنہی کَلِمات کے ساتھ دَم فرمایا کرتے تھے۔ (کلماتِ تعوُّذ یہ ہیں:) "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کَلِمات کے ذریعے ہر شیطان و

[1]... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳، ملخصاً

www.dawateislami.net

زہریلے جانور اور ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: "کَلِمَاتُ اللہ (اللہ کے کلمات) سے مُراد سارے اَسماءِ اِلٰہیہ (اللہ کے نام) ہیں، چونکہ وہ ہر نَقص (کمی) اور خرابی سے پاک ہیں، اس لیے اُنہیں تامّات کہا گیا، جیسے اللہ کی پناہ لینا ضروری ہے، ایسے ہی اس کے ناموں کی پناہ بھی ضروری ہے۔" مزید فرماتے ہیں: جنّ اور نظرِ بد سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، جن کا اثر قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔[2]

قراٰنِ پاک میں بیماریوں سے شفا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے دَم وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیارے نواسوں کو دَم فرمایا کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مُبارکہ کے ذریعے بیماروں پر دم کرنے سے مُتَعَلِّق کئی روایات مَوجُود ہیں۔ چنانچہ

مسلم شریف میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْل میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھ کر دَم فرماتے۔[3]

سیِّدِی اَعْلٰی حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۱۱، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۳۳۷۱

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۰۹، ملتقطاً

3 ... مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص ۹۲۹، حدیث: ۵۷۱۴

www.dawateislami.net

ہیں: جائز تعویذ کہ قراٰنِ کریم یا اَسمائے اِلٰہیّہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں) یا دیگر اَذکار و دَعوات (دُعاؤں) سے ہو، اس میں اَصْلاً (بالکل) حَرَج نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے ہی مَقام میں فرمایا کہ ”مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ“[1] یعنی تم میں جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کو نَفْع پہنچا سکے (تو اسے نَفْع) پہنچائے۔“[2]

خلافِ شرع تعویذات و کلمات کا حکم:

اَلْبَتَّہ غیر شَرعی تعویذات اور غیر شرعی کلمات والے دَم ناجائز ہیں جیسا کہ سیِّدی اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”وہ مَقْصود جس کے لئے وہ تعویذ یا عمل کیا جائے، اگر خِلافِ شَرع ہو، ناجائز ہو جائے گا، جیسے عورتیں تَسْخِیْرِ شوہر (شوہر کو مَغْلُوب کرنے) کے لئے تعویذ کراتی ہیں، یہ حُکمِ شرع کا عکس (یعنی خِلافِ شریعت) ہے، یُونہی تَفْرِیق و عَداوَت (یعنی آپس میں جُدائی ڈالنے اور دُشمنی پیدا کرنے) کے عمل و تعویذ کہ مَحارِم (رشتہ داروں) میں کئے جائیں، مثلاً بھائی کو بھائی سے جُدا کرنا، یہ قَطعِ رحم ہے اور قَطعِ رحم حرام، یُونہی زَن و شو (میاں، بیوی) میں نِفاق ڈلوانا (بھی حرام ہے)۔[3]

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فی زمانہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خَیْر خواہیِ مسلمین کے جَذبے کے تحت جہاں دیگر شعبہ جات قائم فرمائے ہیں، وہیں ”مجلس مکتوبات و

---

1 ... مسلم، کتاب الطب، باب استحباب رقیۃ من العین ... الخ، ص ۹۳۱، حدیث: ۵۷۳۱

2 ... فتاویٰ افریقہ، ص ۱۶۸

3 ... فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۱۹۶

تعویذاتِ عطاریہ" کا شعبہ بھی قائم فرمایا ہے، جس کے تحت نہ صرف مکتوبات کے ذریعے پریشان حالوں کی غمخواری کی جاتی ہے، بلکہ امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہٗ کے عطا کردہ تعویذات اور اَوْراد و وظائف کے ذریعے مُختلف پریشانیوں کا حل اور بیماروں کا علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار مریضوں کو چار لاکھ سے زائد تعویذات اور اَوْراد دیئے جاتے ہیں، یہ تعویذات آپ "تعویذاتِ عطاریہ" کے بستے سے فِیْ سَبِیْلِ اللہ بآسانی حاصِل کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَنَیْن کَرِیمَیْن کی شان وعظمت اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان سے محبت وشفقت کے بارے میں سنا، مزید کچھ سنتے ہیں تاکہ ہمارا ایمان تازہ اور محبت اہلبیت میں اضافہ ہو۔ چنانچہ عاشِقِ صحابہ و اہلبیت، سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حَسَنَیْنِ کَرِیمَیْن کی شان وعظمت یوں بیان کرتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اُس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اُس سایہ کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین[2]

1... وسائلِ بخشش، ص۳۱۵

2... حدائقِ بخشش، ص۴۴۴

شعر کی وضاحت: یوں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا، مگر جب آپ کے فیضان کا سایہ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر پڑا تو سرِ انور سے سینۂ مُبارَک تک امامِ حسن اور وہاں سے قَدَمَیْن شَرِیْفَیْن تک امام حسین مشابہ ہو گئے۔

اور قصیدۂ نور میں لکھتے ہیں:

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نورکا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نورکا[1]

یاد رکھئے! سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری قرآن و حدیث کی ترجمانی اور بزرگوں کے اَقوال واَحوال کے مُطابِق ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت کو یوں ہی نہیں لکھ دِیا بلکہ

ترمذی شریف میں ہے کہ سیِّدُ الاولیا، مولیٰ مشکل کشا، شیرِ خدا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حَسَن مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر انور سے لے کر سینۂ مُبارَک تک مشابہ اور حُسَیْن سینۂ مُبارَک سے قَدَمَیْن شَرِیْفَیْن تک مشابہ تھے۔[2]

---

1 ... حدائقِ بخشش، ص۲۴۹

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی ... الخ، ۵ / ۴۳۰، حدیث: ۳۸۰۴

www.dawateislami.net

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا از سر تا قدم بالکل ہمشکلِ مصطفٰے تھیں۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادگان یعنی حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ تعالٰی کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے خدا تعالٰی اپنے محبوب کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اَہْلِ بیت اور پیارے نواسوں سے بے انتہا مَحَبَّت کرتے دیکھا تو آپ سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحَبَّت وشَفَقَت سے پیش آتے اور آپ کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی اہْلِ بیتِ اَطہار اور بالخُصوص حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کا بے حد خیال رکھا کرتے۔ چُنانچہ

صدّیقِ اَکبر کی اہلِ بیت سے مَحَبَّت:

حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْل مُنتَخَب ہُوئے تو مصطفٰے

---

[1] ... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۴۸۰

www.dawateislami.net

جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت داری کی وجہ سے آپ اَہْلِ بیتِ اطہار کا بہت خیال رکھا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ”حضور نَبِیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقارِب (رشتہ دار) مُجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ عَزِیز ہیں۔“[1]

فارُوقِ اعظم کی امامِ حُسین سے مَحبَّت:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: میرے پاس آتے رہا کریں۔ ایک مرتبہ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات ہوئی، امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: کہاں سے آرہے ہیں؟ کہا: والد صاحب کے پاس گیا تھا لیکن حاضری کی اجازت نہیں ملی (لہٰذا لوٹ آیا)۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی لوٹ آئے۔ بعد میں امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اے حسین! ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: میں حاضر ہوا تھا لیکن آپ کے شہزادے عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ مجھے اپنے والد کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت نہیں ملی، لہٰذا میں بھی لوٹ آیا (کہ جب انہیں اجازت نہیں ملی تو مجھے کیوں کر ملے گی)۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے نزدیک آپ کا مرتبہ عبدُ اللہ سے کہیں زیادہ ہے، میرے سر پر یہ جو بال ہیں یہ آپ ہی نے تو اُگائے ہیں۔[2]

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر ..... الخ، ۳ / ۲۹، حدیث: ۴۰۳۶

2 ... ابن عساکر، الحسین بن علی ... الخ، ۱۴/ ۱۷۵

مولا علی کی بیٹے پر شفقت:

حضرت سیِّدُنا اَصْبَغ بن نُباتہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوئے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیٹے کی عِیادَت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی ساتھ تھے۔ آپ نے خیریت دریافت کرتے ہوئے فرمایا: اب طَبِیعَت کیسی ہے؟ عَرض کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بہتر ہوں۔ فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے۔ حضرت سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: مُجھے سہارہ دیجئے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بٹھادیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا اور نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے جَہاں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شفقت و

---

1 ... الدعاء للطبرانی، جواب المریض اذا سئل عن نفسہ، ص۳۴۷، حدیث: ۱۱۳۸

www.dawateislami.net

مَحبّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیان کردہ فرمان مصطفٰے سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصیبتوں اور آزمائشوں پر صَبر کرنے والوں کو قِیامت کے دن ان کے صَبر کا پُورا پُورا اَجر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکْمتیں پوشِیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدَستی کے سَبَب مَعَاذَاللہ رَبّ تعالٰی کی ذات پر بے جا اِعتِراضات کرکے اپنی زَبان سے کُفریات بکنے کے بَجائے، آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر و تَحَمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصیبتیں اور بلائیں گُناہوں کے کَفّارے اور دَرَجات میں بلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔ چنانچہ

عافیت میں رہنے والوں کی تمنا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قِیامت اَہْلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو جب ثَواب عَطا کیا جائے گا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔[1]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کے جز "کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (عافیت میں رہنے والے یہ) تمنّا و آرزُو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زَدوں کو مل رہا ہے۔[2]

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ۵۹، ۴/ ۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۲۴

www.dawateislami.net

بعض اَوْقات مُسلمان اپنی خَستہ حالی اور کافِروں کی عیش و عشرت سے بھرپُور زِندگی کو دیکھ کر بھی وَسْوَسوں کا شِکار ہو جاتا ہے اور اس کے ذِہن میں طَرح طَرح کے سُوالات پیدا ہوتے ہیں، حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی بَہُت بڑی حِکْمَت پوشِیدہ ہے۔ چنانچہ

مومن کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی حکمت:

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مومن بندہ تیری اِطاعت کرتا اور تیری نافرمانی سے بچتا ہے (لیکن) تُو اس کے لیے دُنیا تنگ فرما کر اسے آزمائشوں میں ڈالتا ہے جبکہ کافر تیری اِطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری نافرمانی پر جُرأت کرتا ہے، پھر بھی تُو اس سے مُصیبت کو دُور رکھتا اور دنیا اس کے لئے کشادہ کر دیتا ہے (اس میں کیا حکمت ہے)؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحْی فرمائی کہ بے شک بندے بھی میرے ہیں اور مُصیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں۔ مُومِن بندے کے کچھ گُناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کر کے اسے مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہوں نتیجۃً وہ مصیبتیں اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں، پھر جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے اس کی نیکیوں کی جزا دوں گا۔ رہا کافر تو اس کے کچھ اچھے کام ہوتے ہیں، میں اسے وافر دنیا دے کر اور مصیبتوں سے دور رکھ کر اسے دنیا میں ہی اچھے کام کا بدلہ دے دیتا ہوں پھر جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے اس کی برائیوں کی سزا دوں گا۔[1]

بہر حال مُسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو حکمت پر مشتمل

1... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الثالث... الخ، ۴/ ۱۶۲

www.dawateislami.net

سمجھنا چاہیے اور مُصیبت پر صَبر کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اَجر و ثواب کا خُوب خُوب ذَخیرہ کرنا چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے صَبری و ناشُکری کی آفت سے بچا کر صَبر و شُکر کی نعمت سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیمَیْن کی آپس کی محبّت:

حضرت سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن رات سے زیادہ قَطع تَعلُّق کرے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔“[1] حضرت سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرات حَسَنَیْنِ کَرِیمَیْن کے دَرمیان کوئی شَکَر رَنْجی ہوگئی ہے۔ چنانچہ میں امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا: لوگ آپ حضرات کی اِقْتِدا کرتے ہیں اور آپ ہیں کہ ایک دوسرے سے ناراض اور باہَم قَطع تَعلُّق کئے ہوئے ہیں۔ آپ چونکہ چھوٹے ہیں لہٰذا ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں۔ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر میں نے اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ ”دو آدمیوں کے درمیان قَطع تَعلُّق ہو جائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا۔“ میں مُلاقات کرنے میں ضَرور پہل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

---

[1] ... الزھد لابن مبارک، باب النیۃ مع قلۃ الاملۃ... الخ، ص ۲۵۲، حدیث: ۷۲۶

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا تو آپ نے فرمایا: میرے بھائی حسین نے جو بات کہی وہ درست ہے۔ پھر آپ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کے مابین جو شکر رنجی تھی وہ دور ہو گئی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن رات سے زیادہ قَطعِ تعلُّق کرے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر لوگ ناراض ہو جاتے اور ایک دوسرے کی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے، معمولی رنجش پر خاندانوں میں جُدائی ہو جاتی اور بعض اوقات خونی رِشتے بھی قتل وغارت گری پر اُتر آتے ہیں۔ یہ مدنی ماحول سے دُوری اور عِلمِ دِین کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ علم دین کے حصول کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کریں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکروں میں شرکت کو اپنا معمول بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم کا ڈھیروں ذخیرہ ہاتھ آئے گا یوں جہالت کے سبب ہونے والے گناہوں سے بچنے میں بھی کامیاب ہوں گے۔

مغفرت سے محرُوم:

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو بارگاہِ الٰہی میں لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عَداوت رکھنے اور قطعِ رِحمی کرنے (یعنی رشتہ توڑنے) والوں کے عِلاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔[2]

---

1 ...ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی للطبری، ذکر فضیلۃ لھما، ص۱۳۷

2 ...معجم کبیر، ۱/ ۱۶۷، حدیث: ۴۰۹

www.dawateislami.net

قطع رحمی کا وبال:

حضرت سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ صُبح کے وَقت مجلس میں تشریف فرما تھے، فرمایا: میں قاطع رِحم (یعنی رشتہ داری توڑنے والے) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم دُعا کریں، کیونکہ قاطع رِحم پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں (یعنی اگر وہ یہاں مَوْجُود رہے گا تو رحمتِ الٰہی شاملِ حال نہیں ہوگی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہوگی)۔[1]

ناراض رِشتے داروں سے صلح کر لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی بات پر رشتہ داروں سے قطع رحمی کر لیتے ہیں، بیان کردہ روایات میں ان کے لئے عبرت ہی عبرت ہے۔ مَدَنی اِلتجا ہے کہ ہم میں سے اگر کوئی کسی رِشتے دار سے ناراض ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصُور ہو، صُلح کے لئے پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تَعَلُّقات سنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کے لئے معافی مانگنے میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سَربلندی پائیں گے کہ فرمانِ مصطفٰے ہے: ”مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔“[2]

لہٰذا رشتہ داروں سے صلح صفائی رکھنے کے ساتھ ساتھ ان سے حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ چنانچہ

---

1 ...معجم کبیر، ۹/ ۱۵۸، حدیث: ۸۷۹۳

2 ...شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع ... الخ، ۶/ ۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰

www.dawateislami.net

صلہ رحمی کے فوائد:

حضرت سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سَمَرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلَہ رِحْمی کے 10 فائدے ہیں: (۱)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل ہوتی ہے (۲)... لوگوں کی خُوشی کا سَبَب ہے (۳)... فِرِشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے (۴)... مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے (۵)... شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے (۶)... عُمر بڑھتی ہے (۷)... رِزْق میں برکت ہوتی ہے (۸)... فوت ہو جانے والے آباء واَجداد خُوش ہوتے ہیں (۹)... آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے اور (۱۰)... وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیْر کرتے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِلہ رحمی کے فَضائل و برکات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "نیکی کی دعوت، صفحہ 156 تا 161"، رسالہ "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی" اور "اِحترامِ مسلم" کا مُطالَعہ فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کی شان وعَظَمت کے

[1]... تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، ص ۷۳

www.dawateislami.net

مُتَعَلِّق کچھ سننے کے ساتھ ساتھ مزید بھی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ مثلاً:

... ہمارے آقا مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دونوں شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، کبھی اپنے مُبارَک کاندھوں پر بٹھالیا کرتے تو کبھی پیٹھ پر، کبھی ان کی خاطِر سجدہ طویل فرماتے تو کبھی انہیں سینے سے لگاتے، پیشانی پر بوسہ دیتے اور انہیں پھولوں کی طرح سُونگھا کرتے۔

... آزمائشوں اور مصائب وآلام پر صبر کی صورت میں ملنے والے ثواب کے مُتَعَلِّق سنا کہ انہیں ان کا پورا پورا اجر وثواب دیا جائے گا۔

... صلہ رحمی کے بارے میں سنا کہ اس کی کیا فضیلت ہے، صلہ رحمی کی صورت میں کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور قطع رحمی کے کیا نقصانات ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حَسَنَیْن کَرِیمَیْن سے محبت رکھنے اور ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "فکر مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص واِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی خدمت کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ **"فکرِ مدینہ کرنا"** یعنی اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے **مدنی انعامات** پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت

سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اے لوگو! اپنے اَعمال کا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔[1] شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اس پُر فتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83 اور مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیا جاسکتا ہے، اس کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جسے اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

مَدَنی اِنعامات کے رسالے کی برکت:

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا

1... حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابۃ من المھاجرین، عمر بن الخطاب، ۱/ ۸۸، حدیث: ۱۳۵

زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلَّم: ... اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو[2] ... نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔[3] مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ... ترمذی، کتاب الاشربة، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، ۳/ ۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

3 ... ابی داود، کتاب الاشربة، باب فی النفخ فی الشراب، ۳/ ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸

www.dawateislami.net

ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[1] البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿... پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے ﴿... چُوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿... پانی تین سانس میں پئیں ﴿... بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ﴿... پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[2] ﴿... پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ﴿... گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے ﴿... منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے[3] ﴿... پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿... ﴿... ﴿...

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/۷۷

2 ... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اداب الاکل، الباب الاول، ۵/۵۹۴

3 ... فتاوی الکبری لابن حجر، کتاب النکاح، باب الولیمۃ، ۴/۱۱۷

4 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵

www.dawateislami.net

یتیم کسے کہتے ہیں؟

سُوال: یتیم کسے کہتے ہیں؟ نیز کتنی عُمر تک بچّہ یا بچّی یتیم رہتے ہیں؟

جواب: وہ نابالغ بچّہ یا بچّی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ یتیم ہے۔

(درمختار، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ للاقارب وغیرھم، ۱۰/ ۴۱۶)

بچّہ یا بچّی اس وقت تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے جیسا کہ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بالغ ہو کر بچّہ یتیم نہیں رہتا۔ انسان کا وہ بچّہ یتیم ہے جس کا باپ فوت ہو گیا ہو، جانور کا وہ بچّہ یتیم ہے جس کی ماں مر جائے، موتی وہ یتیم ہے جو سیپ میں اکیلا ہو اُسے دُرِّ یتیم کہتے ہیں بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ (نور العرفان، پ۴، النسآء، تحت الآیۃ: ۲)

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عُمر

سُوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے 12 سے 15 سال کی عُمر کے دَوران جب بھی لڑکے کو اِنزال ہو یا سوتے میں اِحتِلام ہو یا اُس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی ہو تو اُسی وقت بالغ ہو گیا اور اس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو جائے گا۔ اسی طرح ہجری سن کے حساب سے 9 سے 15 سال کی عُمر کے دَوران لڑکی کو جب بھی اِحتِلام ہو یا حَیض آجائے یا حَمل ٹھہر جائے تو بالغہ ہو گئی ورنہ ہجری سن کے مطابِق 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۹/ ۲۵۹ تا ۲۶۰، ملخصًا)

سُوال: کیا نابالغ کی ذاتی رقم مدنی عطیات میں وُصُول کی جاسکتی ہے؟

جواب: نابالغ کی ذاتی رقم مدنی عطیات میں ہر گز وُصُول نہ فرمائیے، ہاں اگر نابالغ کے ذریعے اس کے والدین یا سرپرست اپنے ذاتی عطیات بھیجیں تو وُصول کئے جاسکتے ہیں۔

(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں، ص۳۱)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا شیخ حُسَیْن بن احمد کَوَازِ بِسْطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ابو صالح مُؤَذِّن کو خواب میں دیکھنے کی خواہش تھی۔ چنانچہ میں نے بارگاہِ الٰہی میں انہیں خواب میں دیکھنے کی دعا کی تو مقبول ہوئی، میں نے انہیں خواب میں اچھی حالت میں دیکھا، تو کہا: اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی کچھ خبر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابو الحسن! اگر میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو گیا تھا۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینہ جاری و ساری ہے اور یہ وہ مہینہ ہے، جس میں واقعۂ کربلا پیش آیا، جس میں یزید اور اس کے حامیوں نے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت کم و بیش 72 قابلِ اِحْتِرام ہستیوں

1 ... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی... الخ، اللطیفۃ الثلاثون، ص ۱۳۶

2 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۶۰۱

www.dawateislami.net

کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کرکے ظُلم وزِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیَّت کا باعِث ہے۔ یزید پلید، اِبْنِ زِیاد اور جو لوگ بھی ان بدبختوں کے ساتھ اُن مُبارَک ہستیوں کی اِیذا رَسانی اور شَہادت کے ذِمَّہ دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنْجام ہوا۔ آیئے! اسی مناسبت سے یزید پلید کی فتنہ انگیزیوں اور اس کے دردناک انجام کے بارے میں کچھ سنتے ہیں۔

یزید پلید کون تھا؟

یزید وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اَہْلِ بَیْتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قتل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حَقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لِیا جائے گا۔ یہ بَدباطن، سِیاہ دل 25 ہجری میں دِمَشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بدمِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمعاشوں کو بھی شرم آئے۔ یزید مُحَرَّمات (جن عورتیں سے نکاح حرام ہے ان) کے ساتھ نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو علانیہ کروانے والا تھا۔[1]

یزید پلید کے بارے میں غیبی خبر:

حضور نَبِیِّ غَیْب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے مُبارَک زمانے میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ چنانچہ

1... سوانح کربلا، ص ۱۱۱، ملخصاً

حضرت سیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سُنا: اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ یعنی میری سُنّت کا پہلا بدلنے والا بَنُو اُمَیَّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔[1]

ایک روایت میں ہے: میری اُمّت میں عَدل و اِنْصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخْنہ انداز، بَنُو اُمَیَّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔[2]

لڑکوں کی حکمرانی سے پناہ:

یزید پلید کی فتنہ اَنگیزیوں کے بارے میں غَیبوں پر خبردار بِاِذْنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے مشہور صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ رَّأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَان یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' چُنانچہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری (مدینۂ طیّبہ) میں آپ کا اِنتقال ہو گیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسْنَدِ سَلْطَنَت پر براجمان ہوا)۔[3]

یزید پلید کی جفاکاریاں:

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کی حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے اور شہادتِ حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکہ و مدینہ کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے

---

1 ...ابن عساکر، رقم ۸۲۹۲، ابو سفیان یزید بن صخر، ۶۵/ ۲۵۰، حدیث: ۱۳۲۶۴

2 ...مسند حارث، کتاب الامارت، باب فی ولاۃ سوء، ۲/ ۶۴۲، حدیث: ۶۱۶

3 ...مسند اسحاق، ۱/ ۴۴

www.dawateislami.net

ظُلم و زِیادَتی کا تذکِرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کے لئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ کے زمانۂ مُبارَک میں اُسے کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صبر نہ فرمائیں گے، اسے نظر آتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ آپ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے آپ کی شہادت اس کے لئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سایہ اٹھنا تھا کہ یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، علانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکشی اِنْتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو 12 ہزار یا 20 ہزار کا لشکرِ گراں لے کر مدینۂ طیّبہ کی چڑھائی کے لئے بھیجا۔ یہ 63 ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طیّبہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ!، قتل و غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، 700 صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر 10 ہزار سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ”یزید کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اس کی بدکاریوں کی وجہ سے

کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔"[1] پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (پتّھر پھینکنے کا آلہ جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے اس) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلا دیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدْیہ میں قُربان کیا گیا تھا، وہ (سینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتَلا رہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید جب تک زِندہ رہا، ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلاتا رہا۔ اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ و مدینہ اور شُہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقْتِدار کی ہَوَس نے اُسے پاگل اور اَفْرادی قوّت نے اُسے مَغْرُور بنا ڈالا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، جگر گوشۂ مُرتَضٰی، دِلْبَندِ فاطمہ، سُلْطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہَدا، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرشِ مقام، امامِ ہُمام، اِمامِ تِشْنہ کام کے فضائل و کمالات سے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قَدْر و مَنْزِلَت کا اِعْتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے رُفَقا کی خدمت کر کے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطان لَعِین اور نَفْسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوْق اپنے گلے میں ڈالے رکھا اور مُسلسل

1 ... الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الخاتمة فی بیان اعتقاد اهل السنة و.....الخ، ص۲۲۱، ملخصًا

2 ... سوانح کربلا، ص۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصًا

ہَٹ دَھرمی کا مُظاہَرہ کرتا رہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے اُس ظالِم و جابِر اور فاسِق و فاجِر نے گُلشنِ اہلِ بَیت کو جس بے دَرْدی کے ساتھ اُجاڑا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نازُک و خُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسْلا اُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

گلشنِ نَبُوَّت کے پھول:

اُن گُستاخوں، بے اَدَبوں اور غَدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اپنی مَحَبَّت اور اُن کی عظمت و فضیلت کو کس قَدَر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا کہ ''هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حَسَن اور حُسَیْن دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔''[1] نیز ارشاد فرمایا: ''اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شبابِ اَهْلِ الْجَنَّة یعنی حَسَن اور حُسَیْن جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔''[2]

سُلطانِ کربلا، حضرت سیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، اسی لئے آپ یزید پلید کے ظالم و جابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَھَمِّیَّت بتلا کر اُنہیں جنگ و جِدال اور ظُلم و سِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے۔ چنانچہ

نواسۂ رسول کا خُطبہ:

میدانِ کربلا میں حُجَّت پوری کرنے کے لئے حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

1 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، ۵/۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

www.dawateislami.net

نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور اِس قدر بلند آواز میں پُکارا جسے تمام لوگوں نے سُنا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتعلّق نصیحت نہ کرلوں جو مجھ پر لازِم ہو چکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتعلّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) نہ ہو گا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو!

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ (پ۹، الاعراف: ۱۹۶)

پھر فرمایا: تم میری نِسبت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سیِّدُ الشُّہدا حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتعلّق رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ حسن و حسین جوانانِ جنّت کے سردار ہیں...؟ تم میری بات کی تصدیق کرو کہ یہی حق ہے کیونکہ جب سے مجھے علم ہوا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھوٹ سخت ناپسند ہے اس وقت سے میں نے کبھی غلط بیانی نہیں کی اور اگر اس بات میں تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو ان حضرات "جابر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم اور اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے پوچھ لو کہ انہوں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میرے مُتعلّق یہ فضائل سن رکھے ہیں یا نہیں...؟ کیا میری اِس نصیحت

www.dawateislami.net

میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے . . . ؟ اب بھی اگر تمہیں میری بات میں یا میرے نواسۂ رسول ہونے میں کوئی شک ہو تو سن لو! بخدا! مشرق و مغرب میں میرے سوا روئے زمین پر کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں، ذرا بتاؤ تو سہی! کیا تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے؟ یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو؟ یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو) . . . ؟ وہ بدبَخْت خاموش رہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی! اے حَجّار بن اَبْجَر! اے قَیس بن اَشْعَث! اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا . . . ؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیس بن اَشْعَث بولا: اگر آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کر لیں (تو چھٹکارے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے)۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

افسوس صد کروڑ افسوس! مال و زَر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بدنصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحَبَّت سے سرشار اور شہرت و اِقْتِدار کی ہَوَس میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے تھے،

1 ... الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸، ۴۱۹، ملتقطا

www.dawateislami.net

ان پر بدبختی اور شیطانیّت غالب آچکی تھی، لہٰذا اُن پر امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُخلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِندے تو آپ کے خُون کے پیاسے تھے، لہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ سے جنگ کرنے پر بَضِد رہے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعلانِ جنگ:

غَیْب دان آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چُونکہ واقِعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اہلِ بَیْت کو خاک و خُون میں نہلائیں گے، لہٰذا وِصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے ارشاد فرمادیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ، وَ حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلْح کرے گا، میں اُس کے لئے صلح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس غلیظ اِقْتِدار کی خاطر اُن بدکِردار و بداَطوار یزیدیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اہلِ بَیْت پر ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تباہی و بَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ یُوں تو دِین کی مَدَد و نُصْرت کی سعادت اہلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لے لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے۔ جیسا کہ **پارہ 8، سورۃُ الْاَنْعام، آیت نمبر 129** میں ارشادِ رَبّانی ہے:

---

[1] ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل الحسن و... الخ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۴۵

www.dawateislami.net

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مُسَلَّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا۔

(پ۸، الانعام: ۱۲۹)

اور حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔[1]

قاتلانِ حسین سے اِنتقام:

چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ٹھیک چھ سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقَرَّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا اور یکّے بعد دِیگرے اِبْنِ زِیاد، اِبْنِ سَعْد، شِمْر، قَیس بن اَشْعَث کِنْدی، خَوْلی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخْعی، عبدُ اللہ بن قَیس، یزید بن مالک اور باقی تمام بدبَخْت جو حضرت سیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔[2]

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت:

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بدنہاد کے حکم سے حضرت امام اور آپ کے اہلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں،

1... بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۶

2... سوانح کربلا، ص ۱۸۳، ملخصًا

یہی اِبنِ زِیاد (مقام) مُوصِل میں 30 ہزار فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقعۂ کربلا کے ٹھیک چھ سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشتَر کو اِس کے مقابلے کے لئے ایک لشکر دے کر بھیجا، مُوصِل سے 15 کوس کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبنِ زِیاد کو شکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے، اُسے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبنِ زِیاد بھی فُرات کے کَنارے مُحَرَّم کی دسویں تاریخ 67 ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مُختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُالاِمارَت (یعنی دارُالحکومت) کُوفہ کو آراستہ کیا اور اہلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغرُورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خُونِ ناحق نے اِبنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوَندِ عالَم نے اِس مَغرور، فرعون خِصال کو ایسی ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ ہلاک کیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُالاِمارَت میں اِس بے دِین کے قتل و ہلاک پر جشن مَنایا جارہا ہے۔[1]

آگیا آگیا!

عَمّارہ بن عُمَیر سے مروی ہے کہ جب عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد بدنہاد اور اُس کے ساتھیوں

1... سوانح کربلا، ص ۱۸۲

www.dawateislami.net

کے (کٹے ہوئے) سر لا کر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُاللہ بنِ زِیاد بدنہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آگیا آگیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔[1] (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

شُہدا کا خون رنگ لاتا ہے:

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حسین میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکَۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔[2]

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن ... الخ، ۵/۴۳۱، حدیث: ۳۸۰۵

2 ...سوانح کربلا، ص ۱۸۴

www.dawateislami.net

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت
دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی
کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے
گُھورے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا ملی
رُسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے
مردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دَوسرا ملی
تم نے اُجاڑا زَہرا کا بوستان
تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی
دُنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں
دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی
آخر دِکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے
سر کٹ گئے اَماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی
پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا
دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبْنِ زِیاد بدنہاد کے بدترین اور ذِلّت ناک اَنجام کا مَجْمُوعی اور مُخْتَصر تذکرہ کہ کس طرح مُختار ثَقَفی کے حکم پر اُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتارا، اب

1... سوانح کربلا، ص۱۸۱

www.dawateislami.net

ذرا یزید پلید کے انجام کے بارے میں بھی ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

یزید ذِلّت و رُسوائی کی موت مرا:

واقعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبتلا ہوا، پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخْموں کی تکلیف سے ایسے تڑپتا رہتا تھا جیسے پانی کے بغیر مچھلی، حِمص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِستَرِ مَرگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساختہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دِیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہر گز قبول نہیں کر سکتا، خُدا اِس منحوس سَلطَنَت کی وِراثت سے مجھے مَحرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنج واَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرْد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے کر کے اُسے قبر کے گھڑے میں اتار دیا گیا۔[1]

یزید کا دردناک انجام:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس

1... تاریخ کربلا، ص ۳۴۵

www.dawateislami.net

عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''امام حُسَین کی کرامات'' میں یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومی النَّسْل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَسْت کر دِیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ ''جو بے غیرت و نابکار (یعنی نَمَکْ) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے'' خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار کر کے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈُھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔[1]

اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سُنتے چلئے۔ چُنانچہ

یزید کی قَبْر کا حال:

دِمشق کے پُرانے قَبْرِستان بابُ الصَّغِیْر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے، اکثر وہاں اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، اب وہاں شیشہ (اور) لوہا گلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، لوہے اور کانچ کو گلانے کی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبْر پر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔[2]

1... امام حسین کی کرامات، ص ۴۷، اوراقِ غم، ص ۵۵۰

2... شَہادت نواسۂ سید الابرار، ۹۱۸، ۹۱۹

www.dawateislami.net

وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے
اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے
نہ ہی شِمر کا وہ سِتم رہا نہ یزید کی وہ جَفا رہی
جو رہا تو نام حُسَین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے کہ اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی رسوائی اور جہنم کی آگ کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ

اہلِ بیت کو تکلیف دینے کا انجام:

مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے میرے اہلِ بَیت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترت (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنّت حرام کر دی گئی۔[1]

ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نَماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اہلِ بَیت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[2]

وہ رسولُ اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے؟

تابعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن لوگوں

---

1 ... برکات آلِ رسول، ص ۲۵۹

2 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب مبغض اھل البیت... الخ، ۴/۱۲۹، حدیث: ۴۷۶۶

www.dawateislami.net

نے حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخشے بھی گئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت میں میرا دَخْل ہوتا اور مجھے جنّت و دوزخ کا اِختیار دِیا جاتا تو میں دوزخ اِختیار کرتا، اِس خوف سے کہ جنّت میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا بھوت سوار تھا، لہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بدمَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کیا کہ سُن کر جسم کا رَوآں رَوآں کانپ اٹھتا، دل رَنْجِیدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساختہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یزیدیوں کے اَنْجام بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خَسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقِعۂ کربلا میں جتنے اَفراد شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے تھے اور جو بدنصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جا چکا ہے۔ چُنانچہ

اعلانِ جنگ:

حضور نَبِیِّ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔[2]

---

1 ... تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، من اخلاق السلف الصالح، ص ۴۷

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَز خود ابنِ زِیاد بد نہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدانِ کربلا پر جس قدر بھی ظُلم و جَفا ڈھائے گئے، اُن میں ابنِ زِیاد بد نہاد کو نہ صرف یزید پلید کی بھرپُور رضا مندی اور مکمل تائید و حِمایت حاصل رہی بلکہ اُسی فاسِق و فاجِر شخص کے حکم پر ظالموں کے سردار ابنِ زِیاد بد نہاد اور اُس کے لشکریوں نے اَہلِ بَیتِ اَطہار کی سرِ عام گُستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سرزمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کیا، لہٰذا یزید جیسے پلید و بد بَخت کو بے قُصُور قرار دینا، اَہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے غَدّاری، مُحِبّانِ اَہلِ بَیت کی دل آزاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قَہر و غَضب اور جہنّم کی حَقداری کا سبب ہے۔ اس مُعاملے میں صحابۂ کرام اور تابعینِ عِظام کا طرزِ عَمل ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے کہ وہ حضرات اَہلِ بَیتِ اَطہار بالخُصوص امامِ عالی مَقام حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عزّت و ناموس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدسیہ اُس پلید کو اَمیرُ المُومنین کہنے والے بد بختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔ چنانچہ

تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو؟

حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کو "امیر المؤمنین" نہیں کہتے تھے اور اگر کوئی آپ کے سامنے اسے "امیر المؤمنین" کہتا تو اسے سزا دیتے۔ چنانچہ مروی ہے کہ آپ کے سامنے ایک بار دورانِ گفتگو کسی نے یزید کو امیر المؤمنین کہا تو آپ نے اس سے فرمایا: تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو؟ پھر اسے 20 کوڑے مارنے کا حکم دیا۔[1]

---

1 ...تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویہ ابو خالد الاموی، ص ۱۶۶

www.dawateislami.net

یزید کو ''پلید'' کہنا کیسا؟

سیِّدی اَعْلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: یزید بے شک پلید تھا، اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے بُغض و کینہ رکھنے والا جو) کہ اَہلِ بَیتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی[1]

کیا کامِلُ الایمان شخص یزید کا حمایتی ہو سکتا؟

حضرت سیِّدُنا علّامہ اِبْنِ حَجَر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا صالح بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: کچھ لوگ ہمارے مُتَعَلِّق کہتے ہیں کہ ہم یزید کے حِمایتی ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! کیا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا بھی یزید کا حِمایتی ہو سکتا ہے؟ کیا اس قتل سے بڑھ کر کوئی فساد ہو گا؟[2]

میرا باپ نالائق تھا:

یزید کا بیٹا مُعاویہ بڑا نیک و صالح تھا، قتلِ حُسَیْن کی وجہ سے اپنے باپ یزید غدّار و مکّار سے سخت نفرت کرتا تھا۔ یہ (اپنے باپ یزید پلید کے بارے میں) کہنے لگا: میرے باپ کو حکومت

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۴ / ۶۰۳، ملخصاً

2 ... الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمۃ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ..... الخ، ص ۲۲۲ ملخصاً

www.dawateislami.net

دی گئی، وہ نالائق تھا، نواسۂ رسول سے لڑا، اُس کی عُمر کم اور نسل تباہ کر دی گئی، وہ اپنی قبر میں گناہوں کے سبب گروی رکھ دیا گیا (یعنی تا قیامت مُبتلائے عذاب ہو گیا)، پھر روتے ہوئے کہا: ہم پر سب سے زیادہ گراں اُس کی بُری مَوت اور بُرا ٹھکانا ہے، اُس بدبخت نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَولاد کو قتل کیا، شراب حلال کی اور کعبے کی بے حُرمتی کی۔[1]

یزید کو "شہزادہ" کہنے والا مُستحقِ نار ہے:

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسق، فاجِر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعَاذَاللہ اُس سے اور رِیحانۂ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیّدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَغض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعاملہ میں کیا دَخل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) بھی شہزادے، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے۔ ایسا بکنے والا مَردُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے بُغض و کینہ رکھنے والا اور) مُستَحِقِّ جہنّم ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقِعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبر و تَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جَفاکار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرَوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہَرہ کیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوُجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ

---

1 ... الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمۃ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ و.....الخ، ص ۲۲۴، ملخصًا

2 ... بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۶۱

www.dawateislami.net

اور بچّے یتیم ہو گئے، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل واَولادِ عقیل، فَرزَندانِ علی وشہزادگانِ حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن یزیدی لشکر کے زہریلے تیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہو کر وَقْفے وَقْفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُروّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا ننّھا علی اَصْغر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تیر کا شِکار ہو کر شہادت سے سَرفراز ہوا، اَلْغَرَض گُمراہیّت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زہرا کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تہس نہس (تباہ و برباد) کر کے رکھ دیا، مگر قربان جایئے میدانِ کارزار (میدانِ جنگ) کے بہادر شہسواروں، اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگر پاروں کی ہمّت اور صبر واِستِقْلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب وآلام میں مُسلسل تین دن بھوک وپیاس برداشت کر کے بھی صبر واِستِقامت کے ساتھ باطل کے خِلاف ڈٹے رہے اور صَبْر کا دامن مَضْبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر و برداشت سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ

شہزادۂ حسین کا صبر واستقلال:

عَبْدُ الملک بن مَروان کے زمانے میں جب حضرت سیِّدُنا علی بن حُسین اِمام زَیْنُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کیا گیا، بیڑیاں اور ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں، پہرے دار کھڑے کر دیئے گئے، تو امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کو اس حالت میں دیکھ کر رو پڑے اور کہا: کاش! آپ کی جگہ مجھے قید کر دیا جاتا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اس قید و بند ش سے مجھے کرب و بے چینی ہے۔ حقیقت

www.dawateislami.net

یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشُبہ اَسیرانِ و شہیدانِ کربلا کا یہ صَبر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پاجائیں یا بچّہ بیمار پڑ جائے، ڈاکہ پڑ جائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گم یا چوری ہو جائے، سردی، گرمی یا لوڈشیڈنگ و مہنگائی شِدّت اختیار کر جائے یا نوکری سے نکال دیا جائے، الغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہو جائے، اُس وَقت مَظلومینِ کربلا کے مَصائب و آلام کو یاد کر کے صَبر و اِستِقلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبر صَبر اور صرف صَبر سے کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بے شُمار اِنعام و اِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔ چنانچہ

مصائب و آلام پر صبر کی فضیلت:

حُسنِ اَخلاق کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَوْلاد یا اس کے مال کی طرف کوئی مُصیبت بھیجوں، پھر وہ صَبرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِستِقبال کرے، تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لئے میزان رکھوں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔[2]

1 ...المنتظم، سنة اربع وتسعين، ۵۳۰-علی بن الحسين...الخ، ۶/ ۳۳۰، ملخصاً

2 ...نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائة، ۲/ ۷۰۰، حدیث: ۹۶۳

www.dawateislami.net

اَلبتّہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا یا بلا وجہِ شرعی کسی پر اِظہار کرکے ناشُکری کے اَلفاظ مُنہ سے نکالنے کی نادانی کر ڈالی تو یاد رکھئے! ثواب حاصل ہونا تو کُجا، اُلٹا خسارے کا باعث ہو جائے گا۔ چنانچہ

بے صبری کا نقصان:

مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا، اَجر کو برباد کر دیتا ہے۔[1]

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جسے کوئی مُصیبت پہنچے پھر وہ اس کی وجہ سے اپنے کپڑے پھاڑے یا رُخسار (گال) پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال نوچے تو گویا اس نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کے لئے نیزہ اُٹھالیا۔[2]

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسیرانِ وشُہدائے کربلا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے صَدْقے مُصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ و شکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی دنیا اور مال و دولت سے محبّت ہی کی وجہ سے یہ سانحہ ہوا، اس ظالمِ بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ تو اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، ہیں

1 ...مسند فردوس، ۲/ ۴۲، حدیث: ۳۷۱۷

2 ...الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ والاربعون، ص ۲۲۶

اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس بدبخت نے مال و دولت کی ہوس کے نَشے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی، واقعی دُنیا کی مَحبّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے۔ چنانچہ

مال و دولت اور دنیا کی محبت کا وبال:

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحبّت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔[1]

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے دُنیا کی مَحبّت کا شربت پلایا گیا، وہ تین تکلیف دِہ و پریشان کُن چیزوں میں ضرور مبتلا ہو گا: (۱)... ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہو گی، (۲)... ایسی حرص جس سے وہ غَنی نہ ہو گا (۳)... ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ کیونکہ دُنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی تو دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزْق حاصل کر لے۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے، جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔[3]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۳۸، حدیث: ۱۰۵۰۱

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶۲، حدیث: ۱۰۳۲۸

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی اخذ المال، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

www.dawateislami.net

یاد رہے! جو شخص اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں رہتا ہے، وہ دُنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دُنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہئے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر ایمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اگر مَعَاذَاللہ گُناہوں کی کثرت و نحوست کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہ ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "سوانحِ کربلا" کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کی مزید تفصیل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب "سوانحِ کربلا" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اس کتاب میں اَہلِ بَیت اور خُلفائے راشدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل کے ساتھ ساتھ معرکۂ کربلا کے واقعات کے مُختلف پہلوؤں کو کافی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دِلائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ و اَہلِ بَیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا فَیض پانے

www.dawateislami.net

اور دیگر نیک کاموں میں اِستقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی خِدمت میں مَصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ جامعۃُ الْمَدِیْنَہ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء باب المدینہ (کراچی) میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی میں کھولی گئی اور اب تک پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً ہِنْد، جُنوبی اَفْریقہ، اِنگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی جامعۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن اور جامعۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بجھا رہے ہیں، بلکہ دُوسروں کو بھی نورِ عِلْم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کی نمایاں خصوصیات میں ایک یہ بھی ہے کہ طَلَبہ کو نہ صرف دِینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے بلکہ اُن کی اَخلاقی اور رُوحانی تَرْبِیَت کی طرف بھی بھرپُور تَوجُّہ دی جاتی ہے۔

امیرِ اہلسنت کی طلبہ سے محبت:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ طلبہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ الْمَدِیْنَہ کے طلبۂ کرام سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدْقے سے اپنے لئے دُعائے مَغْفِرت کیا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃُ الْمَدِیْنَہ

www.dawateislami.net

کے طلبہ نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل بھی پڑھتے ہیں اور مُتَعَدَّد طلبہ مل کر صلوٰۃُ التَّوبہ، تہجُّد، اِشراق اور چاشت کی نمازوں کا اِہتمام بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروا کر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے یزید پلید اور اس کی ناپاک فوج کی فِتنہ پَروَری، ظُلم و زِیادَتی اور ذِلّت آمیز اَنجام کے بارے میں سُنا۔

... نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے فتنہ و فساد اور ظُلم و زِیادَتی کے بارے میں پہلے ہی واضح طور پر اِرْشاد فرمادیا تھا کہ "سب سے پہلے میری سُنَّت کا بدلنے والا بنو اُمَیَّہ کا یزید نامی شخص ہو گا" نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "میری اُمَّت میں عَدل و اِنْصاف قائم رہے گا پھر بنو اُمیہ کا یزید نامی ایک شخص آکر اس عدل و اِنْصاف میں رَخْنہ اَندازی کرے گا" اور پھر یہی ہوا کہ اس بدبَخْت نے عَدل و اِنْصاف کی بُنیادیں کھود کر تاریخ کے صفحات پر ظُلم و زِیادَتی کی وہ داستان لکھی کہ جسے پڑھ سُن کر بدن لَرزِیدہ اور آنکھیں آبدیدہ ہو جاتی ہیں۔

... مصائب و آلام پر صبر کی فضیلت اور اس پر مُرَتَّب ہونے والے دنیاوی و اُخروی فوائد اور بے صبری کے نقصانات کے بارے میں سنا۔

... اولیاءُ اللہ کے ساتھ بغض و عداوت رکھنے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلانِ جنگ فرمایا ہے، اسی طرح اہلِ بیت کے مقام و مرتبے کو واضح کرتے ہوئے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ

[1] ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ بیت کا دوست میرا دوست اور اہلبیت کا دشمن میرا دشمن ہے۔ دنیا کی محبت اور مال و دولت کی حرص ولالچ ہر بُرائی کی جڑ ہے۔

...یزید پلید، اِبنِ زیادہ اور ان کے حمایتیوں کے بارے میں سنا کہ کس طرح چن چن کر انہیں عبرت ناک سزا دی گئی۔

...یقیناً یزید اور یزیدیوں کے ان ناپاک کاموں کی وجہ سے تاقیامت دُنیا انہیں بُرے القاب سے یاد کرے گی، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی یزید کو پلید کہنے کی شرعی اِجازت اور اس کے بارے میں اچھے اَلفاظ استعمال کرنے مثلاً اس پلید کو امیرُ المؤمنین کہنے لکھنے یا اس کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لکھنے کی مُمانعت فرمائی نیز یزید پلید کے لئے اچھے الفاظ استعمال کرنے والوں کی مذمّت بیان کرتے ہوئے انہیں اَہلِ بَیْت سے دُشمنی رکھنے والوں میں شُمار فرمایا۔ بلکہ خلیفۂ راشد حضرت سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو یزید کو اَمِیرُ الْمُومنین کہنے والے ایک شخص کو کوڑے بھی لگوائے۔

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام واَہلِ بَیْت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت پر جینا مرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام و اَہلِ بَیْتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت و اُلفت کا جام پینے پلانے، شُہدائے کربلا کی بے مِثل قُربانیوں کی یادیں تازہ کرنے اور ان کے مدنی پیغام کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں

www.dawateislami.net

میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ”راہِ خُدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے“ اَحادیثِ مُبارکہ میں جا بجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ

راہِ خدا میں سفر کی برکتیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ”جس کا دل راہِ خُدا میں خوف کی وجہ سے دَھڑکنے لگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جہنَّم کو حرام فرما دیتا ہے۔“[1]

ایک روایت میں ہے کہ ”جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلود ہوں، اسے جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔“[2]

ترغیب و تحریص کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار پیش خدمت ہے۔

اِسی ماحول نے اَدنیٰ کو اَعلیٰ کر دیا دیکھو:

شاہدرہ (مرکزُ الاَولیا لاہور، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زِیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرَجہ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُنہیں جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اَوقات رو پڑتے۔ دُعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام، جس لمحے مجھے دعوتِ اسلامی والے

---

1 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۶۹، حدیث: ۲۴۶۰۲

2 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اغبرت قدماہ... الخ، ۲/ ۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱

www.dawateislami.net

ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سَعادت ملی اور اُس نے مَحبّت و پیار سے اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافلے میں سفر کے لئے تیّار کیا۔ چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ نہ جانے عاشِقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا، مَوم بن گیا، میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور اَمّی جان کے قدم چُومے۔ گھر والے حیران تھے کہ اسے کیا ہو گیا! کل تک جو کسی کی بات سننے کے لئے تیّار نہیں تھا، وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے یعنی صَدائے مدینہ[1] لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

کر سفر آئیں گے تو سُدھر جائیں گے اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[3]

---

1 ...دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲

3 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

www.dawateislami.net

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب:

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾... جماعت اور عمامے کے ساتھ نَماز 10 ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔[1] عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے۔[2] ﴿۲﴾... عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ﴿۳﴾... عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ﴿۴﴾... رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عِمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ﴿۵﴾... عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ﴿۶﴾... اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب

---

1 ...مسند فردوس، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱

2 ...ابن عساکر، رقم ۴۳۹۹، ابو محمد عبد ان بن زرین المقری، ۳۷/ ۳۵۵، حدیث: ۷۵۳۳

3 ...کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص ۳۸

4 ...فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

5 ...فتاوی رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس... الخ، ۵/ ۳۳۰

7 ...فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۱۴

www.dawateislami.net

”سُنّتیں اور آداب“ ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

کھڑا ہو کر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ پہلے، پیچھے دونوں بار **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۳۵)

سجدۂ تلاوت کے لئے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں **تَشَہُّد** ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، ۲/ ۵۸۰)

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مُلاقات کے لیے گئے، وہ بہت خُوش دِکھائی دے رہے تھے، (خوشی کی وجہ پوچھی گئی تو) بتایا کہ آج رات میں خواب میں پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے مشرف ہوا، آپ نے مجھے ایک ڈول (یعنی بڑا برتن) عطا فرمایا، جس میں پانی تھا، میں نے پیٹ بھر کر پیا، جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسُوس کر رہا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: آپ کو یہ مقام کیسے حاصِل ہوا؟ فرمایا: حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے۔[1]

دِیدار کی بھیک کب بٹے گی؟ منگتا ہیں اُمّید وار آقا![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَم پاک

1 ... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی... الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والثمانون، ص ۱۴۹

2 ... ذوقِ نعت، ص ۴۶

www.dawateislami.net

میں پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جُھوٹ بولتے ہو! اُس شخص نے کہا: ایسی بات ہے تو قسم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مَقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکنِ یَمانی" اور "مَقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھالئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت سیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی، تو آپ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کر کے جس کا تھا، اُس شخص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گِر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبرت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ یاد رکھئے! جُھوٹ تمام گناہوں کی جڑ اور تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری خَصْلت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہِر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذَمَّت ہے۔

جھوٹ کسے کہتے ہیں؟

جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ "حقیقت کے برعکس کوئی بات کی جائے۔"[2] یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ

1 ... اخبار مکۃ للازرقی، باب ما جاء فی الحطیم و این موضعہ، ۲/۲۶

2 ... شرح مسلم للنووی، مقدمۃ، باب الکشف عن معایب رواۃ الحدیث، ۱/۹۴

www.dawateislami.net

شرکت نہیں کی)۔ کیا آپ نے کھانا کھالیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا)۔ تو یہ جُھوٹ ہوا، کیونکہ واقِع (حقیقت) کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے، دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذَمَّت بیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعْنت بھی ہے۔ چنانچہ

قرآن میں جھوٹ کی مذمّت:

﴿1﴾... پارہ 17، سُوْرَۃُ الْحَجّ، آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

﴿2﴾... پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت نمبر 105 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جھوٹ بُہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جُھوٹے ہیں۔

صَدْرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مَوْلانا مُفْتی سیّد محمد نَعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفْترا کرنا (یعنی بُہتان لگانا) بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔[1] حضرت سیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین محمد بن عُمَر رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُقَدَّسہ اِس بات پر قوی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ

1... خزائن العرفان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۵

www.dawateislami.net

کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا وہ جو غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تنبیہ ہے۔[1]

نیکیوں میں دل لگے ہر دم بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین!
جُھوٹ سے بُغْض و حَسَد سے ہم بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حُسین![2]

ایمان کمزور کر دینے والا مَرَض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے! جُھوٹ بولنے والے کی قرآنِ پاک میں کیسی مَذَمَّت بیان فرمائی گئی ہے۔ بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا اور جھوٹے شَخْص کے باطِنی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جُھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور و ناتواں کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کون سا بڑا نُقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُمُوماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ بکثرت جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا اور جہنَّم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ آیئے جھوٹ کی مذمت پر مشتمل تین فرامین مصطفٰے سنتے ہیں۔

جھوٹ کی مَذَمَّت پر مشتمل تین فرامین مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسْق و فُجُور (گناہ) ہے اور یہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔[3]

---

1 ...تفسیر کبیر، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۷/۲۷۲ ملتقطا

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص۲۵۸

3 ...مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب... الخ، ص۱۰۷۷، حدیث: ۶۶۳۷

www.dawateislami.net

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق (یعنی بہت سچ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

﴿3﴾... ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔[2]

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں — آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! — گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے پتا چلا! جُھوٹ کتنی ہَلاکت خیز بیماری ہے کہ مسلسل جھوٹ بولنے کی وجہ سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی ہرگز یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجرموں کے رَجِسٹر میں دَرج کر دیا جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکون

1... بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالٰی یایھا الذین امنوا... الخ، ۴/۱۲۵، حدیث: ۶۰۹۴
2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، حدیث: ۶۶۵۲
3... وسائل بخشش مرمم، ص۴۷۸

www.dawateislami.net

برباد ہو جائے، غور کیجئے! جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو خُدائے واحِد وقہّار عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اگر کسی کو جُھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسَلْسَل جُھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے، ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے، اس پر جانے سے جان ومال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عَقْلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا، مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے یکسر غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف لے جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم تمام تر خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جارہے ہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر چند ٹکّوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت وشُہرت کی مَحبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں! کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہر گز ہر گز برداشت نہ ہو سکے گا۔ چُنانچہ

جبڑے چیرنے کا عذاب:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک شَخْص میرے پاس آیا اور کہا: میرے ساتھ چلئے۔ میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، یکایک میں نے خود کو دو آدمیوں کے پاس پایا، ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، جو کھڑا

www.dawateislami.net

تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا، جسے وہ بیٹھے ہوئے شخص کے جبڑے میں ڈال کر اسے گدّی تک چیر دیتا، پھر دوسرے جبڑے میں ڈال کر اسے بھی چیر دیتا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے، اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔[1]

مشہور بُزرگ حضرت سیِّدُنا ابُو عبدُ الرَّحمٰن حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شکل میں "حسد کرنے والا" سُوَر کی شکل میں اور "غیبت کرنے والا" بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔[2]

خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ عطا ہو پئے مُصْطَفٰے یاالٰہی![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں حَسَد کے مذمُوم جذبے کو دِل میں جگہ دینے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرْسِ عِبْرت ہے، وہیں جُھوٹ بولنے والوں کے لئے بھی سبق مَوْجود ہے۔ جُھوٹ بول کر اِس فانی دُنیا میں وَقْتی کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سَماتا، لیکن قَبْر و آخِرت میں سِوائے کَفِ افسوس (یعنی افسوس سے ہاتھ ملنے) کے اِس کے پاس کوئی اور چارہ نہ ہوگا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ

1 ...مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب... الخ، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱۔ جھوٹا چور، ص ۱۴
2 ...تنبیہ المغترین، الباب الثالث فی جملۃ اخری من الاخلاق، ومنھا سد باب الغیبۃ... الخ، ص ۱۹۴
3 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۰، ۱۰۱

www.dawateislami.net

سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کر سکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہو جانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ لہٰذا ہمیں تمام گناہوں کے ساتھ ساتھ جُھوٹ جیسے بدترین گُناہ سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں:

ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتھر بھی "اَنمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔ اگر ہم بھی جھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تَربِیَت کے لئے راہِ خدا میں سفر اِختیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کر کے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی (اسلامی) ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار اجتماعی

www.dawateislami.net

طور پر دیکھے جانے والے "مدنی مذاکرے" میں خود بھی شرکت کرتے رہیں اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اگر اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پختہ ہو گی، صحابہ و اولیا کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکرِ آخرت کے ساتھ سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب سِکھاتا ہے ہر دَم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا نتیجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں جو عَمَل کرتے ہیں، اُس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر عَمَل نیک ہو تو اس کا نتیجہ بھی اچھا ہو گا اور اگر بُرا ہو تو یقیناً اُس کا نتیجہ بھی بُرا ہی سامنے آئے گا۔ چُونکہ جُھوٹ بُرے اعمال سے تَعلُّق رکھتا ہے، تو اس کے نَتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ بَسا اَوقات جُھوٹ بولنے میں بظاہر فائدہ مَحسُوس ہو رہا ہوتا ہے، مگر اَنجام بالآخِر بُرا ہی ہوتا ہے، اگر دُنیا میں بُرا نتیجہ سامنے نہ بھی آئے، تب بھی قَبر و آخرت میں اِس کے سبب ضَرور پکڑ ہو سکتی ہے۔ آیئے! اَحادیثِ مُبارکہ میں بَیان کردہ

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۷

www.dawateislami.net

جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

جُھوٹ کے بھیانک نتائج:

...جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، تو اس کی بدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور ہٹ جاتا ہے۔[1] ...جُھوٹ بولنا بہت بڑی خِیانت ہے۔[2] ...جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔[3] ...لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔[4] ...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ جہنّم کی گہرائی میں گِرتا ہے۔[5] ...جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔[6] ...جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔[7] ...جُھوٹ بولنا نفاق کی علامتوں اور مُنافِق کی نشانیوں میں سے ہے۔[8] ...جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔[9]

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!

---

1 ...ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی الصدق و الکذب، ۳/۳۹۲، حدیث: ۱۹۷۹

2 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱

3 ...مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/۲۲، حدیث: ۱۶

4 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحک الناس، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲

5 ...شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۱۳، حدیث: ۴۸۳۲

6 ...شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۰۸، حدیث: ۴۸۱۳

7 ...معجم کبیر، ۱۸/۱۴۰، حدیث: ۲۹۳، ملخصاً

8 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۰

9 ...مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ذم النفاق و التعوذ باللّٰہ منہ، ص ۱۴۴، حدیث: ۲۹۹

www.dawateislami.net

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے کہ جُھوٹ آخِرت کے لئے کس قدر نُقْصان دِہ ہے۔ لہٰذا عَقْلمند وہی ہے جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے فوائد:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الامّت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (سچ بولنے کے فوائد بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ...جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نیک کار بنادے گا۔ ...اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔ ...اس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔ ...بُرائیوں سے بچے گا۔ ...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ ...وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔ ...ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ ...دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ ...اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔[2] ...سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔[3]

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص۱۱۵

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۵۲

3 ...روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۵، ۷/۱۷۵

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سچ بولنے والے خُوش نصیب لوگ کیسے کیسے عَظِیمُ الشّان فَضائل اور دُنیا و آخِرت کے اِنْعامات سے سَرفراز ہوتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان اِنعامات و فَضائل کے حُصُول کے خواہشمند ہیں تو ہمیں بھی اپنے آپ کو سچ کا خُوگر (عادی) بنانا ہوگا۔ واقعی جہاں سچ بولنے کے اُخْروی فَضائل و بَرَکات حاصِل ہوتے ہیں، وہیں بَسا اَوْقات بڑی بڑی دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات مِل جاتی ہے۔ چنانچہ

سچا چرواہا:

حضرت سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے بعض اصحاب کے ساتھ سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دَسْتَر خوان بچھایا، اِتنے میں ایک چَرواہا (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آیئے، دَسْتَر خوان سے کچھ لے لیجئے۔ اس نے عَرْض کی: میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک تو سخت گرمی اور دوسرا تم پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو، پھر بھی (نَفْل) روزہ رکھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ اِس لیے کر رہا ہوں تاکہ گزرے دنوں کی تلافی کر سکوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے اِرادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ ہم اس کی قیمت ادا کریں گے اور روزہ افطار کرنے کے لئے تمہیں گوشت بھی دیں گے۔ اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں، میرے مالک کی ہیں۔ آپ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا، ان میں سے ایک کو لے گیا ہے۔ غُلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)؟ حضرت سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُمَا مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چَرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچ بولنے سے جان بچ گئی:

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے (لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر) کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں، جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ”میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔“ حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیونکہ ”سانچ کو آنچ نہیں“ یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَراسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس! صَد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک وَبائی مَرَض کی صُورت اِختیار کرتا جا رہا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَریب، وَزیر ہو یا اُس کا مُشیر،

1 ... شعب الایمان، باب فی الامانات ووجوب ادائها الی اهلها، ۴/ ۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱، ملخصاً

2 ... وفیات الاعیان، رقم ۱۴۹، ابو محمد الحجاج بن یوسف، ۲/ ۲۸

www.dawateislami.net

افسر ہو یا کوئی چوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کی غالب اکثریت اِس مَرَض کا شکار نظر آتی ہے۔ بدقسمتی سے آج کل ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سہارا لے لیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں کوئی دُنیوی نُقصان بھی نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا:

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کم عُمر بچوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات منوانے کے لئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں۔ جیسے اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کے لئے یہ کہنا کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لا کر دیں گے (جبکہ ایسا اِرادہ نہیں ہوتا)۔ اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخت گنہگار ہوتا ہے، وہیں اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَرْبِیَت پر بھی گہرا اَثر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَرْوَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے، بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف فرما تھے، میری والدہ نے مجھے بُلایا کہ اِدھر آؤ! تمہیں کچھ دیتی ہوں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ عرض

www.dawateislami.net

کی: کھجور دوں گی۔ اِرْشاد فرمایا: اگر کچھ نہ دینا ہوتا تو یہ تمہارے ذِمّے جُھوٹ لِکھا جاتا۔[1]

سچّی بات سِکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بَخُوبی معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فوراً سچّی توبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے "جُھوٹا چور" کا خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغِیب دلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے اَلقابات لگانا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصْطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصب یا خاص ڈِگْری (Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکا، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب، اِن اِصْطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِسْتِعْمال کرتے نَظر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگریوں اور عُہدوں سے دُور دُور کا تَعَلُّق نہیں ہوتا، اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو

---

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، ۴/۳۸۷، حدیث: ۴۹۹۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۴۸۱، ۴۸۲

www.dawateislami.net

بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصْطِلاحات کو اِسْتِعْمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔ عُمُوماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہو جائے یا جو بطور ڈِسپنسر (Dispenser)، یا کسی کلینک (Clinic) میں بطور ہیلپر (Helper یعنی مُعاوِن) کام کر چکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف "ڈاکٹر (Doctor)" کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے "ڈاکٹر" کا لَفْظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ "ڈاکٹر" کا لَفْظ ایک خاص ڈِگْری کی نِشاندہی کرتا ہے اور اسے وہی شَخْص اِسْتِعْمال کر سکتا ہے جو اس کا اَہْل بھی ہو۔ اِس کے عِلاوہ کسی اور کا اسے اِسْتِعْمال کرنا قانوناً جُرْم اور شَرْعاً جُھوٹ کہلائے گا۔ اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یا عِلْمِ طِبّ کے بعض نُسْخے پتا چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ "حکیم صاحب" کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکا ہے۔ اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدَر گرم ہے کہ بعض علم سے کورے (خالی) لوگ بھی عُلَما کی صَف میں گھسنے سے دَرِیغ نہیں کرتے، یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ نِرے جاہِل لوگ بھی اپنے لئے "**عَلَّامَہ وفَہَّامَہ**" (بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا) وغیرہ جیسے الفاظ اِسْتِعْمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ اور نِرا وَبال ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطَرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔[1] اور یہ خواہش ہر فَساد کی جَڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ عِبْرت نِشان ہی کافی ہے کہ دو بُھوکے بھیڑیے

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشہرۃ... الخ، ۳/۳۴۰

www.dawateislami.net

بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مَچاتے جتنی تَباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال و دَولت اور عزّت و شُہرت کی مَحبّت) مُسلمان کے دِین میں مَچاتی ہے۔[1] بیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا کہ حُبِّ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرت سیِّدُنا ابُو نَصر بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تَباہ و برباد اور وہ خُود ذَلیل و خوار نہ ہوا ہو۔[2]

غیر سیِّد کا سادات بننا:

اندازہ لگائیے کہ اپنی شُہرت و عزّت کی خَواہش کرنا کیسا خَطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعْض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کے لئے جھوٹ کا سَہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ برِّ صغیر پاک و ہند میں "سیِّد" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنور، شافِعِ مَحْشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو۔ ہمارے ہاں جاہ و حَشْمت اور قَدر و مَنْزِلَت کو پانے کے لئے بَعْض غَیْر سیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقیقَت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حَقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اس بارے میں بڑی سَخْت وعیدیں آئی ہیں۔ چُنانچِہ

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

2 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ و الریاء، بیان ذم الشھرۃ... الخ، ۳/ ۳۴۰

www.dawateislami.net

نَسَب تبدیل کرنے کا وبال:

حضرت عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شَخْص اپنے باپ کے علاوہ کسی کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے وہ جنّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جنّت کی خُوشبو 500 برَس کی راہ سے محسوس کی جائے گی۔[1]

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے علاوہ کسی کو اپنا باپ بنانے کا دَعْویٰ کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنّت حَرام ہے۔[2]

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کے لئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمْر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کے لئے دُعا کرنے تک سے مَحْرُوم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حَقیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی

---

1 ... ابن ماجة، کتاب الحدود، باب من ادعی الی غیر ابیہ... الخ، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۲۶۱۱

2 ... بخاری، کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیہ، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶

www.dawateislami.net

نے سگا باپ ظاہر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حق دار ہے۔[1]

شَیْخُ الحدیث، حضرت علامہ مولانا عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فاروقی و عثمانی و سیّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دَلدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِس حرام و جہنّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔[2] (آمین)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جُھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک یعنی مَجْلِس جھوٹ سے مَحْفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کے لئے مَحْفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کے لئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے اَفواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنْسُوب کر کے پھیلانا تو گویا مَعْیُوب ہی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیْطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُرَوَّجہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ میں جُھوٹی گواہی دینا سب میں خَطرناک ہے،

---

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۷۹

2 ... جہنم کے خطرات، ص ۱۸۲ ملخصاً

www.dawateislami.net

کیونکہ اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت وآبرو کو نُقصان پہنچتا اور مُعاشَرتی نِظام میں خَلَل واقع ہوتا ہے۔

جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسمیں:

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جُھوٹی گواہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک کے برابر ہے۔''[1] اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنتہائی بُری خَصلت ہے، ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھا کر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل، نادان اور اَحمَق سمجھا جاتا اور بسا اَوقات سچ کو تَرَقّی کی راہ میں رکاوٹ تَصوُّر کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات مَذمُوم مَقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسم اُٹھانے سے بھی دَرِیغ نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کی مَذَمَّت پر مشتمل دو فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

جھوٹی قسموں کی مَذَمَّت:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: شرک، والدین کی نافرمانی، جُھوٹی قَسم کھانا اور کسی کو قَتْل کرنا کبیرہ گُناہ ہیں۔[2]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: جو اپنی قَسم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چھینے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جہنَّم واجِب اور جنَّت حَرام کر دے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر وہ معمولی شَے ہو تو؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ لُوبان ہی ہو۔[3]

1... ترمذی، کتاب الشھادات، باب ماجاء فی شھادۃ الزور، ۴/۱۳۳، حدیث: ۲۳۰۶

2... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب الیمین الغموس، ۴/۲۹۵، حدیث: ۶۶۷۵

3... مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم... الخ، ص ۷۶، حدیث: ۳۵۳

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جھوٹی قسمیں کھانے، دوسروں کا مال دبانے والوں کے لیے جہنَّم میں داخلے کی وَعِید سنائی ہے۔ بَیان کردہ صُورتوں کے عِلاوَہ بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جیسے جھوٹی تَعْرِیفیں کرنا، جھوٹے خواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبَریں پھیلانا، یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا، اَلْغَرَض! بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور (ناختم ہونے والے زخم) کی طرح مُعاشَرے میں پھیلتا جارہا ہے۔ جھوٹ اور اس جیسی دیگر ظاہِری وباطِنی بیماریوں سے بچنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، زَبان کو غَیْر ضَروری باتوں سے بچانے کے لئے زَبان کا قُفْلِ مدینہ لگالیجئے، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے اور سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی انعامات پر عَمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

جھوٹ بولنے کی جائز صورتیں:

یاد رکھئے! جھوٹ ناجائز وگناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی غرضِ صحیح اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ "جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی، تو اُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے" اور "اگر اچھا مقصد جھوٹ سے حاصل ہوتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہوگا" تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بھی جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے:

﴿1﴾... کسی بے گناہ کو ظالِم شخص قتل کرنا چاہتا یا ایذا دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے

www.dawateislami.net

چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ اگرچہ جانتا ہو تو کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں۔

﴿2﴾... کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی چھیننے کے لئے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ تو یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔[1]

﴿3﴾... اسی طرح دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمہیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔

﴿4﴾... نیز بیوی کو خوش کرنے کے لئے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے (تو بھی جھوٹ نہیں)۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جُھوٹ کی تباہ کاریوں کے مُتَعَلِّق سُنا، یقیناً جُھوٹ سب بُرائیوں کی جڑ ہے، اگر کوئی جُھوٹ سے بچنے کا پُختہ اِرادہ کرلے تو سچ بولنے کی بَرَکت سے دیگر کئی گُناہوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جُھوٹا شَخْص آخِرت میں تو رُسوا ہو گا ہی، بسا اوقات دُنیا میں بھی ایسا شَخْص ذَلیل و خوار ہوتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والے سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور چلا جاتا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دِیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ "جھوٹ" کے خِلاف اِعلانِ جنگ کرتے ہوئے تمام گُناہوں

---

1 ...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۷۰۵

2 ...فتاوی ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء...الخ، ۵/ ۳۵۲

www.dawateislami.net

سے بچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس وُکلاو ججز کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَکالت ہمارے مُعاشَرے کا اَہَم تَرِین شُعبہ ہے، تبلیغ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 103 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، وہیں "وَکالت" سے مُنسلک اَفراد کی اِصلاح کے لیے "مَجلِسِ وُکلاو ججز" کے ذَرِیعے نیکی کی دَعوت پھیلا رہی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مَقْصَد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کرنے کا مَدَنی ذِہن بھی بنا رہی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین کے نَقْشِ قدم پر چلنے، سُنَّتوں پر عمل کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ ایک مَدَنی کام **"مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان"** بھی ہے۔ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کا مُقَدَّس کلام ہے، اس کا پڑھنا

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے لیکن یہ ثواب اسی وَقت ملے گا جبکہ دُرُست تلفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بَسا اوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔ امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَص۔حِی۔حِ) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غَلَط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔“[1]

قراٰنِ مجید سیکھنے سکھانے کی فضیلت:

حضور نَبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان** قائم ہیں، ان تمام مدارِس میں فِی سَبِیْلِ اللہ دُرُست تلفّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اِصلاح ہوئی ہے۔ ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

میری زِندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۳

2 ... بخاری، کتاب فضائل القران، باب خیر کم من تعلم ...الخ، ۳/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

www.dawateislami.net

گم، اپنی آخرت کے اَنجام سے غافل اَیّامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسّر آئیں میری خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عِشقِ مُصطفٰے کے چراغ سے مُنوّر کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی سعادت حاصل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

آدابِ قراٰن کے حوالے سے مُتفرّق مَدَنی پھول:

... قراٰنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔[2] ... قراٰنِ مجید کے آداب

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ... بہار شریعت، ۳/ ۴۹۶

www.dawateislami.net

میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰنِ مجید نیچے ہو۔[1] ... بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ... گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذاللہ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو کافِر ہو گیا ... اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلْف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلْف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔[2] ... اگر مسجِد میں بَہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آ رہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ہدیۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کے لئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔[3] ... قراٰنِ مجید پُرانا بوسیدہ ہو گیا اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفْن کر دیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کے لئے لَحْد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں تاکہ اس پر مٹّی نہ پڑے، ... مُصْحَف شریف

---

1 ... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۹۶

2 ... فتاوٰی رضویہ، ۱۳/ ۵۷۴، ۵۷۵

3 ... فتاوٰی رضویہ، ۱۶/ ۱۶۴

www.dawateislami.net

بوسیدہ ہو جائے تو اُسے جلایا نہ جائے۔[1]

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو 100 برس کھڑا رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (ابن ماجہ، ۱/ ۵۰۶، حدیث: ۹۴۶)

---

1 ...فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی اٰداب المسجد...الخ، ۵/ ۳۲۳

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

www.dawateislami.net

کیا ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہے؟

سُوال: کیا ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہے؟

جواب: ایسا نکاح جس میں اِیجاب کرنے والا کسی اور مقام پر ہو اور قبول کرنے والا دوسرے مقام پر تو یہ نکاح نہیں ہو گا۔ نکاح میں اِیجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا ضروری ہے جیسا کہ فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب دُرِّ مُختار میں ہے: اِیجاب تمام عُقود میں مجلس سے غائب کسی شخص کے قبول پر مَوقُوف نہیں ہو سکتا۔ وہ عقدِ نکاح ہو یا خرید و فروخت یا ان کے علاوہ کوئی اور عقد۔ غائب والی صُورت میں اِیجاب باطِل ہو جائے گا اور بعد میں اُسے جائز قرار دینے سے بھی نکاح صحیح نہ ہو گا۔ (درمختار، کتاب النکاح، ۴/ ۲۱۲)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: نکاح کے لئے دو گواہوں کا ایک ساتھ اِیجاب و قبول کے اَلفاظ سُننا شرط ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ...الخ، ۱/ ۲۶۸) جبکہ ٹیلی فون پر دونوں گواہ ایک ساتھ نہیں سُن سکتے نیز ٹیلی فون پر بولنے والا فرد کون ہے؟ عموماً اس کی پہچان بھی مشکل ہوتی ہے کیونکہ ٹیلی فون پر ایک کی آواز دوسرے سے ملتی جلتی ہو سکتی ہے اس وجہ سے اس کے سننے والا گواہ نہیں بن سکتا جیسا کہ **فتاویٰ ہندیہ** میں ہے: اگر پردے کے اندر سے اِقرار سنا تو رَوا (جائز) نہیں ہے کہ کسی شخص پر گواہی دے کیونکہ اس میں غیر کا اِحتمال ہے اس لئے کہ آواز، آواز کے مشابہ ہوا کرتی ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الشھادۃ، الباب الثانی فی بیان تحمل الشھادۃ...الخ، ۳/ ۴۵۲)

سُوال: کیا کوئی ایسی صورت نہیں جس سے ٹیلیفون پر نکاح کرنا دُرُست ہو جائے؟

جواب: ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہونے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ لڑکا کسی کو اپنا وکیل بناتے ہوئے یہ کہے کہ میں فُلانہ بنتِ فُلاں بن فُلاں سے اتنے حق مہر کے بدلے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں یا لڑکی کہے کہ میں فُلاں بن فُلاں سے اتنے حق مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ اب وہ وکیل لڑکے یا لڑکی کی طرف سے دوسری جگہ دو گواہوں کے سامنے مجلسِ نکاح میں اِیجاب و قبول کرے تو اس طرح نکاح ہو جائے گا۔

(تجدید ایمان و تجدید نکاح کا آسان طریقہ "فیضان مدنی مذاکرہ: قسط 18" ص ۱۲)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قبر پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔[1]

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع "جوانی میں عبادت کے فضائل" ہے۔ عام طور پر جوانی کے دنوں میں بے فکری برتی جاتی ہے اور اِن حَسین لمحات کی بے قدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا جب تک جوانی باقی اور صحت سَلامت ہے اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادت میں گُزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان:

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں

---

1 ... مسند بزار، مسند عمار بن یاسر، ۴/۲۵۴، حدیث: ۱۴۲۵

2 ... حدائق بخشش، ص ۳۰۰

www.dawateislami.net

سے الگ تھلگ جنگل میں مَصروفِ عبادت دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی ویران جگہ میں ہو، جہاں تمہارا کوئی مددگار ہے، نہ رفیق۔ اس نے کہا: کیوں نہیں، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پُوچھا: وہ مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عزّت کے ساتھ میرے اوپر، اپنے عِلْم و حکمت سے میرے ساتھ، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے، اپنی نعمت کے ساتھ میرے دائیں اور اپنی عظمت کے ساتھ میرے بائیں ہے۔ ایسی باتیں سُن کر میں نے عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صحبت اِختیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا اور مشرق تا مغرب زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔ میں نے پُوچھا: آپ کو اس جگہ میں وَحشَت نہیں ہوتی؟ اس نے مجھے جواب دیا: جس کا حبیب واَنیس، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو اُسے کیونکر وَحشَت ہو گی؟ میں نے پُوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب اُس نے اپنے لُطف و کرم سے ماں کے تاریک پیٹ میں بھی مجھے غِذا دی تو کیا اب وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لئے اس کے پاس مُقرّر رِزْق ہے اور اس کا وَقْت بھی لکھا ہوا ہے۔

پھر میں نے اُس سے دُعا کی دَرْخواست کی تو اس نے مجھے یُوں دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں میں سے نہ بنائے جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: اے میرے بھائی! آپ سے دوبارہ مُلاقات کب ہو گی؟ تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے مُلاقات نہ ہو گی۔ ہاں! بروزِ قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو

www.dawateislami.net

دِیدارِ الٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔ میں نے پُوچھا: آپ نے یہ کہاں سے جان لیا؟ جواب دیا: اُس کی عزّت کی قسم! اُسی کی طرف سے، کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے باز رکھا اور تاریک راتوں میں اس کی عبادت کے لئے تنہائی اِختیار کی پس اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔[1]

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یا اِلٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا کی رنگینیوں سے ناطہ توڑ کر عبادت و ریاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ اَشْیاء دیکھنے سے باز رہا اور اکیلے اس جنگل میں رہنے سے بھی گُریز نہ کیا۔ اس حکایت میں خاص طور پر ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں جو اپنی جوانی کے نَشے میں مَدہوش رہتے، نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر گُناہوں میں مُلَوَّث رہتے اور رَبِّ تَعالٰی کی ناراضی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اَہَمِیَّت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادتِ الٰہی میں گُزاریں کہ زِندگی میں یہ نعمت صرف ایک بار ملتی ہے۔

جوانی ایک بار ہی ملتی ہے:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

---

1 ... الروض الفائق، المجلس الحادی و الثلاثون، ص ۱۶۶

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵

www.dawateislami.net

صحّت، جوانی، مالداری اور زِندگی کو ضائع نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) جوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو (عمل) کرنا ہے جوانی میں کرلو کہ جوان نیک آدمی کا بہُت بڑا دَرجہ ہے۔[1]

رِیاضَت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نُوری جَواں تم ہو[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر اَربوں، کھربوں روپے خَرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وعِبادت میں بَسر کی ہوگی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت حسرت وندامت سے بچ سکیں گے، وَرْنہ اس نعمت کی ناقدری کے سبب شدید ذِلّت وخواری اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جوانی سے مُتَعَلِّق بھی سوال کیا جائے گا۔ چُنانچہ

پانچ سُوالات:

حضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اُس وَقْت تک قدم نہ اُٹھا سکے گا جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے: (۱)... عُمْر کن کاموں میں گُزاری؟ (۲)... جوانی کن کاموں میں صَرف کی؟ (۳)... مال

1... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۶، ملخصًا
2... سامانِ بخشش، ص ۱۴۳

www.dawateislami.net

کہاں سے کمایا؟ (۴)... کہاں خَرچ کیا؟ اور (۵)... اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا؟[1]

جو خُوش نصیب اپنی جوانی کی قدر کرتے ہوئے نَفْسانی خواہشات سے مُنہ موڑ کر خالصتًا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے اپنے شب و روز عبادت و ریاضت میں بَسر کرتا ہے وہ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں چار فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

عبادت گزار نوجوان کا مقام:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: جوانی میں عبادت کرنے والے کو بُڑھاپے میں عبادت کرنے والے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کو تمام نبیوں پر ہے۔[2]

72 صِدّیقین کے ثواب کا حقدار:

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: جس نوجوان نے لذّتِ دُنیا اور اس کے عیش و عِشْرت کو چھوڑ دیا اور جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی جانب پیش قدمی کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو 72 صِدّیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔[3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ:

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خُوبصورت نوجوان کو زِیادہ پسند فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی اور حُسن و جمال کو عبادت میں صَرف کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشْتوں کے سامنے ایسے بندے پر فَخْر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ "یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔"[4]

1... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، باب فی القیامۃ، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

2... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ الشاب... الخ، ص ۷۸، حدیث: ۲۲۸

3... حلیۃ الاولیاء، شریح بن الحارث الکندی، ۴/ ۱۵۱، حدیث: ۵۰۸۳

4... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادۃ الشاب... الخ، ص ۷۸، حدیث: ۲۲۹

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ:

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے محبّت فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی کو اِطاعتِ خُداوَندی میں فنا کر دیا ہو۔[1]

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خَیرات دیدے مِرے غَوث کا واسِطہ یاالٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جوانی کے قدردانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسا خاص فَضْل و کرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمالیتا ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کی خِدمت میں عرض ہے کہ اگر بُڑھاپے میں سُکون و اِطْمینان والی زِندگی گُزارنے کے خواہش مند ہیں تو نعمتِ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے اس فانی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نَفْس کو عبادت و رِیاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بڑا دُشوار ہے کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشیں عُروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم حُضُور نَبِیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے عِبادت و رِیاضت سے سجی آپ کی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذوقِ عبادت:

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر، حضرت سیِّدُنا عطا اور حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ عالیہ

1... حلیۃ الاولیاء، عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز، ۵/ ۳۹۴، حدیث: ۷۴۹۶

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵

www.dawateislami.net

میں حاضر ہوئے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کوئی تعجب خیز بات بتائیے۔ تو آپ رو پڑیں اور فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف لائے اور ابھی میرے پاس بیٹھے ہی تھے کہ فرمانے لگے: عائشہ! مجھے اِجازت دو کہ میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرلوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے مقابلے میں آپ کا رَبّ تَعَالٰی کے قریب ہونا زیادہ پسند ہے۔ چُنانچہ آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اَشک باری فرمانے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضو کر کے قرآنِ کریم پڑھنا شُروع کیا تو دوبارہ رونا شروع کر دیا حتّٰی کہ چشمانِ مُبارک سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اِتنے میں حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتا دیکھ کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان! کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گُناہ بخشے گا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحبّت میں — وہ شافعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے — غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
قبضے میں دو عالَم ہیں پَر ہاتھ کا تکیہ ہے — سوتا ہے چٹائی پر سَردار مدینے کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم عاصِیوں کو

---

1 ... درّۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص ۲۵۳

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۰

www.dawateislami.net

بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معصوم بلکہ معصوموں (یعنی فرشتوں) اور عبادت گزاروں کے سردار ہونے کے باوُجود کس قَدَر گِریہ و زاری کے ساتھ اللہ رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیا کرتے حالانکہ آپ کی شان و عظمت اس قَدَر بُلند و بالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مالک و مُختار بنایا اور ایسا کہ آپ بِاذنِ اِلٰہی اپنے اِختیار سے روزِ محشر گناہ گاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ چنانچہ

مقامِ مصطفٰے:

حضور سیِّدُ الانبیاء والمرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنی شانِ رِفعت نشان یوں بیان فرمائی کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں اپنی قبر انور سے باہر آؤں گا، جب لوگ گروہ کی صُورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نُما ہوں گا، جب لوگ خاموش ہوں گے (کوئی بارگاہِ الٰہی میں بات نہ کرے گا) تو میں ہی ان کا خطیب (یعنی اُن کی طرف سے عرض و معروض کرنے اور رب تعالٰی کا پیغام انہیں سنانے والا) ہوں گا، جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سِفارشی ہوں گا، جب وہ نا اُمید و مایوس ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خُوشخبری سُنانے والا ہوں گا۔ بُزرگی اور (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے) خزانوں کی چابیاں اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں ساری اولادِ آدم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ بُزرگی والا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور ایک ہزار خدمت گار میرے اِرْدگرد گھومیں گے گویا وہ بکھرے ہوئے موتی یا پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُربان جائیے! اوّلین و آخرین کے سردار اور رب تعالٰی کی عطا سے

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۳۵۲، حدیث: ۳۶۳۰
دارمی، المقدمہ، باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل، ۱/۳۹، حدیث: ۸۳

www.dawateislami.net

مالک و مختار ہونے کے باوُجود بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب مُبارَک قدموں پر وَرَم (سُوجن) کے آثار نُمایاں ہو جاتے اور آپ اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کے لیے آہ و زاری فرمایا کرتے۔ اس میں بِالْخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھول ہیں جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتا اور وہ ساری ساری رات فُضُولیات و لَغْویات میں برباد کر دیتے ہیں، لہٰذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا! مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک آنسوؤں کو یاد کیجئے، دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے کے لئے اَحکامِ خُداوَندی کی بجاآوری، سُنّتوں کی پیروی اور اُخْروی اِنْعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

یاد رکھئے! جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہونا کسی نعمتِ عُظمیٰ (بہت بڑی نعمت) سے کم نہیں کیونکہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان شیطان کی خطرناک چالوں، نَفس کی ناجائز خواہشوں، بُرے دوستوں کی صحبتوں، فانی دُنیا کی رنگینیوں اور دُنیوی مُستقبل بہتر بنانے کی فکروں میں مبتلا ہو کر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سبب گُناہوں کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور عبادت و رِیاضت کی طرف مائل نہیں ہو پاتا۔ یاد رکھئے! ہمیں بَہُت ہی مُختصر وقت کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کے لئے تیاری بھی کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو اس مختصر وَقْت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر بھی اپنا قیمتی وَقْت فُضُول کاموں میں برباد نہ کرے کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زِندہ بھی رہے گا یا موت اسے ایک لمبے عرصے کے لیے گہری نیند سُلا دے گی۔ لہٰذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جایئے۔

www.dawateislami.net

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو:

حدیثِ پاک میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: (۱)... بُڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲)... بیماری سے پہلے تندرُستی کو (۳)... فقیری سے پہلے اَمیری کو (۴)... مَصروفیّت سے پہلے فُرصَت کو اور (۵)... موت سے پہلے زِندَگی کو۔[1]

اگر ہم بھی اپنی جوانی کو غَفلت میں گنوانے کے بجائے قبر و آخرت کی تیاری میں لگائیں گے تو اس کی برکت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہو گی بلکہ قبر میں بھی رَبِّ تعالیٰ کی نوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

حکایت: صالح نوجوان کے لیے دو جنتیں

اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں ایک صالح نوجوان ہر وقت مسجد میں مَشغولِ عبادت رہتا تھا، امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اس پر رشک فرماتے تھے، وہ رات کی نماز پڑھ کر اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کے لئے چلا جاتا، اُس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا جو اُسے فتنہ میں ڈالنا چاہتی تھی، وہ روزانہ اُس کی راہ میں بیٹھتی تھی، ایک رات جب وہ نوجوان اُس کے پاس سے گزرا تو وہ اُسے بہکانے لگی حتّٰی کہ نوجوان اُس کے پیچھے ہو لیا، جب وہ دروازے پر پہنچا تو وہ عورت گھر میں داخل ہو گئی، نوجوان نے جیسے ہی دروازے میں داخل ہونا چاہا تو اُسے قرآنِ کریم کی یہ آیت یاد آ گئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب

---

[1]... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/ ۱۲۷، حدیث: ۱۸

www.dawateislami.net

مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ۹، الاعراف: ۲۰۱)

انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

آیت یاد آتے ہی وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، عورت نے اپنی لونڈی کے ساتھ مل کر نوجوان کو اٹھایا اور اُس کے گھر کے باہر ڈال کر چلی گئی، دوسری طرف والد صاحب پریشان ہو کر تلاش میں گھر سے نکلے تو کیا دیکھا کہ بیٹا دروازے پر بیہوش پڑا ہے، اہل خانہ کی مدد سے اٹھا کر گھر لائے، کافی رات گزرنے کے بعد نوجوان کو ہوش آیا تو والد صاحب نے پوچھا: بیٹا تمہیں کیا ہوا تھا؟ اُس نے عرض کی: سب خیریت ہے۔ والد نے کہا: میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تو اُس نے پورا حال کہہ سنایا، والد نے پوچھا: بیٹا! تمہیں کون سی آیت یاد آئی تھی تو اُس نے جیسے ہی وہ آیتِ طیّبہ دوہرائی تو پھر سے بیہوش ہو کر گر پڑا، جب اُسے ہلا کر دیکھا تو اُس کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ انہوں نے اُسے غسل و کفن دیا اور رات ہی میں لے جا کر دفنا دیا۔ صبح جب یہ خبر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو آپ نے اس کے والد کے پاس آکر تعزیت کی اور فرمایا: تم نے مجھے رات ہی کو خبر کیوں نہ دی؟ والد نے عرض کی: اَمیرُ الْمُؤمنین! اِس لیے کہ رات کا وقت تھا۔ فرمایا: ہمیں اُس نوجوان کی قبر پر لے چلو۔ پس آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس کی قبر پر تشریف لائے تو اُسے پکارا: اے فلاں! ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

اس صالح نوجوان نے قبر کے اندر سے دو مرتبہ جواب دیا: امیر المؤمنین! میرے

www.dawateislami.net

رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ دو **جنّتیں** عطا فرمادی ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اس نوجوان نے خوفِ خدا کے سبب اپنی ساری زِندگی گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں بسر کی لہٰذا جب اُسے شیطانی خیال کی ٹھیس پہنچی تو خوفِ خدا کی وجہ سے خبر دار ہو گیا اور ایک بڑے گناہ سے محفوظ رہا پس مرنے کے بعد یہ عبادت اور خوف و خشیت اس کی بخشش و مَغْفِرت کا ذریعہ بن گئے اور جنَّت کی اَعْلٰی نعمتیں نصیب ہوئیں۔ یاد رکھئے! یہ حُسن و جوانی دولَتِ فانی ہے اور اس پر غُرور و تکبُّر حماقت و نادانی ہے۔

ڈَھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَندُرُستی و جَوانی پر اِتْرانے اور شب و روز گُناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اِخْلاص و اِستقامت کے ساتھ عبادات کا معمول بنائے رکھئے، ایسے میں اگر بُڑھاپا آ گیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت و ہِمَّت نہ ہونے کے باوُجُود اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس لاچاری کے عالَم میں بھی جَوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ چُنانچہ

مفت کا ثواب:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مسلمان اَرْذَلُ الْعُمُر (سب سے ناقص عُمْر) کو پہنچ جائے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور نہ سمجھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے لیے اُسی جیسی نیکیاں لکھتا رہتا ہے جو وہ اپنی صحّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔[2]

1... ابن عساکر، رقم ۵۳۲۰، ابو الحسن عمرو بن جامع الکوفی، ۴۵/ ۴۵۰

2... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۳۶۶۶

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جو بُوڑھا آدمی بُڑھاپے کی وجہ سے زِیادہ عبادت نہ کرسکے، مگر جوانی میں بڑی (خُوب) عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مَعْذور قرار دے کر اُس کے نامۂ اَعمال میں وُہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔“[1]

اِلٰہی ہوں بَہُت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑھاپے میں بھی جوانی:

حضرت سیِّدُنا علامہ عَبْدُ الرَّحْمٰن اِبْنِ رَجَب حَنْبَلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوانی میں عبادت کرنے سے مُتَعَلِّق بہت پیاری بات فرماتے ہیں: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وَقْت یاد رکھا جب وہ جوان اور تَندُرُست تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وَقْت خیال رکھے گا جب وہ بُوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بُڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَماعَت، بَصارت، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سیِّدُنا ابُو الطَّیِّب طَبَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 100 سال سے زِیادہ عُمْر پائی، آپ ذِہْنی وجسمانی لحاظ سے تَندُرُست اور توانا تھے، کسی نے آپ سے صِحَّت کا راز پُوچھا تو فرمایا: میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بُوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے بَرْعکس حضرت سیِّدُنا

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۸۹

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۶

www.dawateislami.net

جُنَید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بُوڑھے شخص کو دیکھا جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق کو ضائع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں اس کی قُوَّت کو ضائع فرمادیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گُلشن کو عبادت وریاضت کے پانی سے سیر اب کیا اور گُناہوں سے بچتے رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نَسْل عبادت وتِلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، اِنٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) اور ٹی وی کے غلط اِستعمال کے سبب اپنا قیمتی وَقْت بے دَرْدی و بے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک حصّہ، وَقْت کی ضرورت اور رابطے کا اَہَم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مُفید ہے وہیں اس کا غلط اِستعمال بہت سے نُقْصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول وکالج کے وہ طلبہ وطالبات جنہیں ہم مُستقبل کے معمار کہتے ہیں وہ اس آفَتِ بد کا شکار ہو چکے ہیں، کوئی وڈیو گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا مَتْوالا، کسی کا مَیْموری کارڈ حیاسوز وڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکجز سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ اور فُحْش گُفْتگو میں گُزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اَہَم اور مُفید اِیْجاد ہے اس کے دِینی اور دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں مگر اس کے ذَریعے بھی نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔

---

1 ... مجموع رسائل ابن رجب، نور الاقتباس فی مشکاۃ...الخ، ۳/ ۱۰۰

www.dawateislami.net

انٹرنیٹ چُھری کی مانند ہے:

انٹرنیٹ ایک چُھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے، انٹرنیٹ پر موجود فُحش مضامین اور کہانیوں، گندی تصویروں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ فِلموں اور ڈراموں نے نوجوان نسل کے اَخلاق و کردار اور عادات واطوار کو تباہ وبرباد کر دیا ہے۔ ساری ساری رات اِنٹرنیٹ پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ، قیمتی وقت ضائع کرنے، جھوٹ بولنے، دھوکا دینے اور بَلیک مَیل کرنے جیسی برائیاں ہمارے مُعاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں۔ پہلے تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا مگر جب سے یہ سہولت موبائل فون پر آئی ہے تو چھوٹی عُمر کے بچے خاص طور پر اس وبا کے شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے اَخلاق و تمیز کھو کر ذلیل وخوار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ خدارا! غفلت سے بیدار ہو جایئے! اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اَوْلاد کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے۔ اگر ہمیں اپنے بچوں کو اس جدید ٹیکنالوجی سے مُتعارف کروانا ہی ہے تو اس کا صحیح اِستعمال بھی سکھائیں اور ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔ اِنٹرنیٹ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا اور اپنی اَوْلاد کا قیمتی وَقت صحیح جگہ استعمال کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس ویب سائٹ پر قرآنِ پاک، ترجمۂ کنزالایمان، تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور تصوُّف وغیرہ موضوعات پر مشتمل اردو، انگلش، عربی، ہندی، گجراتی اور دنیا

www.dawateislami.net

کی مختلف زبانوں میں کُتُب و رسائل کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ فری ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مَدَنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت، منقبت اور اصلاح آموز شارٹ کلپس (Short clips) بھی مَوْجُود ہیں، جنہیں آپ ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے شوشل میڈیا (Social Media) کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دُوسرے اسلامی بھائیوں کو شئیر (Share) بھی کر سکتے ہیں۔

شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آن لائن دارُالافتا اہلسنت اور دُکھی انسانیت کی غمخواری اور روحانی علاج کے لیے تعویذاتِ عطاریہ کے ساتھ ساتھ آن لائن کاٹ اور استخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔ نیز دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کا تعارُف بھی موجود ہے، کم و بیش 103 شعبہ جات اور دعوتِ اسلامی کے دِیگر کئی مدنی کاموں میں ہونے والے لاکھوں روپے کے اخراجات میں بذریعہ انٹرنیٹ مالی معاونت کا مکمل طریقہ کار بھی دیا گیا ہے جس کے ذریعے آپ صدقاتِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرہ، عُشر، روزوں کا فِدیہ اور قَسَم کا کفّارہ وغیرہ) اور نفلی صدقات و خیرات سے نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اِس ویب سائٹ پر سافٹ وئیر کی صورت میں المدینہ لائبریری بھی دستیاب ہے جسے کمپیوٹر میں اِنسٹال (Install) کر کے سرچنگ آپشن (Searching Option) کی مدد سے 200 سے زائد کُتُب و رسائل سے اِستِفادہ کر سکتے ہیں، نیز اوقاتُ الصلوٰۃ سافٹ وئیر کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں سحر و اِفطار اور نماز کے اوقات معلوم کر سکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان اِیجادات کا صحیح اِستعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے غلط استعمال

سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گُناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کیجئے کیونکہ ایک گُناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

ایک گُناہ کے ساتھ 10 بُرائیاں:

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو مگر اپنے ساتھ 10 بُرائیاں لے کر آتا ہے: (۱)... جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرتا ہے جبکہ وہ اس گناہ پر بندے کی گرفت کر سکتا ہے۔ (۲)... گناہ کرنے والا اِبلیس لَعِین کو خوش کرتا ہے۔ (۳)... جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔ (۴)... جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔ (۵)... وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶)... وہ خود کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک تھا۔ (۷)... وہ اعمال لکھنے والے فِرِشتوں کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸)... وہ حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی قبرِ اَنور میں رَنْجِیْدہ کرتا ہے۔ (۹)... وہ اپنی نافرمانی پر زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنے خلاف گواہ بنالیتا ہے۔ (۱۰)... وہ تمام انسانوں سے خیانت اور تمام جہانوں کے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گُناہوں کے اَمراض سے شِفا یارَبّ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی قابلِ غور مقام ہے کہ گُناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے مگر اس کی وجہ سے انسان 10 بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت

1... بحر الدموع، الفصل الثانی: عواقب المعصیۃ، ص ۳۰، ۳۱

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۶

www.dawateislami.net

کوئی گُناہ سَرزد ہو جائے تو فوراً رَبِّ تَعالٰی کی بارگاہ میں سچّی توبہ کیجئے۔ اَفسوس صَد افسوس! بعض نادان جوانی کے نَشے اور فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھتے اور غَفلت کی چادر تانے سوئے رہتے، شرعی اَحکام کو پسِ پُشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے اور خُود کو اس طرح دِلاسے دیتے ہیں کہ "ابھی تو میرے کھیلنے کُودنے کے دن ہیں۔"، "فُلاں کو دیکھو وہ تو اتنا بُوڑھا ہو چکا ہے مگر ابھی تک زندہ ہے جبکہ میں تو ابھی تَندُرُست اور جوان ہوں۔" یُوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زِندہ رہتے ہیں۔ پھر جیسے جیسے جوانی کا زَوال شروع ہوتا ہے بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مَضبوط کرتا چلا جاتا ہے تب کہیں جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گُناہوں سے بچانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عبادات بَجالانے کا پختہ اِرادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بَسا اوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جَلاتے اور اَشک بہاتے ہیں کہ "اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت و رِیاضت میں بسر کر لیتا۔" مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے "کل" کی طرح جا چکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

توبہ میں تاخیر مت کیجئے:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ توبہ میں تاخیر کرنے والوں کو نصیحت کے مدنی پھُول دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جہاں تک توبہ میں تاخیر اور ٹال مٹول کی بات ہے تو اس بات پر غور کرے کہ اَکْثر دوزخی توبہ میں تاخیر کی وجہ سے چِلّاتے ہوں گے کیونکہ ٹال مٹول کرنے والا اپنے مُعاملے کی بُنیاد آئندہ زندگی کو

www.dawateislami.net

بناتا ہے جو کہ اس کے اختیار میں نہیں۔ ممکن ہے وہ "کل" تک زِندہ نہ رہے اور اگر باقی رہ بھی جائے تو جس طرح "آج" گُناہ کو نہیں چھوڑ سکتا ممکن ہے "کل" بھی اس کے تَرک پر قُدرت نہ پائے۔ کاش! وہ جانتا کہ "آج" اس کی توبہ میں رُکاوٹ شَہْوَت کا غَلَبہ ہے اور شَہْوَت تو "کل" بھی اس سے دُور نہ ہوگی بلکہ بڑھ جائے گی کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ مزید پختہ ہو جاتی ہے اور جس شَہْوَت کو اِنسان عادت کے ذریعے پختہ کرلیتا ہے وہ اس کی طرح نہیں جسے اس نے پختہ نہ کیا۔ اسی سبب سے توبہ میں ٹال مٹول کرنے والے ہلاک ہوئے کیونکہ وہ دو ہم شکل چیزوں میں تو فرق سمجھتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ شہوات سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اور اس مُعاملے میں تمام ایام یکساں ہیں۔ توبہ میں تاخیر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے ایک درخت کو اُکھاڑنا ہو مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرَخت مضبوط ہے اور اسے سخت مَشقّت کے بغیر نہیں اُکھاڑا جاسکتا تو کہتا ہے کہ "میں اسے ایک سال بعد اُکھاڑوں گا۔" حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک قائم رہتا ہے، اس کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جاتی ہیں اور خود اس (توبہ میں تاخیر کرنے والے) کی عُمر جُوں جُوں بڑھتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے پس دُنیا میں اس سے بڑھ کر اَحمق کوئی نہیں کہ اس نے قُوّت کے باوُجُود کمزور کا مُقابلہ نہ کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ جب یہ خود کمزور ہو جائے گا اور کمزور شے مضبوط ہو جائے گی تو اس پر غَلَبہ پائے گا۔[1]

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نُمونے — مگر تجھ کو اَندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، الرکن الرابع فی دواء التوبۃ... الخ، ۴/۷۲

www.dawateislami.net

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں شرعی اَحکام اور اِطاعتِ الٰہی کی بَجاآوری میں سستی کرنے اور گُناہوں بھری زندگی سے توبہ میں تاخیر کرنے والے نوجوانوں کو خوابِ غَفلت سے جگانے کے لئے امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ نصیحت کافی ہے۔ عقلمند وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے توبہ کرلے اور اپنی باقی ماندہ زندگی زِیادہ سے زِیادہ عبادتِ الٰہی میں بَسر کرے، بِالْخُصُوص نوجوانوں کو توبہ میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نوجوان کی توبہ بہت پسند ہے۔ چنانچہ

﴿1﴾... رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے نوجوان سے محبت فرماتا ہے۔[1]

﴿2﴾... ایک جگہ ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الشَّابِّ التَّائِبِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زِیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔[2]

نوجوانوں کی اِصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس پُرفِتَن دَور میں قرآن و سُنَّت سے دُور، جوانی کی مَستی میں مَخْمُور، حِرص و ہَوَسِ دُنیا کے نَشے میں چُور اور نفس و شیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر

1... المقاصد الحسنة، ص۱۳۰، حدیث: ۲۴۱

2... مسند فردوس، ۴/ ۴۸، حدیث: ۶۱۵۳

www.dawateislami.net

گُناہوں کے سیلاب میں بہنے والے نوجوانوں کی اِصلاح اور اَخلاقی تَربِیَت کے لیے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت 63 روزہ مدنی تَربِیتی کورس بھی ہوتا ہے۔ اس کورس کی اِفادِیَّت و اَہَمِیَّت کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "فیضانِ سُنّت، جلد اوّل صفحہ 510" پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالامال 63 روزہ (مدنی) تَربِیتی کورس آخِرت کے لیے اِس قدر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حسرت کرے گا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ (مدنی) تَربِیتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دِیگر شہروں میں بھی (مدنی) تَربِیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل، بالِغ مسلمان پر فرض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! (مدنی) تَربِیتی کورس میں وُضو و غُسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غُسلِ میّت، تجہیز و تکفین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تَربِیَت ہوتی ہے۔ مدنی قاعدہ کے ذَرِیعے دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنی حُروف کی اَدائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سُورَتیں زَبانی حِفظ اور سُورَۃُ المُلک کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی تَربِیتی کورس کی بَرَکت سے بہت سے نوجوان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں اور اُن کی بے رونق زندگیوں میں مَدَنی بہاریں آگئیں اور وہ اپنی جوانی کے پُر بہار اَیّام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر وَقْف کر کے اِس مَدَنی مقصد کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کو عام کرنے والے بن گئے۔

www.dawateislami.net

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ — تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا — قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز — چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ — تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جوانی کیسے گزاریں؟" کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوجوانوں میں عبادت کا ذَوق پیدا کرنے اور سُنّتوں پر عمل کا شوق بڑھانے کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۸ ربیعُ الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق 26 ستمبر 1991ء ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اَوکاڑوی باب المدینہ کراچی) میں "جوانی کی عبادت کے فَضائل" کے عُنوان سے بیان فرمایا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ نے اس کی مدد سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ "جوانی کیسے گزاریں؟" کے نام سے ایک رسالہ مُرتّب کیا ہے۔ اس رسالے میں قرآنی آیات، نصیحت آموز احادیث پاک اور مختلف بزرگوں کے حکمت سے بھرپور واقعات کے ذریعے نوجوان طبقے کو عبادت کی جانب راغب کرنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سچا غلام بنانے اور انہیں قبر و آخرت کی فکر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ بھی اس رسالے کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً طلب فرما کر اوّل تا آخر مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ رسالہ

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶

www.dawateislami.net

جوانی کے مَقصد کو سمجھنے اور عبادت میں دل لگانے میں کافی حد تک مُعاوِن ثابت ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جوانی میں عبادت کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔ جو لوگ اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت و ریاضت کے خُوش نُما مہکتے پُھولوں سے سجاتے ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بَہُت محبوب ہوتے ہیں، ان کی پیشانیوں سے عبادت کا نُور جھلکتا ہے اور وہ بُڑھاپے میں بھی صحت مند و تندُرُست رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی پنج وقتہ نمازِ باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں پڑھنے والے پکّے نمازی، تہجد، اِشراق و چاشت کے نوافل کے عادی اور سُنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی اِنعامات پر عَمَل"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دَعوَت کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنّتوں کی خِدمت

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵

www.dawateislami.net

کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے "**مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنا**"، روزانہ فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنا اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروا دینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن علی کتّانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ بظاہر تو تم دُنیا میں رہو لیکن دل آخِرت (کی تیاری) میں مَشْغُول رہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں آخِرت کی تیاری کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل مَدَنی اِنْعامات بصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے، مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا مَعْمُول بنالینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 22 "**اِنفرادی کوشش**" والے مدنی اِنعام کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

[1]... طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الرابعۃ، ص ۲۸۳

www.dawateislami.net

مدنی بہار: میٹھے بولوں میں کھو گئے

بابُ المدینہ (کراچی پاکستان) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں بَحرِ عِصیاں (گناہوں کے سمندر) میں مُستَغرَق (ڈوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفلت کی نذر کئے جارہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رَمَضانُ المُبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حَسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے اور اس کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوارے اُبل رہے تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، ان کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدگی آئی، اُنہوں نے ہمیں نہایت عُمدہ مدنی پھُولوں سے نوازا، ان کے حُسنِ آواز اور مدنی انداز سے ہمیں اتنا سُرور ملا کہ ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیئے! اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتایئے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرمالی۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمّت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اس عاشقِ رسول کی پُر تاثیر اِنفرادی کوشش نے ہمارے دِلوں پر گہرے اثرات چھوڑے۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، ان کے کردار و گُفتار کو دیکھ کر کم اَز کم میں تو انکار نہ کرسکا اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔ خوفِ خدا وعِشقِ مصطفٰے کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے رُوح پَرور مدنی ماحول نے میرے دل میں

www.dawateislami.net

مدنی اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشقِ رسول کی "اِنفرادی کوشش" کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"(1)

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾... "جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔"(2)

"جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... معجم اوسط، ۵/ ۳۷۹، حدیث: ۷۶۷۲

www.dawateislami.net

گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"[1] ...دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ...رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملاسکتے ہیں۔ ...ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)۔ ...دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[2] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ...آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ...جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملاسکتے ہیں۔ ...سنّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے۔[3] ...بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ...اگر اَمرَد (یعنی خُوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[4] مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب

---

1 ...شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، فصل فی المصافحۃ...الخ، ۶/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

2 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

3 ...درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/ ۶۲۹

4 ...درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۹۸

5 ...درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/ ۶۲۹

www.dawateislami.net

”**سُنّتیں اور آداب**“ ہَدِیَّہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیْث (تَ۔ثْ۔لِی۔ث) یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، ۱/ ۳۲۰) وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہو گا۔

(نماز کے احکام، غسل کا طریقہ، ص ۱۱۳)

---

1 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صُبح وشام 10،10 بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔[1]

سب نے صَفِ مَحشر میں للکار دِیا ہم کو
اے بے کَسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صابر و شاکر نَوجوان:

شام کا وَقْت تھا، رات کی تاریکی آہِستہ آہِستہ ہر شَے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، خُراسان میں ایک بے سازوسامان مسافر ہاتھ میں عصا (لاٹھی) لئے ہر چیز سے بے نیاز، بوسیدہ، موٹا اور کُھردراٹاٹ کا لباس پہنے چلا جارہا تھا، جب آبادی کے قریب پہنچا تو رات گُزارنے کے اِرادے سے ایک ایسے مَقام پر ٹھہرا جہاں بَظاہِر دِین دار نَظر آنے والے کچھ اَفْراد بھی مَوْجُود تھے، جن کے چہرے خُوشحالی و بے فِکری سے دَمک رہے تھے، جیسے ہی ان

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۱۹۲

www.dawateislami.net

کی نَظر اِس مَفْلُوْکُ الْحال (خستہ حال) شَخْص پر پڑی، تو اُن میں سے ایک نے سَخْت لَہجے میں سُوال کیا: "تم کون ہو؟" اُس نے نَرمی سے جواب دیا: مُسافِر ہوں، یہاں رات بَسَر کرنے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ وہ سب قَہقَہہ لگا کر ہنس پڑے اور اُسے حَقارَت سے دیکھتے ہوئے کہا: یہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مُسافِر اُن کی یہ بات سُن کر خُوشی سے کِھل اُٹھا اور جواب میں کہا: واقعی میں تم میں سے نہیں ہوں۔ رات ہوئی تو اُن میں سے ایک نے اُس کے آگے سُوکھی روٹی لا کر رکھ دی اور خود اپنے دوستوں کی اُس مَحفِل میں شریک ہو گیا، جس میں وہ اَنواع واَقسام کی عُمدہ اور لَذِیذ غِذاؤں سے لُطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دُوسرے سے ہَنسی مذاق میں بھی مَشغُول تھے۔ وہ مُسافِر کو سوکھی روٹی کھاتا دیکھ کر ہنستے، خربوزے کھا کر چھلکے اُس پر پھینکتے اور طَعْن و تَشْنِیع کے تیر برساتے رہے یعنی بُرا بھلا کہتے رہے مگر وہ صابِر وشاکِر نَوجوان خُوش دِلی سے اُن کے سِتم برداشت کرتا رہا اور کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برائی کو بھلائی سے ٹالنے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں اپنے ساتھ ناروا و ناپسندیدہ سُلوک پر صَبر کرنے والے وہ بُزرگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ وَلی، حضور داتا گنج بَخْش عَلی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبُوب اور برگُزیدہ بندوں کا یہ مَعمُول ہوتا ہے کہ وہ آنے والی ہر مُصیبت پر صَبر و شُکر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح اپنے بندوں پر بے شُمار نعمتیں نچھاور فرما کر اِحسانِ عَظیم فرماتا ہے اسی طرح بَعض اَوقات اُنہیں مَصائِب

[1]... ماخوذ از کشف المحجوب، باب الملامۃ، ص ۶۶

www.dawateislami.net

وآلام کے اِمتحان میں ڈالتا ہے اور کامیابی کی صُورت میں بُلندیِ درجات اور بے شُمار دُنیوی واُخروی اِنعامات کے ساتھ اَیسوں کو یہ مُژدۂ جاں فِزا بھی سُناتا ہے: ''اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴿۱۵۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ صابِروں کے ساتھ ہے۔(پ۲، البقرۃ:۱۵۳) '' یاد رکھئے! ذاتِ باری تعالیٰ کا قُرب وہ عَظیم نِعمت ہے جس کے حُصُول کی خاطر اَنبیائے کِرام اور اَولیائے عُظام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے ایسی ایسی تکالیف پر صَبر کیا جن کے تَصوُّر سے ہی لَرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہ نِیَّت کرنی چاہیے کہ اگر کوئی مصیبت آئی، کسی نے ہمارا دل دُکھایا یا بَد سُلوکی سے پیش آیا تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بَجائے صَبر سے کام لیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مصائب وآلام پر صبر ورضا کی فضیلت:

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بَندے کے بدَن، اولاد یا مال میں کوئی مصیبت وتکلیف ڈالوں اور وہ صبر ورضا کے ساتھ اُسے قبول کرے تو اب مُجھے حَیا آتی ہے کہ میں قیامت کے دِن اُس کے لیے مِیزان قائم کروں یا اُس کا نامۂ اَعمال کھولوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ دُنیا میں بَظاہِر کڑوے مَحسُوس ہونے والے صَبر کے چند گھونٹ آخِرت میں کیسی مِٹھاس کا سَبَب بنیں گے۔ حضرت سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے ساتھ پیش آنے والی بد سُلوکی پر کمال صَبر کا مُظاہرہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عَظیم مَقامِ وِلایَت عَطا فرمایا کہ آپ کو اِس دُنیا سے پَردہ کیے کم و بیش 973 سال کا عَرصہ بیت چُکا ہے مگر آج بھی کروڑوں مُسلمانوں کے دِلوں میں آپ کی

---

1 ...نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائة، ۲/ ۷۰۰، حدیث: ۹۶۳

www.dawateislami.net

مَحبّت و عَظَمت قائم و دائم ہے، لوگ جَوق دَر جَوق آپ کے مَزارِ پُر اَنوار پر حاضِری کی سَعادَت پاتے اور اپنی خالی جھولیاں مُرادوں سے بھرتے ہیں۔

آیئے! اِس عظیم ہستی کی شان میں، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی منقبت کے کچھ اشعار سُنتے ہیں:

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پیا
آپ کو خواجہ پیا کا واسِطہ داتا پیا
دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹِکٹ
میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا
دولَتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا
کاش میں رویا کروں عِشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا پیے احمد رضا داتا پیا
کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو
فیض کا دریا بہادو سرورا داتا پیا
مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض
میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا[1]

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۳

www.dawateislami.net

آپ کا تعارُف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "عَلی" والِد ماجد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جاملتا ہے۔ آپ کی کُنْیَت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔[1] جبکہ مشہور و معروف لَقَب "گنج بخش" ہے۔ اِس لَقَب کی وَجہِ تَسْمِیَہ (نام رکھنے کی وجہ) کچھ یُوں ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان، سیِّدُنا مُعِینُ الدِّین چشتی اَجْمیری سَنْجَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کچھ عَرْصے تک آپ کے مَزارِ فائِضُ الانْوار پر ٹھہرے رہے اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوضِ باطِنی سے مالامال ہو کر جب اَلْوَداعی فاتحہ کے لیے حاضِر ہُوئے تو زَبانِ مُبارَک پر بے ساختہ یہ شِعْر آگیا:

گنج بخشِ فیضِ عالَم، مظہرِ نُورِ خُدا ناقِصاں را پیرِ کامِل، کامِلاں را رَہنُما[2]

سُلطانُ الہِند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبانِ مُبارَک سے نِکلا ہوا لَقَب "گنج بخش" آج پورے بَرِّصَغیر میں گُونج رہا ہے۔ یہاں تک کہ بَعْض لوگ تو آپ کے اِسْمِ مُبارَک (نام) سے بھی ناواقِف ہوتے ہیں اور مَحْض "داتا گنج بخش" کے لَقَب سے ہی یاد کرتے ہیں۔[3]

داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر میں ہُوئی۔ کچھ عَرْصے بعد آپ کا خاندان مَحَلّہ ہجویر مُنْتَقِل ہو گیا، اِسی نِسبَت سے ہجویری کہلاتے ہیں۔

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...ماخوذ از بزرگان لاہور، ص ۲۲۲۔ سفینۃ الاولیاء، حضرت شیخ پیر علی ہجویری، ص ۱۶۴
2. ...ماخوذ از محفل اولیاء، ص ۳۸۸
3. ...معارف ہجویریہ، ۲/ ۵۰
4. ...وسائل بخشش مرمم، ص ۵۳۳

www.dawateislami.net

راہِ خُدا میں سفر:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زمانے کے کئی عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت (یعنی بلند رُتبہ) ائمۂ طریقت و شریعت سے علم و مَعرِفت کے جام پیے اور عُمر کا ایک بڑا حِصّہ سَفَر میں گُزارا، جس کا مَقْصَد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مِلنا، اُن سے فَیض یاب ہونا اور اپنے نَفْس کو مشقتوں اور تکلیفوں کا عادی بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشْنُودی پانا تھا۔ آپ نے کِرمان، سِیستان، تُرکِستان، ماوَراءَ النَّہر، خُوزِستان، طَبَرِستان، آذربیجان، فارس، عِراق، شام، فلسطین اور حجازِ مُقدّس سمیت کئی مُلکوں کا سَفَر کیا۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جَواں عُمری ہی میں عُلومِ ظاہِری کی تکمیل کر چکے تھے، آپ کے عِلمی مَقام کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مَرتبہ سُلطان محمود غزنوی کی مَوجُودگی میں حضرت سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غَیر مُسلِم فَلسَفی سے مُکالَمہ ہوا تو آپ نے اپنی عِلمی قابِلیَّت سے زَبردَست جوابات کے ذَرِیعے اُسے خاموش کر دیا حالانکہ اُس وَقْت آپ کی عُمر زِیادہ نہ تھی۔ اِس مُکالَمے کو سُلطان محمود غزنوی کی زِندگی کے آخِری سال میں بھی فَرض کیا جائے تو اُس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عُمرِ مُبارک تقریباً 20 سال بنتی ہے۔[2]

میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں
کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پیا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ماخوذ از اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، داتا گنج بخش، ۹/ ۹۴

2 ...کشف المحجوب مترجم (ضیاء القرآن)، پیش لفظ، ص ۱۲، ملخصًا

3 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۴

www.dawateislami.net

علمِ دِین کے حُصُول کا شوق:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دین حاصِل کرنے کا کس قدر شوق تھا؟ علمِ دین کے حُصُول کی خاطِر آپ نے عِراق، شام اور حجازِ مُقدّس سمیت 10 سے زائد مَمالِک کا سَفَر کیا اور اِس راہِ پُرخار میں کئی ناخوشگوار واقِعات سے بھی ہمکنار ہوئے مگر صَبر و رِضا کے پیکر اور رَبِّ تعالٰی کے شُکر گُزار رہے۔ اب ذرا غَور کیجئے کہ ایک طرف تو ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ حُصُولِ علمِ دِین کے ذَرائع اِنتہائی دُشوار ہونے کے باوُجُود یہ مُبارَک ہستیاں تَن دَہی (محنت و لگن) سے علمِ دین حاصِل کرتے رہے اور لوگوں میں نیکی کی دَعوَت عام کرتے رہے، اس کے برعکس ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آج اِس تَرَقّی یافتہ دور میں جبکہ علمِ دین حاصِل کرنا اِنتہائی آسان ہو چکا ہے، تمام تر سہُولتوں اور آسائشوں کے باوُجُود بھی ہم علمِ دین سے دُور ہیں حتّٰی کہ فَرض عُلوم سیکھنے کی بھی فُرصت نہیں۔ ہم خُود کو اور اپنی اَولاد کو دُنیَوی فَوائِد دلوانے کے لیے عُلوم و فُنُون تو سِکھاتے ہیں تاکہ اَعلٰی ڈِگری حاصِل کر کے ہمارا نام رَوشَن ہونے کے ساتھ ساتھ اولاد کا عارضی مُستقبل بھی روشن ہو مگر اَفسوس! ہمیں اپنی آخِرت سَنوارنے کی بالکل فِکْر نہیں۔ یاد رکھئے! علمِ دین سیکھنا ہر مُسلمان مَرد و عَورت پر فَرض ہے۔

کتنا علم سیکھنا فَرض ہے؟

حَدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان پر فَرض ہے۔[1]

1... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴

www.dawateislami.net

شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ 342 پر تحریر فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا اُس کا آسان لفظوں میں مختصر اًخُلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلین واَہم تَرین فَرض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائد کا عِلم حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحیحُ العَقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض و شَرائِط و مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشریف آوَری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالکِ نِصاب نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائِلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُوری مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل وبالِغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کے لئے مَسائِلِ حَلال و حَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائِلِ قَلْب (باطنی مسائل) یعنی فرائِضِ قَلْبِیَّہ (باطنی فَرائض) مَثَلاً عاجِزی واِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فَرائِض سے ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ دِین کا بُنیادی عِلْم نہ سیکھنا آخرت کی تَباہی

---

1 ...ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۶۲۳

www.dawateislami.net

وبَربادی کا سَبَب بن سکتا ہے کیونکہ جب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، تجارت، مَزدُوری اور دیگر مُعامَلات کے بارے میں دِینی مَعلُومات نہ ہوں گی تو یقیناً ان کاموں میں شَرعی غَلَطیاں بھی سرزد ہو جائیں گی جن کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کی اِن اَنمول ساعَتوں کو غَنیمَت جانتے ہوئے حُصُولِ عِلمِ دین کے لئے کوشاں رہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنت بننے، گُناہوں سے بچنے اور آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

گو ذلیل و خوار ہوں پاپی ہوں میں بدکار ہوں
آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرکز الاولیاء میں تشریف آوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا یہ وہ عظیم کام ہے کہ جس کی تکمیل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وقتاً فوقتاً انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اِس دُنیا میں مَبعُوث فرمایا۔ حتّٰی کہ تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِسی مقصد کے لیے اِس دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے بعد اُمّت کو نیکی کی دَعوَت دینے اور ان کی تربیت کا یہی کام بارگاہِ نبوّت کے براہِ راست تربیت یافتہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ ان کے بعد بھی ہر دور میں بُزرگانِ دین نے اسلامی تعلیمات کے نُور سے لوگوں کے دِلوں کو مُنوّر کیا۔ حضرت سیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اسی مقصد کو اپنا شِعار بنایا اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فَریضے کو نبھانے کے لیے مرکز الاولیاء (لاہور) پہنچے۔ آپ نے لاہور میں عِلم و حِکمت

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۴

www.dawateislami.net

کے ایسے دَریا بہائے کہ وہ شہر جو پہلے کُفر اور شِرک کے اندھیروں میں ڈُوبا ہوا تھا اب قلعۂ اِسلام بن گیا، آپ کے حُسنِ اَخلاق، حُسنِ کِردار اور نَرم گُفتار سے کئی دلوں میں آپ کی مَحبَّت راسخ ہوگئی۔ مرکز الاولیاء (لاہور) میں آپ کے قیام کی مُدّت تقریباً 30 سال ہے۔[1]

اس سارے عَرصے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَب و روز دِین کی تبلیغ میں مَشغُول رہے، آپ کی بے داغ سِیرت، دِلکش گُفتگو، پُرنُور شَخْصِیَت اور دِلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالیہ لوگوں کو کفر و ضَلالَت (گمراہی) کی دَلدَل سے نِکال کر ہِدایَت کی راہ پر گامزن کرتے رہے۔ لاہور میں آپ نے اپنی قِیام گاہ کے پاس ہی ایک جگہ مَسجِد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مسجد کی تعمیر کے وَقْت آپ نے خود مزدوروں کی طرح کام کیا اور بڑی مَحبَّت اور جَذبے سے اس کی تعمیر میں پیش پیش رہے، شہر لاہور کی یہ پہلی مسجد تھی جو ایک وَلِیُّ اللہ کے ہاتھوں تعمیر ہوئی۔[2]

حضرت سیِّدُنا داتا گنج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی خُوب مَحبَّت و لگن سے خدمتِ دین کا کام سر انجام دیا، دُکھی اِنسانِیَّت کو اَمن و سُکون کا پَیغام دیا اور اپنے مُریدین و مُحِبِّین کی دِینی و دُنیاوی حاجتوں کو پُورا فرمایا۔ آج بھی آپ اپنے مَزارِ فائضُ الاَنوار سے اپنے عقیدت مندوں کی حاجَت رَوائی فرماتے، ان کی پریشانیاں حل فرماتے اور اپنے رُوحانی فیضان سے جسے چاہتے ہیں مالامال کرتے ہیں۔

میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیبِ عاصیاں
ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ماخوذ از اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۸
2 ...ماخوذ از اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۹
3 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۴

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مَزارات پر حاضِری کی بَرَکت سے دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، مُشکِلات و مَصائِب سے نَجات ملتی ہے، خاص اِس نَظریے سے اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے مَزارات پر جانا بھی ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا داتا گنج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ مَعْمُول تھا کہ آپ بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے مَزارات پر حاضِری دیتے تھے اور مَزارات پر حاضِری کے سلسلے میں آپ نے اپنے کئی واقِعات اپنی مَشْہور و مَعْرُوف کِتاب "کَشْفُ الْمَحْجُوب" میں دَرْج کیے ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند واقعات سنتے ہیں:

داتا صاحب اور حاضِریِ مزارات:

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا داتا گنج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں ایک روز سفر کرتا ہوا ملکِ شام میں مُؤَذِّنِ رسول حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خود کو مَکَّۂ مُعَظَّمہ میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحَبَّت سے بے قرار ہو کر آپ کی طرف دوڑا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قوتِ باطنی اور عِلمِ غیب کے ذریعے میری حیرت و اِسْتِعْجاب (تعجب) کی کیفیت جان گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔[1]

1... کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتهم من... الخ، ص ۱۰۱

www.dawateislami.net

﴿2﴾... آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک مُشْکِل دَرپیش ہوئی، میں نے اُس کے حل کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اِس سے قَبْل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی تو میں نے حضرت شیخ ابویزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار شَریف پر حاضِری دی تھی اور میری وہ مُشْکِل آسان ہوگئی تھی۔ اس مرتبہ بھی میں نے اِرادہ کیا کہ وہاں حاضِری دُوں۔ چنانچہ اپنی مشکل کے حل کے لیے تین ماہ تک اُن کے مَزار مُبارَک پر چلّہ کَشی کی۔[1]

﴿3﴾... حُضُور داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَبُوالعباس قاسم بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آج تک ان کا مَزار "مَرْوَ" (تُرکمانستان) میں مَوْجُود ہے اور بہت مَشْہور و مَعْروف ہے، لوگ وہاں مُرادیں مانگنے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مُشْکِلات حَل کرنے کے لیے ان سے طالِبِ اِمداد ہوتے ہیں تو اُن کی اِمداد کی جاتی ہے، یہ بات بہت مُجَرَّب (یعنی کئی بار کی آزمائی ہوئی) ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کِرام حَیات ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نہ صرف مَزارات پر جانا باعثِ برکت ہے بلکہ وہاں مُشْکِلات بھی حَل ہوتی ہیں اور یہ سب صاحِبِ مَزار ہی کا فَیْضان ہوتا ہے۔ مُمکِن ہے کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا فیض کیسے مِل سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو وَفات پا چکے ہوتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عِنایات سے مَزارات میں نہ صرف حَیات

1... کشف المحجوب، باب الملامة، ص ۶۵

2... کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتهم من... الخ، ص ۱۶۵

www.dawateislami.net

ہوتے ہیں بلکہ زائِرِین (اپنے مَزارات کی زِیارت کرنے والوں) کی ہِدایت و مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا علامہ اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیا، اَولیا اور شُہَدا کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو متغیر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے جِسموں کو اِس خَرابی سے جو گوشت کے گَلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، مَحْفُوظ رکھا ہے۔[1]

شَیْخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا اِس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پروَردگار کے پاس زِندہ ہیں اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اس کا شُعُور نہیں۔[2]

حضرت علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (زِندگی و مَوت) میں اَصْلاً (کوئی) فَرْق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔[3]

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے؟ قَید سے چُھوٹے وہ اپنے گھر گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان جَلِیلُ القَدْر ائمۂ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی تَصْرِیحات سے یہ مَعلُوم ہوا کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، شُہَدائے عُظام اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سب اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہوتے ہیں اور تَصَرُّف بھی فرماتے ہیں۔ اسی لیے صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے عُلَما و اکابرین کا یہ مَعمُول رہا ہے کہ وہ اپنی مُشکِلات کے حَل کے لیے مَزاراتِ مُقَدَّسہ پر حاضِری دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس بارے میں تین

---

1 ... روح البیان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/ ۴۳۹

2 ... اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۳/ ۴۲۳

3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۴۵۹، تحت الحدیث: ۱۳۶۶

www.dawateislami.net

اقوالِ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سنتے ہیں۔ چنانچہ

حاضریِ مزارات، برکت کا سبب:

﴿1﴾... مشہور حَنْبَلی مُحدِّث حضرت سیِّدُنا امام خَلّال ابو بکر احمد بن محمد بَغْدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی مُعاملہ دَرپیش ہوتا ہے میں اِمام مُوسیٰ کاظِم بن جَعْفَر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مَزار پر حاضِر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مُشْکِل آسان کر کے مجھے میری مُراد عَطا فرما دیتا ہے۔[1]

﴿2﴾... کروڑوں شافِعیّوں کے پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجَت پیش آتی ہے تو میں دو رَکْعَت نَماز ادا کر کے امامِ اَعْظم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ پُر اَنْوار پر جا کر دُعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری فرما دیتا ہے۔[2]

﴿3﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجَت تھی اور میں کافی تنگدَسْت بھی تھا۔ میں نے سیِّدُنا مَعرُوف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبرِ اَنور پر حاضِری دی، تین بار سورۂ اِخلاص پڑھی اور اس کا ثَواب آپ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بَیان کی۔ جُوں ہی میں وہاں سے واپس آیا تو میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... تاریخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ما ذکر فی مقابر بغداد... الخ، ۱/ ۱۳۳

2... الخیرات الحسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴

3... الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون فی مناقب معروف الکرخی، ص ۱۸۸

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے مَعلُوم ہوا کہ اولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے مَزارات پر دُعائیں قبُول ہوتی ہیں، نیز بُزرگانِ دین اور اَولیائے کرام کو ایصالِ ثَواب کرنے کی اَہمیَّت بھی پتا چلی، لہٰذا ہمارا بھی یہ معمول ہونا چاہئے کہ جب بھی کسی بُزرگ کے مَزار شریف پر حاضِری کا شَرَف حاصِل ہو تو صاحِبِ مَزار کو ایصالِ ثواب بھی ضرور کیا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بڑی بَرکتیں ملیں گی۔

ایصالِ ثواب کی اہمیت:

حضرت سیِّدُنا ابو القاسم قُشَیْرِی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نَقْل فرماتے ہیں: ایک بُزرگ کا بَیان ہے کہ میں حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ بَصریہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کے حَق میں دُعا کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: "تمہارے تحائِف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثَواب) نُور کے تھالوں میں نورانی رومالوں سے ڈھانپے ہوئے ہمارے پاس آتے ہیں۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے برکتیں حاصِل کرنے کے لیے ان کے مَزارات پر حاضِری کے بھی کچھ آداب ہیں۔ حاضِری سے پہلے کیا کیا اچھی نیتیں ہونی چاہییں؟ مَزارات پر جاکر کیا دُعائیں مانگنی چاہئیں؟ مَزارات پر حاضِری کے کیا کیا فوائد ہیں؟ وغیرہ وغیرہ یہ سب جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه کا مطبوعہ 48 صَفْحات پر مُشْتَمِل رسالہ "**مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات**" هَدِیَّةً حاصِل کرکے مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات میں کافی اضافہ ہوگا۔ آیئے اِسی رسالے کے صفحہ 6 اور 16 سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سنتے ہیں:

---

1 ... رسالہ قشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۴

www.dawateislami.net

مَزارات پر حاضری کے آداب:

(اگر کوئی شَخْص ولیُّ اللہ کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غَیر مکروہ وَقْت میں) دو رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحِبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بَہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔[1] پھر اچھی اچھی نیّتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے) مَزاراتِ طیّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئن۔تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (یعنی درمیانی) آواز میں (اِس طرح) سَلام عَرْض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، پھر "دُرُودِ غَوْثِیہ" تین بار، اَلْحَمْد شریف ایک بار، اٰیَۃُ الْکُرْسِی ایک بار، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص سات بار، پھر "دُرُودِ غَوْثِیہ" سات بار اور وَقْت فُرْصت دے تو سُوْرَۂ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثَواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز (اور) شرعی ہو اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحِبِ مَزار کی رُوح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کر کے واپَس آئے۔[2]

---

1 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور... الخ، ۵/ ۳۵۰

2 ... ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۹/ ۵۲۲

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ مَزاراتِ اَوْلیا پر نیاز بھی تقسیم کی جاتی ہے، یہ بھی صاحِبِ مَزار کو ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے نِیاز وغیرہ تقسیم کرنے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چنانچہ

لنگر وغیرہ بانٹنا باعث اجر ہے:

اَعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 521 پر لکھتے ہیں: کھانا کھلانا، لنگر بانٹنا بھی مَنْدُوب (یعنی اچھا عمل) و باعِثِ اَجْر ہے، حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللہَ یُبَاھِیْ مَلٰٓئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، فِرِشتوں پر مُباہات (یعنی فَخْر) فرماتا ہے۔[1]

نیاز تقسیم کرنے کی اِحتیاطیں:

لیکن لنگر تقسیم کرتے ہوئے اِس بات کا خَیال ضَرور رکھئے کہ کسی بھی طرح لنگر کی بے حُرمَتی و بے ادبی نہ ہو، نہ پاؤں میں آئے، نہ مَزار شریف کا فَرش آلودہ ہو، دھکم پیل سے بچنے کے لئے اسلامی بھائیوں کو بٹھا کر یا قِطار بنا کر لنگر تقسیم کیا جائے، آنے والے زائرین کے حُقُوق کا خَیال رکھا جائے کہ لنگر تقسیم کرنے کی وجہ سے انہیں حاضِری دینے میں کسی قِسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاص طور پر مَزار شریف کی تعظیم کا مکمل اِہتمام کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک طرف تو لنگر تقسیم کر کے اَجْر و ثَواب کے مُسْتَحِق بنیں اور دوسری طرف مَزار شریف کی بے اَدَبی کے مُرتکِب ہو جائیں۔ کھانے کی نِیاز کے ساتھ ساتھ مَکْنَسَۃ

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترغیب فی اطعام الطعام... الخ، ۱/۴۴۷، حدیث: ۱۴۱۶

www.dawateislami.net

اَلْمَدِیْنہ کی مَطْبُوعہ کُتُب ورَسائِل تقسیم کرکے بھی بے شُمار ثَوابِ جارِیہ صاحِبِ مَزار کی خدمت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔[1]

کھانا گِر جائے تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نہ صرف مَزار شریف میں لنگر تقسیم کرتے ہوئے بلکہ ہر جگہ کھانا کھاتے اور کھلاتے ہوئے اِحتیاط کرنی چاہیے کہ کہیں کھانے کے دانے وغیرہ ضائع نہ ہو جائیں۔ اگر کہیں کوئی لُقمہ گِر جائے اور تنقیصِ عوام (لوگوں کی نفرت) کا اندیشہ بھی نہ ہو اور لقمہ ایسا ہو جس کا صاف کرنا ممکن ہو تو لوگوں کی پروا کئے بِغَیر بِلا جھجک اُٹھا کر (صاف کرکے) کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

روٹی وغیرہ کا احترام کرو:

اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کَون ومَکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھالیا اور ارشاد فرمایا: عائشہ! اچھّی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قَوم سے بھاگی ہے تو لَوٹ کر نہیں آئی۔[2]

کھانا ضائع مت کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحترام نہ کرنے کی یہ سزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مُسلمان ایسا ہو جو روٹی

1 ... مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص ۱۷

2 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، ۴/۴۹، حدیث: ۳۳۵۳

www.dawateislami.net

ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِل سوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی نیاز کے تبرّکات۔ افسوس صَد کروڑ افسوس! دَستر خوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مسالا برابر صاف نہیں کیا جاتا، گرم مسالے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بہُت سارا بچا ہوا کھانا عُموماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے، برائے مہربانی! اُس سے تَوبہ کر لیجئے، آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قَطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کر لیجئے۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْم! قِیامت میں ذرّے ذرّے کا حِساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حِساب کی تاب نہیں رکھتا لہٰذا سچّی تَوبہ کر لیجئے۔ دُرُودِ پاک پڑھ کر عَرض کیجئے: یا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا، اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں اور تیری عَطا کردہ تَوفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مصطَفٰے! میری تَوبہ قَبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔[1]

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت و کردار کے مُتَعَلِّق بیان سنا۔ آپ پانچویں صدی ہجری کے وہ عظیمُ الشان بُزرگ

1... فیضانِ سنت، ص ۲۵۴

ہیں جن کو اِس دُنیا سے پَردہ کیے کم و بیش 973 سال کا عَرصہ بِیت چُکا ہے مگر آپ کی علمی و رُوحانی چمک دَمک میں آج بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ لاکھوں مُسلمانوں میں آپ کا فیضان جاری و ساری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اَصْل وطن اَفْغانِستان کا شہر غزنی ہے، لیکن لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کے لیے آپ نے اپنا وطن چھوڑ کر ایک اَنْجان شہر میں اِقامت اِختیار فرمائی۔ اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ہر ماہ کم اَز کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے اور اس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خَندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے خوب خوب سُنّتوں کی خِدمت کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ ہر شُعبے سے مُنسلک اَفراد پر اَحسن انداز میں اِنفرادی کوشش کرنی چاہیے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُختلف شعبہ جات میں خِدمتِ دین کا کام سر اَنجام دے رہی ہے وہیں کھلاڑیوں کی اِصلاح و تربِیَت کے لیے بھی ایک شعبہ بنام **"مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنسلک افراد میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو اِس مدنی مقصد کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی خدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں قرآن و سُنّت کا پیغام پہنچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا آغاز بعد نمازِ مَغْرِب سورۂ مُلک کی تِلاوت سے ہوتا ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے ہے: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! قرآن کریم کی ایک آیت سننے کا اجر شَبِیر پہاڑ کے برابر صدقہ کرنے سے زیادہ ہے۔[1]

غور کیجئے! جب ایک آیت سننے کا اتنا فائدہ ہے تو مکمل سُورت کا سننا کس قدر اَجر و ثواب کا باعث ہو گا۔ اجتماع میں تِلاوت کے بعد نَعْت شریف پڑھی جاتی ہے۔ نَعْت پڑھنے اور سننے کے بھی کیا کہنے؟ سرکارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعْت پڑھنا حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخصوص حضرت سیِّدُنا حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سنّت اور نَعْت سُننا خود پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ کریمہ ہے۔ اس کے بعد سُنّتوں بھرے بَیان کی ترکیب ہوتی ہے جس میں عِلمِ دین کے بیش قیمت موتی چننے کو ملتے ہیں۔ عِلمِ دین حاصِل کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ مُصْطَفٰے ہے: سب سے

---

1 ... مسند فردوس، ۴/ ۳۶۷، حدیث: ۷۰۶۱

www.dawateislami.net

افضل صَدَقہ یہ ہے کہ مُسلمان علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔[1]

پھر ذِکر و دُعا اور صَلوٰۃ و سَلام ہوتا ہے۔ اس کے بعد نمازِ عشاء اور نماز کے بعد حلقے لگتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر سُنّتیں اور آداب بتائے جاتے ہیں، کوئی ایک دُعا یاد کروائی جاتی ہے، فکرِ مدینہ کا مدنی حلقہ ہوتا ہے۔ پھر وقفۂ آرام، خوش نصیب عاشقانِ رسول رات اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد نمازِ تہجد کی برکات لُوٹتے ہیں، اذانِ فجر کے بعد صدائے مدینہ، نمازِ فجر باجماعت، نماز کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور پھر مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے اِشراق و چاشت کی سعادت پانے کے بعد صلوٰۃ و سلام پر اجتماع کا اِختتام ہو جاتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر کثیر عاشقانِ رسول سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت ہمارے لئے کس قدر باعثِ اَجر و ثواب ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی التجا ہے کہ سُستی اُڑائیے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنائیے اور ڈھیروں ثواب کے حَق دار بن جائیے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی برکت کا اندازہ اِس مَدَنی بہار سے لگائیے۔

سنتوں بھرے اجتماع کی مَدَنی بہار:

مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاقے ملتان روڈ کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ میں لاابالی (بے فکر) اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور قوّالوں کی نقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔ شادی و دیگر تقریبات

[1] ... ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۲۴۳

www.dawateislami.net

میں مزاحیہ چُٹکلے اور فلمی غزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا میرا محبُوب مشغلہ تھا۔ اسکول کا زمانہ تھا، ایک باعمامہ اسلامی بھائی اکثر بڑے بھائی جان سے ملنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں اُن کی دعوت پر جُمعرات کو سنّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچا، مجھے بہُت اچّھا لگا۔ یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی کے ساتھ مخالفت کی حتّٰی کہ بسا اوقات مَعَاذَاللہ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔ درس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوادیں، داڑھی ابھی نکلی نہیں تھی، مگر سجانے کی نیّت کر لی تھی۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آہستہ آہستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا، وہ گھر والے جو سنّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازت نہیں دیتے تھے، انہوں نے مجھے یکمُشت 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازت دے دی۔ گھر میں اسلامی بہنوں کا اِجتماع شُروع ہو گیا اور والِد صاحب نے بھی داڑھی سجالی۔[1]

گرچہ فنکار ہو، قافلے میں چلو — گو گلو کار ہو، قافلے میں چلو
خُلد در کار ہو، قافلے میں چلو — فضلِ غفّار ہو، قافلے میں چلو

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۰۷، ملخصًا

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب:

...سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنّت ہے[2] (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے)۔ ...چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔[3] ...جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[4] ...قِبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[5] ...سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واُستاذ کی نشست پر ان کی غَیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[6] ...جب

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۸

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس متربعا، ۴/ ۳۴۵، حدیث: ۴۸۵۰

4 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/ ۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

5 ...ابو داود، کتاب الجنائز، باب الجلوس عند القبر، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۳۲۱۲

6 ...فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۴۲۴

www.dawateislami.net

کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔[1]...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے قدَم آرام پائیں گے۔[2]... مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خَیر و مَجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کے لئے اُس خَیر پر مہر لگادی جائے گی۔ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خُوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف تَوبہ کرتا ہوں۔[3]...جب کوئی عالِمِ باعمل یا مُتّقی شخص یا سیِّد صاحِب یا والِدَین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب (کا کام) ہے۔ منقول ہے کہ "بُزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور اِستِقبال جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔"[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[5]

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی التحلق، ۴/ ۳۳۹، حدیث: ۴۸۲۵، بتغیر قلیل

2... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۴/ ۹۰، حدیث: ۷۵۶۸

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/ ۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

4... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۰

5... وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

www.dawateislami.net

شہد کی مکھی کے کاٹے کا علاج

شہد کی مکھی اور دیگر کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کے پانچ(5) علاج:

(1)... شہد کی مکھی جب کاٹ لے تو فوراً اپنا یا کسی مسلمان کا تُھوک لگالیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ درد میں کمی آجائے گی بلکہ ہر قسم کے کیڑے مکوڑے حتّٰی کہ سانپ اور بچھو کے کاٹے پر بھی انسانی تُھوک لگانا مفید ہے۔

(2)... سانپ، بچھو، شہد کی مکھی یا کوئی سا بھی زہریلا جانور کاٹ لے، تو پانی میں نمک ملا کر ڈنک کی جگہ پر لگائیے بلکہ ممکن ہو تو وہ جگہ اُس نمک والے پانی میں ڈبو دیجیے اور مُعَوِّذَتَین یعنی سورۃُ الفلق اور سورۃُ النّاس پڑھ کر دَم کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔

(3)... اگر آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں شہد کی مکھیاں یا بچھو ہوتے ہیں تو پیاز کا رس 3 تولہ (تقریباً 35 گرام)، اَن بجھا چونا 4 گرام، نوشادر ایک تولہ (تقریباً 12 گرام) باہم ملا کر نِتھار (چھان) کر اپنے پاس محفوظ کر لیجیے اور بوقتِ ضَرورت بچھو اور شہد کی مکھی کے کاٹنے کے مقام پر لگائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔

(4)... اگر شہد کی مکھی کاٹ لے تو اس پر پیاز کا ٹکڑا باندھ لیجیے۔ گرم پانی یا آگ سے جل جانے کی صورت میں بھی یہی طریقہ اختیار کیجیے۔

(5)... اگر بچھو یا شہد کی مکھی وغیرہ کاٹ لے تو اس پر پیاز کاٹ کر یا مسل کر لگائیے اور نمک لگا کر پیاز کھلائیے۔

یاد رہے! پیاز یا لہسن کھانے یا لگانے کی صورت میں جب تک بدبو ختم نہ ہو مسجد میں جانا منع ہے لہٰذا ایسے علاج بغیر شدید حاجت کے جماعت قائم ہونے کا وقت قریب ہو تو نہ کئے جائیں اور جب ایسا علاج کریں تو بدبو ختم ہونے تک مسجد نہ جائیں۔ مزید تفصیلات جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**مسجدیں خوشبودار رکھیے**" کا مطالعہ کیجیے۔

(تجدید ایمان و تجدید نکاح کا آسان طریقہ "فیضان مدنی مذاکرہ: قسط 18"، ص ۱۵ تا ۱۶)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شَبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شُمار دُرود

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینہ منورہ میں حضور نَبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مَطْلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامَنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

---

1 ...مسند فردوس، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۶۸۵

www.dawateislami.net

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں[1]

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گُلزار تشریف لا رہے ہیں۔

مَقْطَع یعنی آخری شعر میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مائیگی (بے۔ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں[2]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مِصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمالِ انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرض کر کے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشَرَّف ہوئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... حدائقِ بخشش، ص۹۹

2... حدائقِ بخشش، ص۱۰۰

3... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۹۲

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عشقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذکرِ رسول کو گویا اپنا مقصد بنا رکھا تھا، ساری عُمر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عشقِ رسول میں گرماتے رہے اور اُن کے دِل میں عشقِ حبیب کے دِیے جلاتے رہے۔ نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و ناموس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشقِ صادِق تھے لہٰذا دِیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے اَشعار اُس پاک بارگاہ میں پیش کر دیئے۔ رِقّت و سوز سے بھرپور اَشعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کو جوش آیا اور آپ نے اپنے دیدار کا شربت پِلا کر گویا اعلیٰ حضرت کے عاشقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگا دی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک — عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا — واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور محبّت کسے کہتے ہیں؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محبّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "محبّت" کہلاتا ہے اور

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶

www.dawateislami.net

جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت شدید) ہو جائے تو اُسے "عشق" کہتے ہیں۔[1]

یعنی کسی پسندیدہ چیز سے تعلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔

اللہ و رسول سے عشق و محبت کا مطلب:

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔

محبت کی علامت:

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور مَحَبَّتِ قرآن کی علامت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور مَحَبَّتِ رسول کی علامت ان کی سُنّت سے مَحَبَّت کرنا ہے اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت آخرت سے مَحَبَّت کرنا ہے اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت اپنے آپ سے مَحَبَّت کرنا ہے اور خود سے مَحَبَّت کی علامت دنیا سے بغض رکھنا ہے اور دنیا سے بغض کی علامت اس سے بقدرِ ضرورت کے علاوہ کچھ نہ لینا ہے۔[2]

عشقِ رسول کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سچا عاشقِ رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں زندگی

1... احیاء العلوم، کتاب المحبة والشوق... الخ، بیان حقیقة المحبة... الخ، ۵/ ۶

2... تفسیر قرطبی، پ۳، ال عمران، تحت الآیة: ۳۱، ۴/ ۴۷

www.dawateislami.net

گزارتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مُصْطَفٰے کو دُنیا کی مرغوب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں انہیں یہ عظیمُ الشان اِنعامات حاصل ہوتے ہیں:

﴿...﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کے دِلوں میں ایمان راسخ فرمادیتا ہے۔ ﴿...﴾ ان کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے۔ ﴿...﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔ ﴿...﴾ اِنہیں ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ﴿...﴾ ایسے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔ ﴿...﴾ منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں بلکہ امید وخیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔ ﴿...﴾ سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہوجاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارُف:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے محلے جَسُولی میں ۱۰ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی ہفتہ کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔[2]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیۂ کریمہ سے اپنا سنِّ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی۔

---

1 ...پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲

2 ...حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۵۸

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسْلک کے اعتبار سے حَنَفِی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دادا جان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، والِدہ ماجِدہ مَحَبَّت میں "اَمَّن میاں" فرمایا کرتی تھیں، والد ماجِد اور دوسرے رشتے دار "احمد میاں" کے نام سے پُکارا کرتے تھے، دادا جان نے آپ کا نام "احمد رضا" رکھا، آپ کا تاریخی نام "اَلْمُخْتَار" ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے "عَبْدُ المصطفٰے" لکھا کرتے تھے۔[2] جس سے آپ کے عِشْقِ رسول کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ چُنانچہ اپنے نعتیہ دِیوان "حَدائقِ بخشش" میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مُصْطَفٰے"
تیرے لئے اَمان ہے، تیرے لئے اَمان ہے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے القابات:

امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلْقابات میں سے مشہور ترین لَقَب "اعلیٰ حضرت" ہے۔ یہ لَقَب آپ کی ذات کے ساتھ اِس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے ذِہن فوراً آپ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اہلِ سُنّت آپ کو اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ

---

1 ... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۶۷ ملخصاً
2 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۷۷ ملخصاً
3 ... حدائقِ بخشش، ص ۱۷۹

www.dawateislami.net

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"تذکرۂ امام احمد رضا"** میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر اِن القابات واَلْفاظ کے ساتھ فرمایا ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت، وَلیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و ملّت، حامیِ سُنَّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر و برکت۔

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنَّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالِمِ دِین صاحِبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ کے فتاویٰ، ملفوظات اور نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر ذی شُعُور یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عِشْقِ رسول آپ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا۔ آپ نے عُمْر بھر محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و تَوْصِیف بیان کی، آپ کی ذاتِ سِتُودہ صفات (یعنی قابلِ تعریف خوبیوں کی مالک ہستی) پر اِعْتِراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشْقِ مُصْطَفٰے کی شمع لوگوں کے دلوں میں روشن کرنا آپ کا بُنیادی مَقْصَد تھا۔ آپ کے نَعْتِیہ دیوان **"حدائقِ بخشش شریف"** کا ہر ہر شعر آپ کے عِشْقِ رسول کی عکّاسی کرتا نظر آتا ہے۔ آپ کے عِشْقِ رسول کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کے نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کے نام، نامِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رکھے۔[2]

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶

2... ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص۷۳ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارکہ سُنَّتِ مُصْطَفٰے کی حقیقی معنٰی میں آئینہ دار تھی، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا سب سنّت کے مُطابق ہوتا تھا۔ سنّتوں سے مَحَبَّت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ کہیں مَدْعُو (دعوت پر بلائے گئے) تھے، کھانا لگا دِیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارکہ ہے، اِس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔[1]

مجھ کو میٹھے مُصْطَفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشق نے کڑوی ککڑی کھانا گوارا کر لیا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ چیز ککڑی کھا کر مُنہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اِظْہار کرے، یقیناً یہ آپ

1... فیضانِ سنت، ص ۴۵۷

www.dawateislami.net

کی حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی سُنّت سے سچی مَحَبَّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت تھا کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت سے مَحَبَّت کرتا ہے درحقیقت وہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے مَحَبَّت کرتا ہے جیسا کہ

سنّت سے محبت کی فضیلت:

مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتباعِ سُنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قُرب نصیب ہوتا، دونوں جہاں میں سرفرازی وسُرخروئی ملتی، عِشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

حدیث شریف کا ادب واحترام:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی مَحَبَّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے اِنتہا اَدب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث اَدب کے ساتھ دو زانوں بیٹھ کر دیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وُضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرح ووضاحت کے دوران اگر کوئی شَخْص بات کاٹنے کی کوشش کرتا تو سخت ناراض ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک غُصّے کی وجہ سے سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔[2]

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۶ ملخصاً

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے اَدَب و اِحْتِرام کا خاص خیال رکھا کریں نیز قرآن و حدیث اور سُنّتوں بھرے بیانات سُنتے ہوئے بھرپُور توجّہ اور تمام تر آداب کا خیال رکھیں اور بے اَدَبی اور غفلت و لاپروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے کہ اَدَب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے اَدَبی ناکامیوں اور مَحْرُومیوں کی دَلْدَل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل تو ہر طرف بے اَدَبی کا دَور دَورہ ہے بالخُصُوص مُبارک اَسماء اور مُقَدَّس اَوْراق کا اَدَب و اِحْتِرام تو اب تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے۔ بسا اوقات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسمائے مبارکہ اور آیاتِ قرآنیہ والے اَوْراق سرِ راہ بلکہ مَعَاذَاللّٰہ گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت نشان میں جان بُوجھ کر یا بے توجُّہی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں جو آپ کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بااَدَب بنائے اور بے اَدَبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سَدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[1]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص کرم تھا کہ آپ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خُود اَدَب کو بھی اس پر ناز رہے گا، یوں تو آپ تمام مُبارک ہستیوں کا دل و جان سے اَدَب بجالاتے مگر پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو بہت زیادہ اَدَب کا لحاظ رکھا

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

www.dawateislami.net

کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے مَعَاذَاللہ شانِ رسالت میں بے اَدَبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اَقدس میں کمی کی بُو بھی محسوس ہوتی تو فوراً تنبیہ فرماتے نیز اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آیئے! اِس ضمن میں دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

اَسمائے مقدّسہ کا اَدب:

ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے مولانا حَسَنَیْن رضا خان صاحب، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتویٰ طلب کرنے والوں کی طرف سے پُوچھے گئے کچھ سوالات سُنا رہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظ "اللہ" لکھا گیا۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (۱)... اِسمِ جلالت یعنی اللہ (۲)... محمد اور احمد اور (۳)... نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضورِ اَقدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام یا اِسمِ جلالت یعنی اللہ لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔[1]

خلافِ اَدب الفاظ نہ لکھے:

ایک بار حضرت مولانا سیّد شاہ اِسماعیل حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفَت کے طور پر لفظ حُسَیْن اور زاہد بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُرودِ پاک تو لکھ دیا مگر یہ دو لفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظ حُسَیْن میں چھوٹا ہونے کے معنیٰ پائے جاتے ہیں اور زاہد

1... ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص ۱۷۳، ملخصاً

www.dawateislami.net

اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔(حالانکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو بِاِذْنِ اللہ ہر چیز کے مالک و مُختار ہیں لہٰذا) حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اِن اَلفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات میں اَدَب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، آپ فنافِی اللہ اور فنافِی الرَّسول کے اعلیٰ مَنْصَب پر فائز تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت آپ کے دل پر نَقْش ہو چکی تھی، جیسا کہ آپ نے ایک موقع پر خُود فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا پائے گا۔[2]

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناموسِ رسالت پر اپنی ناموس قربان:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اَقْدس میں ادنیٰ سی بے اَدَبی و گُستاخی بھی برداشت نہیں کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ پیشہ وَر گُستاخوں کی گُستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دُشمنانِ

1 ... امام احمد رضا اور عشقِ مصطفٰے، ص ۲۹۳ ملخصاً

2 ... سوانح امام احمد رضا، ص ۹۶

3 ... سامانِ بخشش، ص ۱۰۳

www.dawateislami.net

مُصْطَفٰے کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوبِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے۔ نیز ساری زندگی گُستاخوں کی طرف سے پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دِفاع کرتے رہے تاکہ وہ غُصّے میں جَل بُھن کر آپ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شُروع کر دیں۔ جیسا کہ آپ کی تحریر کا خُلاصہ ہے:

اِنْ شَآءَ اللہُ الْعَزِیْز اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف کوئی توجّہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سپُرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حِمایت (یعنی دِفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں تو خُوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اِتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (شان میں) بدگوئی اور عیب جُوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزّت و آبرُو عزّتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ڈھال بنی رہے۔[1]

ایک اور مقام پر فرمایا: جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان میں اَدنیٰ سی بھی توہین کرتا پاؤ اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جُدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گُستاخی کرتا دیکھو اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بُزرگ کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔[2]

وُہی دُھوم اُن کی ہے ما شَآءَ اللہ مِٹ گئے آپ مٹانے والے

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/۸۸، ملخصًا

2... وصایا شریف، ص۱۰

www.dawateislami.net

خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے اُٹھ مِرے دُھوم مچانے والے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیْرَت و کردار کا باریک بینی کے ساتھ مُطالَعہ کرنے والے اِس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ ایک زبردست عاشِقِ رسول تھے، آپ کی شَخْصِیّت بے شُمار خُوبیوں کی جامع تھی اور ایک وَلِیِ کامل ہونے کے لحاظ سے آپ اِنتہائی نَرم طبیعت اور منکسر المزاج تھے، البتہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان میں گُستاخی یا شرعی اَحکام کی ہَٹ دھرمی سے خلاف وَرْزِی کرنے والوں کے حق میں بہت سَخْت تھے، مگر اس کے باوُجود آپ کی سختی کبھی بھی بے محل اور نامُناسب نہ ہوتی بلکہ بڑی محتاط اور اِنتہائی سنجیدگی کے دائرے میں رہتی۔ آپ نے قابلِ اعتراض تحریروں پر سختی کے ساتھ گرِفْت فرمائی اور ایسی باتیں لکھنے والوں کے ساتھ ذرّہ برابر بھی نرمی نہ برتی، لیکن کسی بھی مقام پر تَہذِیب و شائستگی کا دامن نہ چھوڑا۔

یہی وجہ ہے کہ رسولِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے بُغْض و عداوت رکھنے کے سبب کُفْر و گمراہی کی تنگ و تاریک وادِیوں میں بھٹکنے والے بہت سے اَفْراد آپ کی تحریروں کی برکت سے اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو کر سچے پکے عاشِقِ رسول بن گئے۔ آپ نے ساری عُمر وہی راستہ اپنائے رکھا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اِختیار فرمایا تھا کہ یہ حضراتِ قُدسیّہ بھی مؤمنوں کے

[1] ... حدائقِ بخشش، ص۱۶۱، ۱۶۲

www.dawateislami.net

مُعاملے میں اِنتہائی شفیق و مہربان جبکہ دشمنانِ دین کے حق میں سخت تھے۔

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریروں کا بغور مطالعہ کرنے پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بُرے عقیدے رکھنے والوں کا سختی کے ساتھ ردّ کرنے میں ہرگز آپ کا اپنا کوئی ذاتی مفاد نہ تھا بلکہ فقط اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت نے آپ کو یہ انداز اختیار کرنے پر اُبھارا، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہ لیا اور یہی ایک مومن کے ایمانِ کامل کی علامت ہے۔

ایمانِ کامل کی علامت:

حدیثِ پاک میں ہے کہ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبّت کی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی بغض رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی کو کچھ دِیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی دینے سے رُکا تو یقیناً اس نے اِیمان مکمل کر لیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سختیاں اور نرمیاں سب رِضائے الٰہی کے لئے تھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے حق میں آپ نہ صرف خُود نرم مزاج تھے بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی نرمی اِختیار کرنے کی تاکید فرمایا کرتے۔ چُنانچہ آپ اپنے متعلّقین کو نصیحت کے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نرمی کے جو فوائد ہیں، وہ سختی سے

1... ابو داود، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الایمان، ۴/ ۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۱

www.dawateislami.net

ہر گز حاصل نہیں ہو سکتے، لہٰذا جو لوگ عقائد کے مُعاملے میں تذبذُب اور شکوک و شُبہات کا شِکار ہوں اُن سے نرمی کی جائے تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔[1]

ڈال دی قلب میں عظمتِ مُصطفٰے حکمتِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ ایک سچّے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز قابلِ عقیدت و مَحبّت اور لائقِ اِحترام و عزّت ہوتی ہے، لہٰذا سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد زادوں سے خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

ملِکُ العُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزءِ رسول (یعنی نَبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مُنوّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے حق دار ہیں اور اِس پر پُورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سیّد صاحِب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اِس حیثیّت سے مُلاحظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا "جُزء" ہیں، پھر اِس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ اِن (ساداتِ کرام) کی تعظیم و توقیر کی جائے، سب دُرُست و بجا ہے۔ اعلیٰ

---

1 ... امام احمد رضا اور عشقِ مصطفٰے، ص ۲۷۸ ملخصًا

www.dawateislami.net

حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے قصیدۂ نور میں عرض کرتے ہیں۔[1]

تیری نَسْلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا تُو ہے عَینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ساداتِ کرام کی مَحَبَّت واُلفت سے بھرپُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی ساداتِ کرام کی مَحَبَّت وعظمت کا جذبہ پیدا ہو۔ چُنانچہ

نام لینے والے کی اِصلاح فرمائی:

مَلِکُ الْعُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مولانا سیّد قناعت علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یہ دونوں حضرات مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر عِلمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیّد صاحب کا نام لے کر اِس طرح پُکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حُضور نَبِیِّ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشِقِ صادِق، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پُکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوایا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سیّد زادوں کو اِس طرح پُکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اِس طرح پُکارتے ہوئے سُنا؟ (یعنی میں تو اُستاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اِختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نُور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت

---

1 ... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۷۹

2 ... حدائق بخشش، ص ۲۴۶

www.dawateislami.net

سے نِگاہیں جُھکالیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔[1]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیّد زادے کی انوکھی تعظیم:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "بریلی سے مدینہ" صفحہ 15 پر تحریر فرماتے ہیں: مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف کے کسی محلے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدعو (یعنی دعوت پر بُلائے گئے) تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کیا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہوگئے اور چار مزدور، پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکایک، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: "پالکی روک دیجئے۔" پالکی رُک گئی۔ آپ فوراً باہَر تشریف لائے اور بَھرّائی ہوئی آواز میں مزدُوروں سے پوچھا: سچ سچ بتایئے! آپ میں سیّد زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذَوقِ ایمان سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک مزدُور نے آگے بڑھ کر کہا: حُضور! میں سیّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیّد زادے کے قدموں میں رکھ دِیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتِجا کر رہے ہیں: مُعَزَّز شہزادے! میری گُستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خیالی میں مُجھ سے

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۸۳ ملخصاً

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۴۶

بُھول ہو گئی، ہائے غضب ہو گیا! جن کی نَعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پُوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنیں (یعنی نازُک کندھا) اِس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہو گی۔ کئی بار زبان سے مُعاف کر دینے کا اِقْرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری اِلْتِجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری میں ہونے والی خطا کا کفّارہ جبھی اَدا ہو گا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا دُوں گا۔ اس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہو گئیں۔ ہزار اِنکار کے بعد آخر کار مزدُور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنْظَر کس قدر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القدر امام مزدُوروں میں شامِل ہو کر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز خُوشنُودیِ محبوب کی خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نِثار کر رہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سچّے عِشقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خُوشبو کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ پالکی اُٹھانے والے مزدوروں میں کوئی سیّد زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا مقام اِتنا بلند ہے کہ عَرَب و عَجَم کے نامی گرامی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ

1... انوار رضا، ص ۴۱۵

www.dawateislami.net

کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فَخر سمجھیں، آپ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طَلَب کریں، آپ کے مجدِّدِ وقت، وَلیِ کامل اور عاشقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں 50 سے زائد علوم وفُنُون میں کامل مہارت حاصل ہے، جنہوں نے اُمت کو لُغوی، مَعْنَوی، اَدَبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خُدا جَلَّ جَلَالُہٗ، عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقَدَّس ہستیوں کے اَدَب واِحْتِرام کا پاسبان ترجَمۂ قرآن "کنزُالایمان" دیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات وجوابات اور 206 رسائل سے مُزَیَّن 30 جلدوں پر مُحیط اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثُبُوت ہے۔ جن کی وُسعتِ علمی اور فَصاحت و بلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دو دن کے مختصر عرصے اور وہ بھی بیماری کی حالت میں "اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃُ" جیسا تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے عِلمِ غیب کے ثُبُوت پر دلائل کے اَنْبار لگائے اور دُشمنانِ رسول کے دانت کھٹّے کئے نیز عُلمائے حَرَمَین سے دادِ تحسین وصول کی، آج وہی امامِ عشق و مَحَبَّت عاجزی و اِنکساری کی تصویر بنے، سرِعام ایک سیِّد زادے کے حُضور گڑگڑا کر مُعافی مانگ رہے ہیں اور خُود پالکی میں بیٹھنے کے بجائے سیِّد زادے کو پالکی میں بٹھا کر پالکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا رہے ہیں۔ سادات کرام سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت وعقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے متعلقین میں سے اگر کوئی سادات کرام کے معاملے میں بے احتیاطی اور بے تہذیبی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اظہار فرماتے اور آئندہ ان کے ادب واحترام کی تلقین فرماتے۔

غور کیجئے کہ جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و مَحَبَّت اور اُن کے اِحْتِرام کا اِس قدر لحاظ ہو اُسے سیِّدوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر والہانہ عشق ہو گا۔

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیتا ہے کیونکہ اَشعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے عشق کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری بھی فرمائی۔ چُنانچہ عشق و مستی میں ڈُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام "**حدائقِ بخشش**" آپ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے عین مُطابق ہے۔ یوں تو آپ کے اِس مجموعے کے تقریباً ہر ہر کلام کو زبردست شُہرت حاصِل رہی، مگر بِالخُصُوص سلامِ رضا (یعنی مُصْطَفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو عُروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "**حدائقِ بخشش**" اور "**سلامِ رضا**" کی خُوبیوں پر مختلف اِعتبار سے کُتُب و رَسائل تصنیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچّے بُوڑھے جوان اور مرد و عورت سبھی محافِل وغیرہ میں اس سلام کو عِشقِ رسول میں بے ساختہ جُھوم جُھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سلام میں آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ جسمِ اقدس کے نورانی اَعضائے مُبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عُمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں آپ کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ کے تاجِ نبوت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ کے گوشِ مبارک ایسے کہ میلوں دُور کی آواز بھی سن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حَیا سے جھکی رہتیں، مُبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا ہو کر رہا۔ آپ

www.dawateislami.net

کی حکومت جہانوں میں نافذ ہے، آپ کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہوتا تو چہرہ انور کی مسکراہٹ دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی و قناعت کا یہ عالَم تھا کہ مالکِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناول فرماتے۔ آیئے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اَشعار سُنئے اور عشق و محبت میں جُھومئے:

قَدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت ظِلِّ مَمدُودِ رافت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سَروراں خَم رہیں اُس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی اُن بھَوؤں کی لَطافت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شَرم و حَیا پر دُرود اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اُس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شِیر و شَکَر کی رَواں اُس گلے کی فَصاحت پہ لاکھوں سلام
حَجَرِ اَسْوَدِ کعبۂ جان و دل یعنی مُہرِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا اس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعت شریف لکھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں،

1... حدائقِ بخشش، ص۲۹۹ تا ۳۰۴

www.dawateislami.net

نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فَنِّ شاعری کے اُصولوں کے ساتھ ساتھ عِلمِ دین کی دولت اور عُلمائے حق کی صحبت وغیرہ کئی چیزیں ضروری ہیں۔ بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو عِلمِ دین اور علمائے دِین کی صحبت سے مَحْروم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے کامل اَہل ہونے اور فَنِّ شاعری کے اُصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوُجود نعت شریف لکھنے کو ایک مُشکل کام کہا کرتے تھے۔ چُنانچہ خُود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مُشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔[1]

شَیْخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ''کُفریہ کلِمات کے بارے میں سوال جواب'' صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ سُنَّتِ صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہے یعنی بعض صحابہ مَثَلاً حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وَغَیْرُھُما سے نعتیہ اَشْعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فَن ہے، اِس کے لئے ماہِر فَن، عالِمِ دین ہونا چاہئے ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدیف، قافِیہ اور بَحر (یعنی شعر کے وَزن) وغیرہ کو نِبھانے کے لیے خلافِ شانِ اَلفاظ ترتیب پا جانے کا خَدشہ رہتا ہے۔ عوامُ النّاس (عام لوگوں) کو شاعِری کا شوق چَرانا مناسب نہیں کہ نَثر کے مُقابلے میں نَظم میں کُفریّات کے صُدُور (یعنی وُقوع) کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اَغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فُضولیات سے بچنے کا ذِہن

[1]... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۷

www.dawateislami.net

بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں! آج کل جس طرح عام گفتگو میں فُضول اَلفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے، اِسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا اَدَب کا تقاضا تو یہی ہے کہ فَنِّ نعت سے ناواقِف اَفراد خُود سے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگز نہ پالیں کہ اِسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک زندہ رہے عِشْقِ رسول کے طُفیل بارگاہِ مُصْطَفٰے سے حاصل ہونے والے اَنوار وتَجَلّیات سے خُود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُدا کو بھی فیضیاب کرتے رہے نیز رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِنایتوں کا سلسلہ صرف آپ کی حیات تک ہی مَحْدُود نہ رہا بلکہ بعدِ وِصال بھی آپ پر لُطف ورِضوان کی بارشیں ہوتی رہیں۔ چُنانچہ

دربارِ رسالت میں انتظار:

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو بَیْتُ الْمَقْدَّس میں ایک شامی بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں خود کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے عِظام، دربار میں حاضِر تھے لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزرگ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: حُضور، میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں! کس کا اِنتظار ہے؟ سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"ہمیں اَحمد رضا کا اِنتظار ہے۔"** شامی بُزرگ نے عرض کی: حُضُور! اَحمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں **"بریلی"** کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ

www.dawateislami.net

بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشقِ رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۴۰ھ کو) وِصال ہو چُکا تھا جس روز اُنہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔''

یا الٰہی جب رَضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عِشقِ مُصطفٰے کا ساتھ ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عشق و مَحَبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت دل میں پیدا کرنے، آپ کے عِشقِ رسول میں سے حِصّہ پانے اور اِرْشادات سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ یہ کتاب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضُور مُفتیِ اَعْظَم ہند مولانا مُصْطَفٰی رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تالیف کی ہوئی ہے جس میں آپ نے اعلیٰ حضرت کے عِلم و حِکمت اور عِشقِ رسول سے بھرپُور اِرشادات کو جمع فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کتاب میں شریعت کے اَحْکام، طریقت کے آداب، حضور نَبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل و مناقِب، سَلاطِیْنِ اِسلام کے تذکرے، عُلوم و فُنُون سے لگاؤ رکھنے والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کے جوابات، حَرام و حلال کے ضروری مسائل، بُزرگوں کی اِیمان اَفروز حکایات اور اِس کے علاوہ بہت سی مُفید معلومات کا خزانہ موجود ہے۔ لہٰذا آج

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۵

www.dawateislami.net

ہی اِس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا بھی جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدائقِ بخشش کا تعارُف:

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" ہے۔ ولیِ کامل اور امامِ عشق و محبت کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجُمان اور ناموسِ مصطفٰے، صحابہ و اہلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اردو کے علاوہ دیگر کئی زبانوں پر بھی عُبُور تھا اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں فصاحت و بلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے نامی گرامی شاعر و ادیب حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ دادو تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں اور اپنے مریدین و مُتَعَلِّقِین کو بھی حدائقِ بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ الغرض حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس

www.dawateislami.net

کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عِشقِ مُصطفٰے کی شمع فروزاں ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کی علمی و تحقیقی مجلس **"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ"** نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے "حدائقِ بخشش" کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، آپ اِسے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** سے خرید کر پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عِشقِ رسول میں اضافہ ہو گا۔

مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا قیام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِشقِ رسول کی شمع اپنے دل میں جلانے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی تر سیل اور کتب و رسائل کی اِشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا اِستِعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے یا دِیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا مگر افسوس کہ باطل قوّتوں نے اِن ذرائعِ اِبلاغ کو اپنے مَفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنالیا جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گمراہ کُن عَقائد، باطل نظریات اور خُرافات و فُضُولیات کی تَرویج و اِشاعت کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے اور صراطِ مستقیم سے دور کرنے میں مَصروف ہیں۔

لہٰذا شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِن پُر فِتَن حالات میں بدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اَنتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مُخلِصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کا شاندار آغاز ہو گیا۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اس شُعبے سے، اوّلاً صِرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی تَرَقّی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے اِدارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے تَحْت وی سی ڈیز (VCDs) مکتب قائم ہیں، جو اس شُعبے سے مُتَعَلِّق ہر قسم کی جَدید سَہولیات وضَروریات سے آراستہ ہیں۔ اس مختصر عرصے میں **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں، وہیں اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنّت کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تَعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کو زِندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بِشمول **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرَقّی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے اِس بیان کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

... اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سینہ عِشْقِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گنجینہ تھا، آپ کے ملفوظات، فتاویٰ جات اور نعتیہ اَشعار سے عِشْقِ مصطفٰے کی کرنیں پُھوٹتی ہیں۔

... آپ پر حُضُور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بہت زِیادہ فَضْل و کرم تھا حتّٰی کہ

---

1 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

دُوسری بار سَفرِ مدینہ کے موقع پر سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حالَتِ بیداری میں اپنے دِیدار کا جام بھی پِلایا۔

...اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدتوں کا مرکز مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل تھا اور آپ فَنَافِی الرَّسُوْل کے اَعْلٰی مَرتبے پر فائز تھے۔ خُود ہی فرمادِیا کہ اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا پائے گا۔

...آپ حُضُور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقْدس اور آپ سے تَعَلُّق و نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کا بے حد اَدَب بَجالاتے نیز ساداتِ کرام کے ساتھ بھی ایسا اَدَب و تعظیم والا سُلوک فرماتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے۔

...آپ نے قلمی، زَبانی اور عملی ہر طریقے سے لوگوں کی شَرعی رَہْنُمائی فرمائی، خُود بھی اَسْلاف کے نَقْشِ قدم پر چلے اور لوگوں کو بھی ان کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔

...آپ نامُوسِ رسالت کے سچے پاسبان تھے، عام مُسلمانوں کے لئے اِنتہائی رَحْم دِل جبکہ بدمذہبوں اور گُستاخانِ رسول و دُشمنانِ صحابہ و اَوْلیا کے لئے شمشیرِ بے نِیام کی مانند تھے، ساری زِندگی بددِینوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہے۔

...ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" اور نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" آپ کے وہ شاندار کارنامے ہیں کہ انہیں پڑھتے یا سُنتے وَقْت سینے میں مَوْجُود دل عِشْقِ رسول میں جُھومنے لگتا ہے، اَلْغرض اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِشْقِ رسول ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدْقے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوض و بَرَکات سے حِصّہ پانے کے لئے آپ بھی مَسلکِ اَعلیٰ حضرت کی تر جُمانی کرنے والی، تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ یاد رہے کہ دَرس و بیان کے ذَریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چُنانچہ

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر کی فضیلت:

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دیا، بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا تو وہ قیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔[1]

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دِین کا قُطبِ اعظم ہے (یعنی جس رُکن سے دِین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[2]

مدنی بہار:

دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے آخری عشرے کے

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶، رقم: ۷۷۱۶

2 ...احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/ ۳۷۷

www.dawateislami.net

اِجتماعی اعتکاف میں شریک ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے خواب میں اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دِیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجِیہ (خوبصورت) چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنّت کے مطابق سفید لباس تھے، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اور ان کے امیر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** مَدَّظِلُّہُ العَالِی ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنّت کا رسالہ ''**تذکرۂ امام احمد رضا**'' پڑھنے کا موقع ملا، دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت سے مَحبَّت دیکھ کر میں اور بھی متأثر ہوا اور اَمیرِ اہلسنّت کے ہاتھوں بیعت ہو کر عطّاری بن گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پا رہا ہوں اور سبز سبز عمامہ سجانے اور سُنَّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

www.dawateislami.net

مسواک کی سُنّتیں اور آداب:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ﴿1﴾... دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[1] ﴿2﴾... مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ﴿...﴾ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور شیطان کو غضبناک کرتی ہے۔[3] ﴿...﴾ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ﴿...﴾ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ﴿...﴾ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۱۴۱، حدیث: ۲۶۴۰۰

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عمر بن خطاب، ۲/ ۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3 ... دار قطنی، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ۱/ ۸۴، حدیث: ۱۵۷

4 ... احیاء العلوم، کتاب اداب الاکل، فصل یجمع اداباً ومناھی... الخ، ۲/ ۲۷

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' **حصّہ 16** اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ہدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر نماز جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: ''اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۹/ ۱۸۸)

(نماز کے احکام، نمازِ جنازہ کا طریقہ، ص۳۸۵)

1...وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵

چھوٹے ناسمجھ بچّوں کو مسجد میں لانا

سُوال: چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجد میں دَنْدَناتے اور شور مچاتے پھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟

جواب: چھوٹے بچّوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانے کی حدیثِ پاک میں ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: مسجدوں کو بچّوں، پاگلوں، خرید وفروخت، جھگڑے، آواز بلند کرنے، حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن مساجد کو دھونی دیا کرو۔

(ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکرہ فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰)

عموماً مشاہدہ یہی ہے کہ جب چھوٹے بچّے مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں شرارتیں شروع کر دیتے ہیں، نمازیوں کے آگے سے گزرتے اور خوب اودھم مچاتے ہیں نیز دورانِ نماز بسا اوقات رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے نماز میں زبردست خَلَل آتا ہے اور مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے اور کبھی کبھار تو مسجد میں پیشاب پاخانے تک کر دیتے ہیں تو ان ساری باتوں کا وبال بچوں کو مسجد میں لانے والے پر آتا ہے جبکہ وہ لانے والا بالغ ہو لہٰذا چھوٹے بچّوں کو ہرگز مسجد میں نہ لایا جائے۔

یاد رکھیے! ایسا بچّہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اور اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔

(درمختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...الخ، ۲/ ۵۱۸)

اسی طرح بچّے یا پاگل یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہوا ہو ان سب کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اگر کوئی پہلے یہ بھول کر چکا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً توبہ کرکے آئندہ انہیں نہ لانے کا عہد کرلے۔ فِنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حُجرے میں انہیں دم کروانے کے لئے لے جانے میں حرج نہیں جبکہ مسجد کے اندر سے گزرنا نہ پڑے۔ (مسجد کے آداب" فیضان مدنی مذاکرہ: قسط 12" ص ۱۱ تا ۱۲)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے اُس کے لیے میری **شفاعت واجب** ہو جاتی ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔[1]

پُوچھے گا مولیٰ ہے لایا کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ محمد

رکھو لحد میں جس دَم عزیزو مجھ کو سُنانا نامِ محمد[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نامِ مصطفٰے کی تعظیم بخشش کا سبب بن گئی:

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بَنی اِسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنی زِندگی کے 200 سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزارے، اسی نافرمانی کے عالَم میں اسے موت آگئی، بَنی اِسرائیل نے اس کے مُردہ جسم کو ٹانگ سے پکڑا اور گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی حضرت سیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا

---

1 ...معجم کبیر، ۵/ ۲۵، حدیث: ۴۴۸۰

2 ...قبالۂ بخشش، ص ۷۳، ۷۴

www.dawateislami.net

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ اسے وہاں سے اُٹھاؤ اور اس کی تَجْہِیْز وتَکْفِیْن کر کے اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے اس کے مُتَعلِّق پُوچھا تو اُنہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی۔ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”یارَبِّ عَزَّوَجَلَّ! بَنی اِسْرائیل تو اِس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِندگی کے 200 سال تیری نافرمانی میں گُزارے ہیں؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وَحی فرمائی کہ یہ تھا تو بدکردار ہی مگر اس کی عادت تھی کہ جب کبھی تَورات شریف کھولتا اور میرے حبیب محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے اسمِ گرامی پر نظر پڑتی تو اسے چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگالیتا اور اُن پر دُرُود پڑھا کرتا تھا، پس میں نے اس کے اس عَمَل کی قدر کی اور اس کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اس کا نکاح 70 حُوروں کے ساتھ کر دیا۔[1]

گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز حِکایت نے تو اَہلِ ایمان کے دِل و دِماغ کو مُعَطَّر کر دیا کہ وہ شخص جو طویل عرصے تک گُناہوں میں مُبتلا رہا اور اس دوران نیکیوں کے قریب بھی نہ گیا، لیکن صرف نامِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے سبب اسے یہ اِنْعام ملا کہ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بحکمِ خُداوندی اس کی تَجْہِیْز وتَکْفِیْن کا اِنْتِظام فرمایا، اس کے سابقہ تمام گُناہ مُعاف کر دیئے گئے اور وہ رَحْمَتِ خُداوَندی کا مُسْتَحِق ٹھہرا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اُمَّتی نامِ مُصطفٰے

1 ... حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۸

www.dawateislami.net

کی تعظیم کے سبب بخشش و مغفرت کا حقدار ہو سکتا ہے تو پھر اُمّتِ مُحَمَّدِیَّہ کا وہ فرد جو اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام کی تعظیم کرے بلکہ آپ کی ذات اور آپ سے نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کی تعظیم و توقیر کو لازِم و ضروری جانے تو پھر اس پر رَحْمَتِ خُداوَندی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔

قرآنِ کریم میں تعظیمِ مصطفٰے کا حکم:

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارَک کو تعظیماً چُومنا نہ صِرف جائز ہے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی حاصل کرنے کا ذَریعہ بھی ہے۔ یاد رکھئے! ایمان لانے کے بعد تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی مَطْلوب و مَقْصُود ہے اور اسی پر ایمان کا مدار ہے۔ دَعْوَیٔ اِیمان کے لیے تعظیم و توقیرِ مُصْطَفٰے کی اَہَمِّیَّت و ضرورت پر کئی آیاتِ مُبارَکہ دَلالت کرتی ہیں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح، آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝(۹) (پ۲۶، الفتح: ۸، ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

ایمان، تعظیم اور عبادت:

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِسُنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اس آیتِ کریمہ کے ضمن میں جو اِرْشاد فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے: مُسلمانو! دیکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

www.dawateislami.net

دِینِ اِسلام بھیجنے، قرآنِ مجید اُتارنے کا مَقصد تین باتیں اِرشاد فرمائی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ و رسول پر ایمان لانا، دُوسری یہ کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنا، تیسری یہ کہ اللہ تبارک و تعالٰی کی عِبادَت کرنا۔ ان تینوں باتوں کی بہترین تَرتیب تو دیکھئے، سب سے پہلے اِیمان کا ذِکر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کا اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا حکم اِرشاد فرمایا کیونکہ اِیمان کے بغیر حُضُور کی تعظیم فائدہ نہ دے گی۔ بہت سے غَیْر مُسلِم ایسے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعظِیم و تکریم اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غیر مسلموں کی طرف سے کیے جانے والے اِعتراضات کے جوابات میں کتابیں لکھتے اور لیکچر دیتے ہیں، مگر چُونکہ ایمان نہ لائے تو اِن کا اِعتراضات کے جواب دینا فائدہ مَند نہیں ہوگا کیونکہ یہ ظاہِری تعظیم ہے۔ اگر دِل میں حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی عَظَمت ہوتی تو ضَرُور اِیمان لاتے کیونکہ جب تک نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی تعظیم نہ ہو تو اگرچہ ساری زِندگی عِبادَتِ اِلٰہی میں گُزرے سب بے کار ہے اور بارگاہِ الٰہی میں اَصْلاً قابلِ قَبول نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کے بارے میں فرماتا ہے:

وَقَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

(پ۱۹، الفرقان: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ہم نے قَصد فرما کر انھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

اور یہ بھی اِرشاد فرماتا ہے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾

(پ۳۰، الغاشیۃ: ۳، ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کام کریں مَشَقَّت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں۔

www.dawateislami.net

یعنی عَمَل کریں، مَشَقَّتیں اُٹھائیں اور بدلہ کیا ہوگا؟ یہی کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے۔[1]

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا[2]

ترکِ تعظیم کی تباہ کاریاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی اَصْلِ ایمان ہے پس اگر کوئی شَخْص اِس سے پہلو تہی (کنارہ کشی) کرتے ہوئے دِیگر نیک اعمال کی سَعی (کوشش) کرتا ہے تو اس کا کوئی عمل قابلِ قَبول نہ ہوگا۔ تعظیمِ مُصطفٰے میں ذَرا سی خامی تمام نیک اعمال کی بَربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسا کہ **پارہ 26، سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت، آیت نمبر 2** میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۲ (پ۲۶، الحجرات: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور کی اَدْنٰی بے اَدَبی کُفْر ہے کیونکہ کُفْر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں تو

1 ... فتاویٰ رضویہ: ۳۰/ ۳۰۷، ملخصاً

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۵۶

www.dawateislami.net

دُوسری بے اَدَبی کا ذِکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حُضُور چِلّا کر بولو، نہ انہیں عام اَلْقاب سے پُکارو جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رَسُوْلَ اللہ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کہو۔[1]

بارگاہِ ناز میں آہستہ بول ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَللہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا پاک کلام سَیِّدُ الْاِنْس وَالْجان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان کو واضح طور پر بیان کر رہا ہے اور ہمیں اُن کے دَر کی حاضری کے آداب سکھا رہا ہے کہ دَربارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں صرف آواز کا بُلند ہو جانا ہی اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیاوی بادشاہوں کے دَرباری آداب انسانی ساخت (انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں مگر حُضُور کے دروازے شریف کے آداب رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) نے بنائے، رَبّ نے سِکھائے۔ نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جِنّ و اِنْس و فرشتے سب پر جاری ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔[3]

ترے رُتبہ میں جس نے چون وچرا کی نہ سمجھا وہ بدبخت رُتبہ خدا کا[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...نور العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیہ: ۲
2. ...راہِ مصطفٰے، ص ۶۳
3. ...نور العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیہ: ۵
4. ...ذوق نعت، ص ۳۸

www.dawateislami.net

تعظیم پر اِنعام واِکرام کا وعدہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام واجِبُ الْاِحْتِرام اور لائقِ تعظیم ہیں، قرآنِ کریم میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مُختلف مَقامات پر اَنبیائے کرام کی تعظیم کا حکم اِرْشاد فرمایا اور اس حکم کی بَجاآوری کرنے والوں کو اِنْعام واِکْرام سے نوازنے کا وَعْدہ بھی فرمایا ہے۔ چُنانچہ

پارہ6، سُوْرَۃُ الْمَائدہ، آیت نمبر12 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ (پ۶، المائدۃ:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور **اللہ** کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔

بِالْخُصُوص حُضُور خاتَمُ الْاَنبیاء والْمُرسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد آپ کی تعظیم کرنے والوں کو فلاح وکامرانی کی بِشارت عطا فرمائی ہے۔ چُنانچہ **پارہ9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت نمبر157 میں ارشاد ہوتا ہے:**

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(پ۹، الاعراف:۱۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

www.dawateislami.net

نام لے کر پکارنے کی ممانعت:

یاد رکھئے! یہ اِنعامات اُسی وَقْت حاصل ہوں گے جب ہم ہر مُعاملے میں تمام انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً سَیِّدُ الْاَنْبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم وتَوقیر کو اپنے ایمان کا حصّہ سمجھیں گے اوران کی اَدْنیٰ سے اَدْنیٰ توہین سے بھی بچیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آدابِ نبوی سکھاتے ہوئے جہاں بارگاہِ رسالت میں آواز بُلند کرنے سے منع فرمایاوہیں آپ کو عامیانہ اَنْداز میں پُکارنے کی بھی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ

پارہ18، سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر63 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پ۱۸، النور: ۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل، حضرت علامہ مولانا مفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنٰی مُفَسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِدا کرے (پُکارے) تو اَدَب و تکریم اور تَوقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے مُعَظَّم اَلْقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعانہ و مُنْکَسِرانہ (عاجزی والے) لہجہ میں "یَانَبِیَّ اللّٰہ! یَارَسُوْلَ اللّٰہ! یَاحَبِیْبَ اللّٰہ!" کہہ کر (پُکارے)۔[1]

اِمَامُ الْمُفَسِّرِیْن حضرت سیّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: لوگ حُضُور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "یَامُحَمَّدُ! یَاابَاالْقَاسِم!" کہہ کر پکارا کرتے تھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے اِس طرح

1... خزائن العرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیہ: ۶۳

www.dawateislami.net

پکارنے سے منع فرمادیا تو لوگ "یَانَبِیَّ اللہ! یَا رَسُوْلَ اللہ" کہنے لگے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا مُعاملہ کس قدر اَہم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی اُس کے حبیبِ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لے کر مُخاطب کرے۔ عُلما تصریح (صاف لفظوں میں) فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے کر ندا کرنی حَرام ہے۔[2] یاد رہے! حُضُور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم صِرف حیاتِ ظاہری تک مَحْدُود نہیں تھی بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مُسلمان پر آپ کی تعظیم و توقیر کرنا فرض ہے۔

حضرت علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری حَیات اور وصالِ ظاہری کے بعد غَرَض ہر حالت میں آپ کی تَعْظِیم و تَوقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں آپ کی تعظیم جتنی بڑھے گی اُتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہو گا۔[3]

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحَبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کا بے حد اَدب ایمان میں اضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔ اسے یُوں سمجھئے کہ اگر کسی درخت کی جڑ ہی کَٹ جائے تو وہ درخت سُوکھ جاتا ہے

1 ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول فی ذکر ما انزل اللہ... الخ، ص۱۹

2 ... فتاوٰی رضویہ، ۳۰/ ۱۵۷

3 ... روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷، ۵۳/ ۲۱۶

4 ... حدائق بخشش، ص۱۵۳

اور اس پر لگے ہوئے پھل، پھول سب بے کار و ضائع ہو جاتے ہیں، اِسی طرح تعظیمِ مُصطفٰے اِیمان کے درخت کے لیے جڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر اِیمان کا شجر بھی ہرا بھرا نہیں رہ سکتا اور نیک اَعمال کی صُورت میں اس پر لگے ہوئے پھل، پھول برباد ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی نیکیوں کو باقی رکھنے اور شجرِ ایمان کو بڑھانے کے لیے اَدبِ رسول کو لازِم سمجھئے۔ حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تعظیمِ مُصطفٰے کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کی مِثالیں ملنا ممکن نہیں۔ آیئے! شمعِ رسالت کے ان پروانوں کے عشقِ مُصطفٰے کی چند روایات سُنتے ہیں:

تعظیمِ مصطفٰے کے بے مثال واقعات:

﴿1﴾... حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کمالِ اَدب واِحترام کی وجہ سے حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔[1]

﴿2﴾... صُلحِ حُدَیبیہ کے سال قُریش نے حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (جو ابھی ایمان نہ لائے تھے)، شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ جب وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں معلوم ہوتا، جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تبرُّک) اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی حکم دیتے تو فوراً تعمیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو سب خاموش رہتے اور اَزْراہِ تعظیم آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔ جب حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَہلِ مکہ کے پاس

1... المدخل للبیھقی، باب توقیر العالم والعلم، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۶۵۹

واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قَیصر و کِسریٰ اور نَجّاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قَدر و مَنزِلت نہیں دیکھی، جیسی شان (حضرت) محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ان کے صحابہ میں دیکھی ہے۔[1]

﴿3﴾... ایک بار حُضُور نَبیِّ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پُوچھا گیا: اَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللہ؟ یعنی عمر میں آپ بڑے ہیں یا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم؟ تو اُنہوں نے تعظیم و توقیر سے لبریز جواب دیا: هُوَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا کُنْتُ قَبْلَهٗ یعنی بڑے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں، پیدا میں پہلے ہوا ہوں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی والہانہ مَحَبَّت کرتے اور تعظیم بجالاتے تھے کہ عُمر میں بڑے ہونے کے باوُجود بھی بڑا ہونے کی نسبت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہی کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عِشقِ مُصْطَفٰے کی شمع نہ صرف اپنے دل میں روشن کریں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اَسلاف کے عِشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات سُنا کر بچپن ہی سے ان کے دلوں میں مَحَبَّتِ رسول کو راسخ کریں۔ اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل کتاب "صحابۂ کرام کا عِشقِ رسول" کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ہر ماہ کم اَز کم تین دن مدنی قافلے میں سفر، مدنی اِنعامات پر عمل، مدنی

1... الشفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ... الخ، فصل فی عادۃ الصحابۃ... الخ، ۲/ ۳۸

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی الرجل یسال... الخ، ۶/ ۲۰۵، حدیث: ۱

www.dawateislami.net

مُذاکروں اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِشقِ رسول کی دولت نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میلاد منانا بھی تعظیمِ مصطفٰے ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کے لیے تعظیمِ مُصْطَفٰے کس قَدَر اَہَمِّیَّت کی حامل ہے کہ اس کے بغیر دَعْوَیٔ ایمان ہی بے کار ہے۔ یاد رکھئے! جس طرح خُود تاجدارِ اَنبیا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَقْدَس کی تعظیم ضروری ہے، اِسی طرح آپ سے نسبت رکھنے والے اَصْحاب واَزْواج، آل واَوْلاد اور تَبَرُّکات کے ساتھ ساتھ آپ کے ذِکرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔ یُوں تو تمام ہی دِینی مَحافل میں ذِکرِ مُصْطَفٰے کیا جاتا ہے، لیکن اِجتماعِ میلاد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیْر خاص طور پر ہوتا ہے، آپ کی شان وعظمت کو بیان کیا جاتا اور سیرتِ مُبارَکہ کے پیارے واقعات سُنائے جاتے ہیں، لہٰذا جشنِ عیدِ میلادُ النبی منانا بھی تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی کی ایک صُورت ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میلادِ مُصْطَفٰے منانے میں حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے کی تعظیم ہے۔[2]

اسی طرح حضرت سیِّدُنا محمد بن یُوسف صالحی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میلاد منانے میں حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور تعظیم ہے نیز اِس سے دل میں آپ

---

1 ... روح البیان، پ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۲۹/ ۵۶

2 ... الحاوی للفتاوی، کتاب الصداق، حسن المقصد فی عمل المولد، ۱/ ۲۲۲

www.dawateislami.net

کی عظمت و بڑائی پیدا ہوتی ہے۔[1]

پوری کائنات میں خوشی کی لہر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک مہینہ آتے ہی عاشقانِ رسول کے دلوں میں خُوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ جَشنِ عید میلادُ النبی کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر تو پُوری کائنات مَسْرور ہو گئی، عرش خُوشی سے جُھوم اُٹھا، کُرسی بھی خُوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا ہے اور فرشتے اِنتہائی خُوشی ورُعب سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جُھوم جُھوم کر چلنے لگیں اور بادلوں کو ظاہر کر دیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے "اَهْلًا وَّسَهْلًا مَّرْحَبًا" کی صَدائیں آنے لگیں۔[2]

اَلْغَرَض! رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سَراسَر رحمتوں اور برکتوں کا مَنْبَع ہے۔ چُنانچہ اَصحابِ فیل کی ہلاکت کا واقعہ[3]، فارِس کے مجوسیوں کی ایک ہزار سال سے جَلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زَلزلہ اور اس کے 14 کنگروں کا مُنْہَدِم (زمین بوس) ہو جانا، "ہَمْدان" اور "قُم" کے درمیان چھ مِیل لمبے چھ میل چوڑے "بُحَیْرَۂ ساوَہ" کا یکایک بالکل خُشک ہو جانا[4]، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ... سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب مولده الشریف، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء... الخ، ۱/ ۳۶۵

2 ... الروض الفائق، المجلس الثالث والاربعون فی مولد رسول الله، ص ۲۴۳

3 ... شرح زرقانی، عام الفیل وقصة ابرهة، ۱/ ۱۵۶

4 ... شرح زرقانی، ولادته صلی الله علیه وسلم وعجائب مارات، ۱/ ۲۲۷، ۲۲۸

www.dawateislami.net

کی والدہ ماجدہ کے بدنِ مُبارَک سے ایسا نُور نکلا جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہو گئے[1]۔ یہ تمام واقعات اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو حضور تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے ہی "مُبَشِّرات" (خُوشخبری دینے والے) بن کر عالَمِ کائنات کو یہ خُوشخبری دینے لگے کہ

مُبارَک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے[2]

میلاد منانے کی برکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جشنِ عید میلادُ النبی مَنانا ایک مُبارک کام ہے، اس کے مَنانے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بے شُمار دِینی و دُنیاوی فائدے نصیب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام قَسْطَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "وِلادَتِ باسعادت کے ایّام میں مَحفلِ میلاد کرنے کے خَواص (خُصُوصِیَّت) سے یہ اَمر مُجرَّب (یعنی تجربہ شُدہ بات) ہے کہ اس سال اَمن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے! جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنالیا۔"[3] جشنِ میلاد مَنانے والے کو دُنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ جنّت کی بشارت بھی ہے۔ شَیْخ مُحَقِّق حضرت شاہ عبدُ الحَقّ مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنے فَضل و کرم سے جَنّاتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔

1 ... شرح زرقانی، ولادته صلی اللہ علیہ وسلم وعجائب مارات، ۱/ ۲۲۱
2 ... ذوق نعت، ص ۱۵۰
3 ... مواهب اللدنية، ذكر رضاعه صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۷۸

www.dawateislami.net

مُسلمان ہمیشہ سے مَحفلِ میلاد مُنعقد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خُوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خُوب خُوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتمام کرتے، اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (اچھے کاموں) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد مَنانے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر خُوش ہوتا ہے اور انہیں کیسے کیسے عظیمُ الشّان اِنعام واِکْرام سے نوازتا ہے۔ لہٰذا جشنِ وِلادت کی خُوشی میں مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے محلے میں بھی سبز سبز پرچم لہرایئے، خُوب چَراغاں کیجئے یا کم اَز کم 12 بَلْب تو ضَرور روشن کیجئے۔ ربیعُ الاوّل کی بارھویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر ونعت میں شرکت کیجئے اور صُبْح صادِق کے وَقْت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبْح بہاراں کا اِستقبال کیجئے۔

قرآن وسنت سے میلاد منانے کا ثبوت:

12 ربیعُ الاوّل کے دن ہو سکے تو روزہ بھی رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مَنایا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رِسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دَریافت کیا گیا تو حضور نَبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ... ماثبت من السنة، ذکر شهر ربیع الاول، ص ۱۰۲

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ”اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔“[1]

یادرہے! حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت پر خُوشی مَنانے کا حکم قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ چُنانچہ

پارہ 11، سُورۂ یُونُس، آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اسی کی رَحْمت اور اسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔

آیت مبارکہ کی تفسیر:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر انہیں یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ، خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن یعنی محمدِ مُصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل ورَحْمت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شَخْصی نہیں بلکہ قَومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا

[1] ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام... الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰

www.dawateislami.net

دونوں میں ہے۔ جِسمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اِس پر ثواب ہے۔[1]

گھر سجاتے رہیں اور مناتے رہیں عیدِ میلاد ہم، تاجدارِ حرم

عید میلاد میں، گاڑیں گے یاد میں سبز پیارا عَلَم، تاجدارِ حرم[2]

اَفضل ترین مستحب عمل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلسنّت کے مذہب میں مَجلسِ میلادِ پاک اَفضل ترین مَندُوبات (مُستَحَبّات) اور اعلیٰ ترین نیک کاموں میں سے ہے۔[3]

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: میلاد شریف یعنی حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ اَقدس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمن میں اس مَجلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضائل و مُعجِزات و سِیَر (خَصلتیں) و حالات و حَیات و رضاعت و بِعثَت کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنعَقِد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَرِیک کرنا خَیر کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعظ اور جَلسوں کے اِعلان کیے جاتے ہیں، اِشتِہارات چھپوا کر تقسیم کیے جاتے ہیں، اَخبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعظ اور جَلسے ناجائز نہیں ہو جاتے، اسی طرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے

---

1. ... تفسیر نعیمی، ۱۱/۳۶۹
2. ... وسائل بخشش مرمم، ص ۲۵۱
3. ... الحق المبین، ص ۱۰۰، ملخصاً

www.dawateislami.net

سے اس مَجْلِس کو ناجائز و بِدعَت نہیں کہا جاسکتا۔[1]

ربیعِ پاک تجھ پر اَہْلُسنّت کیوں نہ قُرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا[2]

عیدِ میلادُ النَّبی اور دعوتِ اسلامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کے لیے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یَومِ وِلادَت سے بڑھ کر اور کون سا دن "یَومِ اِنعام" ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کائنات کی تمام رونقیں اور تمام نعمتیں اِنہی کے طُفیل تو ملی ہیں اور یہ دن تو عیدوں سے بھی بڑھ کر ہے کہ دونوں عیدیں بھی اسی کے صَدْقے میں نصیب ہوئیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام بھی پاکستان سمیت مختلف ممالک میں ہر سال عیدِ میلادُ النبی شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی 12ویں شب کو عظیمُ الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنْعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز یعنی 12 ربیع الاول کے دن "مرحبا یا مُصطفٰے" کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شُمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے — بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النَّبی[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر اَہَم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، جشنِ

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۴۴

2 ... قبالۂ بخشش، ص ۳۷

3 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۰

www.dawateislami.net

میلادُ النَّبی مَنانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ تمام غیر شرعی کاموں سے اِجتناب کیا جائے، مثلاً گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کے لیے عورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِختِلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) انتہائی اَفسوس ناک ہے۔ نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابطہ کرکے جائز ذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنائیے۔ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْامکان باوُضو رہئے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ میلاد مَنانے کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں کچھ اَہم مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی اس مکتوبِ عطار کو توجُّہ کے ساتھ سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مکّی مَدَنی سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

www.dawateislami.net

چاند رات کو ان اَلفاظ میں تین بار مَساجِد میں اِعلان کروایئے: ”تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ الاول شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔“

ربیعُ الاول اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا دُعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا[1]

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ الاول شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کے لیے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقعہ پہننے کی نِیَّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلًا وَّ سَھْلًا مرحبا[2]

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جمع کروانے کی نِیَّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے[3]

تمام عاشقانِ رسول بِشُمول نگران وذِمّہ داران، رَبیعُ الاول شریف میں خُصُوصِیَّت

1... شاہ نامہ اسلام، ص۱۱۱
2... وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۴۷
3... قبالۂ بخشش، ص۱۸۴

www.dawateislami.net

کے ساتھ کم اَز کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور محرموں میں) درسِ فیضانِ سُنّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو[1]

اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ الاوّل شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں وغیرہ پر ضرور تاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔ عُموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو، **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے ملکر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحْتِیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ الاول شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے اَدَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرایئے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام "بیتُ الفنا" پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ نبی کا جھنڈا اَمن کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹

www.dawateislami.net

اپنے گھر پر ۱۲ جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجد و محلے میں بھی ۱۲ دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کے لئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے اِدارے سے رابطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تلف کئے بغیر فضا میں مُعلّق ۱۲ میٹر یا حَسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتأثّر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے، جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا[1]

ہر اسلامی بھائی حَسبِ توفیق زیادہ، ورنہ کم اَز کم ۱۲ روپے کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مُختلف پمفلٹ، جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی "تقسیمِ رسائل" کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پھول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَز کم ۱۲ عدد نیز ہو سکے تو رسالہ "صُبحِ بہاراں" 12 عدد مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ھَدِیَّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادت کی

[1] ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۴۶

www.dawateislami.net

دُھو میں مَچاتے ہیں۔ ربیعُ الاول شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو ۱۲ روپے (بالغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے امام، مُؤذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ سُنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کی کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S لوگوں تک پہنچانا، دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعِث ہے، تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 آڈیو یا وڈیو کیسٹیں سنّتوں بھرے بیان کی ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ جَشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر "شادی کارڈ" کے ساتھ رِسالہ اور ہو سکے تو بیان کی کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے۔ عید کارڈز کا رَواج ختم کر کے اِس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تا کہ جو رقم خرچ ہو اُس سے دِین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں، اِس سے دِل خُوش ہونے کے بَجائے جلتا ہے۔ کاش! عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اجتماعات مُنعقِد کرے (ذِمّہ دار اسلامی بہنیں

www.dawateislami.net

گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ الاول شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ کی شام کو ورنہ 12ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، سر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے استِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ایمان کا حصّہ ہے۔ بنی اِسرائیل کے 200 سالہ گنہگار و بدکردار شخص کی بخشش کا ذریعہ تعظیمِ مصطفٰے ہی بنی۔

... صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تعظیمِ مُصطفٰے کا بہت زِیادہ جذبہ تھا۔

... تعظیمِ مصطفٰے حیاتِ مبارک میں ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔

... مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبت اور ہر معاملے میں

---

1 ... ذوقِ نعت، ص ۶۷

www.dawateislami.net

آپ کا بے حد اَدب نورِ اِیمان میں اِضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔

... کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قدر و مَنْزِلت نہیں دیکھی گئی جیسی حضور تاجدار کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ان کے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں دیکھی گئی۔

... آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والے آل واَصحاب، اَزْواج، اَوْلاد، تَبَرُّکات اور آپ کے ذِکْرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

... تعظیمِ مُصطفٰے کا تقاضا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنْسُوب ہر مُبارَک چیز کی تعظیم کی جائے۔

...عاشقانِ رسول جَشنِ عید میلادُ النَّبی بھی بڑی دُھوم دھام سے مَناتے ہیں کیونکہ یہ دن حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے عظمت والا ہے۔

... ہمیں بھی چاہیے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَشن مَنا کر رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شُمار رحمتیں اور ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

مجلسِ تراجم:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں عشقِ رسول کی شمعیں روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے مختلف شُعبہ جات کے ذریعے دینِ مَتین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک شعبہ "مجلسِ تراجم" بھی ہے جو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خِدمت سَرانجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ

www.dawateislami.net

بھی فیض یاب ہو سکیں اور ان کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زبانوں میں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تصانیف اور مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کا ترجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اور اپنے دوست واَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ان مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے" میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات سن کر عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

www.dawateislami.net

علمِ دین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو تمہارے لئے 100 رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، یہ تمہارے لئے ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی:

واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی مُتعدّد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا میرا محبوب مَشْغَلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی سَعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض وواجبات کا عامل بننے کے لیے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی شریف

[1] ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱/ ۱۴۲، حدیث: ۲۱۹

www.dawateislami.net

سجالی ہے اور مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والِدَین نے بخوشی مجھے ''وقفِ مدینہ'' کر دیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

سلام کے چند مدنی پھول:

...مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا ایک کا دوسرے پر حق ہے۔ ...دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے، حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اُسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر اسی طرح اُسے سلام کرے۔[2] ...سلام میں پہل کرنا سُنّت ہے۔[3] ...سَلام میں پہل کرنے والا رحمتِ الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔[4] ...سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...ابو داود، کتاب السلام، باب فی الرجل یفارق الرجل... الخ، ۴/ ۴۵۰، حدیث: ۵۲۰۰

3 ...ابو داود، کتاب السلام، باب فی فضل من بدأ بالسلام، ۴/ ۴۴۹، حدیث: ۵۱۹۷

4 ...شعب الایمان، باب فی مقاربة و موادة اهل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

www.dawateislami.net

...سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[1] ...اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔[2] ...اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ...سَلام کا جواب فوراً اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

1 ...کیمیائے سعادت، رکنِ دوم، اصل پنجم، باب سیم، ۱/۳۹۴
2 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۵۸، ملخصاً، ملتقطاً
3 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۴، ۴۶۰، ملخصاً، ملتقطاً
4 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵

www.dawateislami.net

شوقیہ کُتّا پالنے کا نقصان

سُوال: کیا شوقیہ کُتّا پال سکتے ہیں؟

جواب: شوقیہ طور پر کُتّا نہیں پال سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب ۱۲، ۳/ ۱۹، حدیث: ۴۰۰۲)

شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بعض بچّے کُتّوں کے بچّوں کو شوقیہ پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کو لازم ہے کہ بچّوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں حدیث میں جن کُتّوں کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا ذکر ہے ان کُتّوں سے مُراد وہی کُتّے ہیں جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔ (جنتی زیور، ص ۴۴۱)

معلوم ہوا کہ شوقیہ طور پر کُتّا نہیں رکھ سکتے، اگر کسی نے رکھا تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم ہو گا، البتہ کھیتی اور بکریوں کی حفاظت اور شکار کرنے کے لئے رکھ سکتے ہیں جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ نجات ہے: اگر کُتّے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا پس ہر سیاہ کُتّے کو مار دو اور جو لوگ گھروں میں کُتّا رکھتے ہیں ان کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے مگر شکار کا کُتّا، کھیتی کی حفاظت اور بکریوں کی حفاظت کے لئے کُتّا (رکھ سکتے ہیں کہ ان کے رکھنے سے ثواب میں کمی نہیں آتی)۔

(ترمذی، کتاب الاحکام والفوائد، باب ماجاء من امسک... الخ، ۳/ ۱۵۹، حدیث: ۱۴۹۵)

فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب **فتح القدیر** میں ہے: جانور، کھیتی، مکان کی حفاظت اور شکار کے لئے کُتّا پالنا جائز ہے مگر ان صورتوں میں بھی کُتّوں کو مکان کے اندر نہ رکھا جائے، ہاں! اگر چور یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں۔

(فتح القدیر، کتاب البیوع، مسائل منثورۃ، ۶/ ۲۴۶)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یعنی جو مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔“[1]

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

سونے کی انگوٹھی نہ اُٹھائی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو نکال کر پھینک دی اور ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ آگ کا انگارا اپنے ہاتھ میں رکھے؟“ جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس سے کہا: انگوٹھی اُٹھالو اور (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جسے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے ہاتھ سے

1... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب مختصر من الصلاۃ... الخ، ص ۱۴، حدیث: ۱۹

2... حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶

www.dawateislami.net

اتار کر پھینکا ہے میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیسے مُطیع و فرمانبردار تھے کہ اگر وہ صحابی چاہتے تو انگوٹھی اُٹھا کر اپنے اِستعمال میں لا سکتے تھے، مگر کامل محبت واطاعت نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ محبوب نے جس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے پھینک دیا اسے دوبارہ ہاتھ لگائیں۔ یقیناً ہر مُسلمان کو چاہئے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں زندگی گزارے، جن چیزوں سے آپ نے منع فرمایا ان سے بچیں اور جنہیں بجالانے کا حکم دیا پابندی کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہوں کیونکہ ہر مسلمان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے۔ چنانچہ

اللہ و رسول کی اطاعت واجب ہے:

پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَنْفَال، آیت نمبر 1 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① (پ۹، الانفال: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں فرق یہ ہے کہ رَبّ تعالیٰ کی اِطاعت صِرْف اس کے دیئے گئے حکم میں ہوگی، اس کے کاموں میں اِطاعت نہیں ہو سکتی،

---

1 ... مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب فی طرح خاتم الذهب، ص ۸۹۱، حدیث: ۵۴۷۲

www.dawateislami.net

لیکن حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت تین چیزوں میں کی جائے گی: (۱)... آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیے گئے کاموں میں، (۲)... بیان کردہ فرامین میں اور (۳)... آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جو کام ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع نہ فرمایا، اس میں بھی اِطاعت ہوگی۔ یعنی مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمادیا، اس کو مانو، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو کچھ خُود کرکے دکھایا اسے بھی مانو اور جو کسی کو کرتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا اسے مانو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زندگی گُزارنے اور دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ اِختیار بھی دیا ہے کہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے مُطیع و فرمانبردار بندے بن کر چاہیں تو جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھائیں یا اس کی نافرمانی کے مُرتکب ہو کر جہنَّم کے حقدار ٹھہریں۔ لہٰذا دُنیا و آخرت میں سُرخرو ہونے کے لئے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں ہی عافیت ہے کیونکہ آپ کی مُبارَک زِندگی ہمارے لئے بہترین نُمونہ ہے۔ چُنانچہ

زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ:

پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 21 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ

[1]... ماخوذ از شانِ حبیب الرحمان، ص ۶۶

www.dawateislami.net

حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب: ۲۱) کی پیروی بہتر ہے۔

تفسیر نورالعرفان:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف سارے اِنسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زِندگی کا کوئی شُعبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنعَت صرف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو اُن کے نَقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نَقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔[1]

میں مبلغ بنوں سنتوں کا، خوب چرچا کروں سنتوں کا
یا خُدا! درس دوں سنتوں کا، ہو کرم! بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حضور نَبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارَکہ ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، لہٰذا مُسلمان اور سچے غُلام ہونے کے ناطے ہم پر لازِم ہے کہ تمام مُعاملات میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کریں اور آپ کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عَمَل پیرا ہوتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات کا ذریعہ ہے۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ فرمائیے:

---

1 ... نورالعرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱

www.dawateislami.net

اِطاعت مُصطفٰے میں ہی نجات ہے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی یعنی جس نے میرا حکم مانا وہ جنّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، اَخْلاق وعادات کا بغور مُطالَعہ کر کے اپنی زِندگی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اطاعتِ مصطفٰے میں بسر کریں۔

سیرت بھی اچھی بناؤ اور صورت بھی:

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِطاعتِ خُدا و مُصْطَفٰے کی اَہَمِّیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان کو قُدرت نے دو قسم کے اَعضاء دیئے ہیں، ایک ظاہری، دوسرے چُھپے ہوئے۔ ظاہری عُضو تو صُورت چہرہ، آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چُھپے ہوئے عُضو دل، دماغ، جگر وغیرہ ہیں۔ مُسلمان کامل اِیمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صُورت میں بھی مُسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اِسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صُورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے، دل میں اللہ تعالٰی اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو، اس میں ایمان کی شمع جَل رہی ہو اور صُورت ایسی

1... بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ، ۴/۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰

2... نوادر الاصول، الاصل الثمانون والمائتان، ۲/۱۲۲۱، حدیث: ۱۵۱۸

www.dawateislami.net

ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھی یعنی مُسلمان کی سی ہو۔ اگر دل میں ایمان ہے مگر صُورت غیر مُسلم کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے، سیرت بھی اچھی بناؤ اور صُورت بھی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِطاعتِ مُصْطَفٰے کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو اِسلام کے مُطابق کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر سنّت پر عمل کی کوشش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے:

حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضرت سیِّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی بات کرتے تو مُسکراتے۔ میں نے عرض کی: آپ اس عادت کو ترک فرما دیجئے، ورنہ لوگ آپ کو اَحْمَق سمجھنے لگیں گے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے جب بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا تو آپ کو مسکراتے ہی دیکھا (لہٰذا اسی سنت پر عمل کی نیت سے میں ایسا کرتا ہوں)۔[2]

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں — اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام[3]

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند اپنی پسند:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دَرْزی نے

1... اسلامی زندگی، ص ۸۲

2... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱

3... حدائق بخشش، ص ۳۰۲، ۳۰۳

www.dawateislami.net

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، میں بھی آپ کے ساتھ شریک تھا۔ میزبان نے کھانے میں روٹی کے ساتھ کَدُّو ملا گوشت کا سالن پیش کیا۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرماتے دیکھا، اس دن کے بعد سے میں کَدُّو شریف کو بہت پسند کرتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں پیروی مصطفٰے کا کیسا جذبہ تھا کہ جس کام کا حکم نہیں بھی دیا اسے بھی شوق سے اپناتے تھے تو پھر جس کام کا حکم فرمایا کرتے تھے اس میں اطاعت کا کیا عالَم ہو گا۔ اس ضمن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اطاعتِ رسول سے مُتَعَلِّق پیارے پیارے چند واقعات پیشِ خدمت ہیں۔ چنانچہ

اطاعتِ رسول پر مشتمل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے چند ایمان افروز واقعات

سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور فرمانِ رسول:

اُمُّ المُومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبَہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس ایک سائل آیا، آپ نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرما دیا، پھر ایک خُوش لباس شخص آیا تو آپ نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس فَرق کی وجہ پُوچھی تو فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ”اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ“ یعنی ہر شخص سے اس کے مرتبے کے مُطابق برتاؤ کرو۔[2]

1... بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الحیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲

2... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، ۴/۳۴۳، حدیث: ۴۸۴۲

مہمان نوازی کی اقسام اور ان کے تقاضے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عمل سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی، خاطر تواضُع اور تعظیم و توقیر کرنی چاہیے۔ ہر مہمان کے ساتھ اس کی حیثیّت کے مُطابق سُلُوک کرنا چاہیے، مہمانوں میں کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں اور بعض کے لئے کھانے پینے کا خاص اِہتمام ضروری ہوتا ہے، بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تقریب میں دعوت دے کر بُلاتے ہیں، اس میں امیر و غریب کا اِمتیاز کیے بغیر کِھلانے پِلانے اور بٹھانے میں سب کے لئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ اَنداز میں بیٹھے خُوب اَنْواع واَقْسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اُٹھائیں، مگر مُفْلس و مُتوسِّط لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مُسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ بعض مہمان بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، جو کچھ دنوں کے لئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے کہ

حدیثِ پاک میں ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حَسَبِ استطاعت اس کے لیے پُرتکلُّف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن بعد جو گھر میں مَوْجُود ہو پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے۔[1]

---

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف... الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۵

www.dawateislami.net

ہمیں چاہیے کہ مہمانوں کے مَراتِب کے مُطابق ان کی تکریم میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں اور ہر مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ سُلوک کی برکت سے جہاں آپس کی محبتوں کے چراغ روشن ہوتے ہیں، وہیں سُنّت پر عمل کے ساتھ ساتھ دونوں جہاں کی بھلائیاں بھی نصیب ہوتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کو ہر ہر حُکمِ رسول کی تعمیل کرنی چاہیے اور اپنے ہر عمل میں آپ کی اِتباع کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے کے اَعْلٰی مَرتبے پر فائز تھے اسی لئے ان کا ہر عمل سُنَّتِ مُصْطَفٰے کے مُطابق ہوا کرتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ زَبانِ اَقْدس سے نکلے ہوئے فرمان پر لازِمی عمل کرتے۔ چنانچہ

صحابیات اور اِطاعَتِ رسول:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ شہنشاہِ مدینہ، صاحِبِ مُعطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ راستے میں مرد و عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں۔ آپ نے عورتوں سے مُخاطِب ہو کر ارشاد فرمایا: پیچھے رہو اور راستے کے درمیان میں نہیں بلکہ ایک طرف ہو کر چلا کرو۔ اس کے بعد سے عورتیں اس قدر سڑک کے کنارے ہو کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے رگڑ کھا رہے ہوتے تھے۔[1]

موجودہ زمانے کی عورتوں کی حالتِ زار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لیے بہترین دَرْس ہے

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۲

کہ ان صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف ایک بار ارشاد فرمایا کہ "پیچھے رہو! راستے کے درمیان سے نہ گزرا کرو" تو اُنہوں نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دیواروں سے لگ کر چلنے سے اُن کے کپڑے اٹک جایا کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فی زمانہ مُسلمانوں میں پائی جانے والی بے حَیائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آج کل اکثر مُسلمان عورتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حَیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دِیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں، مردانہ وَضْع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ آج کا نادان مُسلمان خود V.C.R، T.V. اور INTER NET پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رَنگ کی محفلیں جَما کر، غیر مُسلموں کی نَقّالی میں مَعاذَاللہ داڑھی مُنڈا کر، بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر خُود اپنے ہاتھوں اپنے لیے جہنَّم میں جانے کے اعمال کر رہا ہے۔

"حضرت علامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سُنی جائے، اِسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔

حدیث شریف میں ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔"[1] اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازتِ شرعی غیر مردوں تک

1... تفسیرات احمدیہ، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ص ۵۶۵

www.dawateislami.net

پہنچنا) اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بے پردگی تباہی و بربادی کا سببِ عظیم ہے۔ مگر افسوس! ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ خُدارا! اپنی آخرت کی فکر کیجئے! اور اپنی عورتوں اور مَحارم کو پردے کی ترغیب دیجئے! جو لوگ باوُجودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردگی سے مَنْع نہ کریں وہ "دَیُّوث"[2] ہیں اور دیوث کے لئے جنت میں داخلے سے محرومی کی وعید ہے۔ چنانچہ

جنت میں داخلے سے محروم:

رَحمتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے: (۱)...دَیُّوث، (۲)...مَردانی وَضْع بنانے والی عورت اور (۳)...شراب نوشی کا عادی۔"[3]

لہٰذا اطاعتِ مصطفٰے کرتے ہوئے خُود بھی بد نگاہی سے بچئے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کی تلقین کیجئے! گھر میں شَرعی پردہ رائج کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجئے! انہیں اپنے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھیجا کریں۔

1... خزائن العرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱

2... "دَیُّوث" وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا مَحرمہ کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھے اور اسے اپنے حال پہ چھوڑ دے (اس پر غیرت نہ کھائے)۔ (درمختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ۶/ ۱۱۳)

3... مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۲/ ۲۶۹، ۲۷۰، حدیث: ۶۰۵۰، ۶۰۵۱

www.dawateislami.net

مَدرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ للبنات میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات** میں بڑی عُمر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآن پڑھاتیں، نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور سنّت کے مطابق ان کی مدنی تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کم و بیش 72 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان و بالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات دُرُست مخارج کے ساتھ قراٰنِ مجید کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائی خُود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت فرمایا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اِطاعتِ مُصْطَفٰے کرنے، گُناہوں سے بچنے اور شریعت کے اَحکامات پر عمل کرنے کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ربیعہ اور اطاعتِ رسول:

حضرت سیِّدُنا ربیعہ اَسْلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت گُزاری کا شَرَف حاصل تھا، ایک دن آپ نے مجھ سے اِرْشاد فرمایا: اے ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں شادی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال واَسباب نہیں کہ عورت کی ضروریات پُوری کر سکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کر دے۔ میرے اس جواب پر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ کچھ عرصے بعد پھر ارشاد فرمایا: ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے پھر وہی جواب دیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ نہ فرمایا۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ دنیا وآخرت میں میرے لئے بہتری کس میں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب کی بار اگر آپ نے شادی کے حوالے سے کچھ فرمایا تو میں کہہ دوں گا کہ ٹھیک ہے آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔ جب تیسری بار آپ نے اِرْشاد فرمایا: ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ تو میں نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَنْصار کے ایک قبیلے کا نام لے کر ارشاد فرمایا: ان کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے نام یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تم اپنے قبیلے کی فُلاں عورت سے میرا نکاح کر دو۔ چُنانچہ میں ان کے پاس گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام سُنایا تو انہوں نے بڑے پُرتپاک طریقے سے میرا اِسْتقبال کیا اور کہنے لگے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد کو خالی نہ لوٹایا جائے۔ لہٰذا انہوں نے شفقت ومہربانی سے پیش آتے ہوئے اس عورت سے میرا نکاح کر دیا۔[1]

1 ... مسند احمد، مسند المدنیین، ۵ / ۵۶۹، حدیث: ۱۶۵۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسُول کا کیسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ شادی جیسے اہم مُعاملے میں بھی حیلہ بہانہ کئے بغیر پیغام مصطفٰے سنتے ہی اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دنیا و آخرت بہتر ہو تو ہمیں چاہئے کہ تمام تر معاملات میں اِطاعتِ مصطفٰے کو پیشِ نظر رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کا درس دیتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے زمانۂ جاہلیت کی وہ تمام فضول رسمیں ختم فرمادیں جن پر عرصہ دراز سے عمل جاری تھا۔ کاش! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے ہمیں بھی اطاعتِ مصطفٰے کا جذبہ نصیب ہو جائے اور زبانی جمع خرچ سے نکل کر کاش! ہم عملی طور پر سچے پکے عاشقِ رسول بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی تعلیمات اور دورِ جاہلیت کی غلط رسمیں:

منقول ہے کہ دَورِ جاہلیّت میں کسی کے مر جانے پر کئی دنوں تک نَوحہ کرنا، سوگ مَنانا عام معمول تھا۔ یہاں تک کہ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک ٹوٹے پھوٹے مکان، بُرے لباس میں ملبوس تمام گھر والوں سے علیحدہ رہتی[1] یوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شوہر کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کے لئے تین دن جبکہ شوہر کے انتقال پر بیوی (غیر حاملہ بیوہ) کے لئے چار ماہ دس دن سوگ کی عدت مقرر فرمائی۔[2] دیگر رشتے داروں کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کی رَسم

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۵۱

2 ... ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/ ۲۲۳

www.dawateislami.net

زمانۂ جاہلیّت میں اگرچہ طویل عرصے سے رائج تھی لیکن جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمادیا تو اس حکم پر صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا عمل مثالی تھا۔ چُنانچہ

صحابیات اور حکم رسول پر عمل:

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہوا تو چوتھے روز ہی انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا: بخدا! مجھے اس کی بالکل حاجت نہ تھی فقط حُکمِ رسول پر عمل مقصود تھا وہ یہ کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر شریف پر ارشاد فرماتے سنا: شوہر کے علاوہ کسی عزیز رشتے دار کے مرنے پر مسلمان عورت کو تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔[1]

اسی طرح جب ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے بھی تین دن کے بعد اپنے رُخساروں پر خُوشبو ملی اور فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہ تھی صرف حکمِ رسول کی تعمیل مقصود تھی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوگ کی شرعی حیثیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اِطاعتِ رسول کے جذبے سے سرشار اور دل و جاں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت گُزار تھیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں قریبی رشتے دار کے مرنے پر سوگ کی مُدّت تین دن اور شوہر کے انتقال پر عورت

1... ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/ ۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

2... ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/ ۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

کے لئے چار ماہ دس دن ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ آج اگر کسی گھر میں میّت ہو جائے تو افسوس صَد افسوس! عِلمِ دین سے دُوری کے سبب بہت سے غیر شرعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے، جیسے نوحہ یعنی میّت کی خوبیاں خوب بڑھا چڑھا کر بیان کر کے آواز سے رویا جاتا ہے جسے بین کرنا بھی کہتے، یہ بالاجماع حرام ہے۔ یُوہیں واوَیلا، وَامُصِیْبَتَاہ (یعنی ہائے مُصیبت) کہہ کر چلّانا، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیَّت کے کام اور حرام ہیں۔[1] ہونا تو یہ چاہئے کہ ایسے موقعے پر صبر سے کام لیتے ہوئے رضائے الٰہی پر رضامندی کا اظہار کیا جائے۔ مگر افسوس! گھر والے اور آس پڑوس کے لوگ بالخصوص خواتین زور زور سے روتی چِلّاتی ہیں۔ اگر کوئی صَبر وضَبْط سے کام لیتے ہوئے ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طَعْن وتَشْنِیْع کے تیر برساتے ہوئے اس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے کہ اسے دیکھو کیسی سخت دل ہے ''جوان'' میّت پر بھی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں آیا۔ یُوں ایک مُسلمان کے بارے میں بدگمانی اور اس کی دِل آزاری کا گُناہ بھی سر لیتی ہیں۔

یاد رکھئے! بِتقاضائے بَشریَّت وفات پر غمگین ہو جانا، چہرے سے غم کا ظاہر ہونا، اسی طرح بِلا آواز رونا وغیرہ منع نہیں ہے۔ ہاں! ایسے میں شریعَتِ مطہرہ کی خلاف وَرزی منع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی آخرت بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۹

فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۷

کن کاموں میں اطاعت لازِم ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا اِطاعتِ مُصْطَفٰے کہلاتا ہے۔ اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے جن سے بچنے کا اور جنہیں کرنے کا حکم ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا اور دیگر نیک کام ضروری ہیں، اسی طرح جُھوٹ، غیبت، چُغلی، موسیقی وغیرہ گُناہوں سے اِجْتناب بھی لازِم ہے۔ مگر افسوس! صَد افسوس! آج مُسلمانوں نے دِین سے دُوری کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری کو چھوڑ دیا، شاید اسی وجہ سے مُعاشرے میں گُناہ عام ہوتے جارہے ہیں۔ جس طرف نظر اُٹھائیے بے عملی، بے راہ روی اور سُنّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سوز نظارے ہیں۔ نمازیں چھوڑنا، گالیاں دینا، تہمتیں لگانا، بدگمانیاں کرنا، غیبتیں کرنا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، معلوم ہونے پر عیبوں کو اُچھالنا، بات بات پہ جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کے نشے میں مخمور رہنا، سرِعام سُود ورِشوت کا لَین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، غُرُور وتکبر، حَسَد وریاکاری اور بُغض وکینہ جیسے بے شُمار گُناہ عام ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن مَوت ہمارا رشتۂ حَیات مُنْقَطِع کرکے ہمیں آراستہ وپیراستہ کمروں کے نَرم وآرام دِہ گدیلوں سے اُٹھا کر قبر کی مٹّی پر سُلادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا ان ساعتوں کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچّی تَوبہ کیجئے! اور نیکیوں میں وَقت گُزاریئے۔ آیئے! اِطاعتِ مُصطفٰے کا جذبہ پیدا کرنے کی سچّی نیّت سے چند فرامین مصطفٰے سنتے ہیں:

www.dawateislami.net

فضائل پر مشتمل آٹھ فرامینِ مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ پسندیدہ کام، نماز کو اس کے وَقْت پر اَدا کرنا اور والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے پسندیدہ کام کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔[2]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جس میں یتیم کو عزّت دی جاتی ہو۔[3]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: کوئی اپنے مُسلمان بھائی کو اس سے اَفْضل فائدہ نہیں پہنچا سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔[4]

﴿5﴾... ارشاد فرمایا: اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو، اس طرح تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔[5]

﴿6﴾... ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اہْلِ خانہ کے ساتھ نرمی برتنے والا ہو۔[6]

﴿7﴾... ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کسی عیب پر مطلع ہوا پھر اس کی پردہ

1... بخاری، کتاب التوحید، باب وسمی النبی الصلاۃ عملا... الخ، ۴/ ۵۸۹، حدیث: ۷۵۳۴

2... معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

3... معجم کبیر، ۱۲/ ۲۹۶، حدیث: ۱۳۴۳۴

4... جامع بیان العلم و فضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم و حافظہ و مبلغہ، ص ۶۲، حدیث: ۱۸۵

5... مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۴۳۲، حدیث: ۹۹۶

6... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان... الخ، ۴/ ۲۷۸، حدیث: ۲۶۲۱

www.dawateislami.net

پوشی کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی فرما کر اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔[1]

﴿8﴾... ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے[2]۔[3]

وعیدوں پر مشتمل سات فرامینِ مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ دو قسم کے لوگوں کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا: (۱)... قطع رحمی کرنے والا اور (۲)... بُرا پڑوسی۔[4]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: ظُلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہو گا۔[5]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔[6]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: بُغض سے بچو کہ یہ دین کو مُونڈ دیتا (یعنی تباہ و برباد کر دیتا) ہے۔[7]

﴿5﴾... ارشاد فرمایا: جو مُسلمان عہد شکنی اور وعدہ خِلافی کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔[8]

---

1 ... معجم کبیر، ۱۷/ ۲۸۸، حدیث: ۷۹۵

2 ... نیک اعمال کے فضائل سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب "جنت میں لے جانے والے اعمال" کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

3 ... معجم اوسط، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۷۳۷

4 ... مسند فردوس، ۱/ ۲۳۷، حدیث: ۱۶۸۰

5 ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۶

6 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الحیاء، ۳/ ۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶

7 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۶، ۴/ ۲۲۸، حدیث: ۲۵۱۶

8 ... بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب اثم من عاهد ثم غدر، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹

www.dawateislami.net

﴿6﴾... ارشاد فرمایا: جو کسی مومن کو ضَرَر (نقصان) پہنچائے یا اس کے ساتھ مَکْر اور دھوکا بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔[1]

﴿7﴾... ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی مُسلمان بھائی کو اس کے کسی ایسے گُناہ پر عار دِلائے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دِلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خُود اس گُناہ کو نہ کر لے[2]۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بیان کردہ فرامینِ مُصطفٰے پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی اور گُناہوں بھری زِندگی سے چھٹکارا مل جائے گا۔ آیئے! ہم بھی پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے، والدین اور تمام مُسلمانوں سے حُسنِ سُلُوک کرنے، مُسلمانوں کی دل آزاری سے بچنے، ان کا دل خُوش کرنے، یتیموں پر شفقت اور حسبِ اِستطاعت، اہل و عیال کی مدنی تربیت کرنے، مسلمانوں کو اچھی باتیں بتانے، ان کی پردہ پوشی کرنے، مُصیبت پر صَبْر کرنے، ظُلم و زِیادتی، فحش گوئی، بُغْض و کینہ، وعدہ خلافی، دھوکا دَہی وغیرہ گُناہوں سے بچنے کی خُود بھی نِیَّت کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بچائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ نیکیوں میں رَغْبت اور اِستقامت پانے کے لئے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کیجئے،

1... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸

2... بُرے اعمال کی وعیدوں کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ کتب "جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول، دوم)" اور "76 کبیرہ گناہ" کا مطالعہ کیجئے!

3... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۳، ۴/ ۲۲۶، حدیث: ۲۵۱۳

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

مجلس مَدَنی اِنعامات کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ ومَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ کے طلبہ وطالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت "مَجْلِس مَدَنی اِنْعامات" کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں: "کاش! دیگر فرائض وسُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں (مَدَنی انعامات کے رسالے) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْر وآخِرت کی بہتری کے لئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے جَنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین اِنعام پالے۔"

آیئے! نیت کرتے ہیں کہ ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں گے اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اطاعتِ مُصْطَفٰے کے مُتَعَلِّق کچھ سننے کی سعادت

www.dawateislami.net

حاصل کی:

...یقیناً ایک مسلمان کے لیے دِین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرنے کا بہترین نسخہ اطاعتِ مُصطفٰے ہی ہے۔

...اپنے تمام تر مُعاملات کو اطاعتِ مُصطفٰے کے سانچے میں ڈھالنے والا ہی دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

...صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کا مُقدّس کردار بھی ہمارے لیے مَشعلِ راہ ہے کہ ان حضرات نے بھی اپنی ساری زندگی اِطاعتِ مصطفٰے میں بسر کی۔

دعا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مُطیع و فرمانبردار بنائے اور ہر بُرے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام

"ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عِلمِ دِین سے مالا مال ایسے اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ عِلمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا اور ڈھیروں علم دین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ احادیثِ مُبارکہ میں عِلمِ دین سیکھنے کے بڑے

www.dawateislami.net

فضائل وارد ہوئے ہیں، ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں:

مروی ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستے پر چلتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے راستے پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔[1]

آیئے! ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی مدنی بہار:

پنجاب (پاکستان) کے شہر چشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: نَمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدَین کو سَتانا وغیرہ وغیرہ گُناہ، میری زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو مجھے جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ اِنٹرنیٹ کے غَلَط اِستِعمال کے گناہ میں بھی مُلوَّث تھا۔ جینز (JEANS) کے سوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا حتّٰی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر والِد صاحِب نے سُوٹ سِلوالیا، لیکن میں نے اُسے پہننے سے اِنکار کر دیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر وہی پہنی۔ فیشن کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجِد میں جو نئے امام صاحِب تشریف لائے، وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے

[1]... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۳۱۲، حدیث: ۲۶۹۱

www.dawateislami.net

مجھ پر "اِنفرادی کوشش" کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دِلائی اُن کی "اِنفرادی کوشش" کے سبب میں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر ہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والِد صاحِب کو "دعوتِ اسلامی" کے اِشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ "مُردے کی بے بسی" تحفۃً دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس بیان کی بَرَکت سے میرے دِل کی دُنیا زَیر وزَبر ہونے لگی، خاص کر اِس جُملے: "انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی" نے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کر لی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نحوستوں سے پاک کر دیا اور "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ اِس "مَدَنی ماحول" نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چہرے پر پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک اور سر پر عِمامہ شریف کا تاج سجا لیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس زیبِ تن کر لیا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مَدَنی پھول“ سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ...”تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ”اِثْمِد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] ...پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجَل بِقَصْدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] ...سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنّت ہے۔[4] ...سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱)... کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں[5]، (۲)... کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو[6]، (۳)... تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[7] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ...یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

3 ...فتاوی ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب العشرون فی الزینة...الخ، ۵/ ۳۵۹

4 ...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰

5 ...ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۳

6 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الکحل...الخ، ۶/ ۱۲۷، حدیث: ۳

7 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الکحل...الخ، ۶/ ۱۲۷، حدیث: ۲

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

رہوں ہر دَم مُسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کَرَم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

شوہر کو نیک نمازی بنانے کا نسخہ

اگر کسی عورت کا خاوند بُری عادتوں کا شکار ہو اور گھر میں ہر وقت جھگڑا رہتا ہو تو ہر بار "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (1111) مرتبہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر اپنے خاوند کو پلائے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوہر نیک نمازی بن جائے گا۔ (یہ عمل اس طرح کرنا ہے کہ شوہر وغیرہ کو پتا نہ چلے ورنہ غلط فہمی کے سبب فساد ہو سکتا ہے چاہیں تو کولر وغیرہ میں دم کر لیجئے اور شوہر سمیت سبھی اس سے پانی پئیں)۔ (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص ۳۲)

1...وسائل بخشش مرمم، ص ۳۹۳

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرما دے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شُکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، شافعِ اُمم، سراپا جُود وکرم، دافعِ

1 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۳۰۳۵

روح البیان، پ۲۴، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/ ۲۴۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص۲۰۹

www.dawateislami.net

رَنج واَلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

شَبِ قَدْر سے اَفضل رات:

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بے شک سَرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَبِ ولادت "**شبِ قدر سے بھی افضل**" ہے کیونکہ شَبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لَیْلَۃُ القدر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف وعزّت والی ہے جو ملائکہ کے نُزول کی بِنا پر مشرَّف ہے۔[1]

جب کائنات میں کُفر وشرک اور وَحشت وبَربَرِیَّت کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔12 رَبیعُ الاوّل کو مکّہ مکرّمہ میں حضرت سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نُبُوَّت، محسنِ انسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام عالمین کے لئے رَحمت بن کر جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ کنگرے گر گئے۔ ایران کا جو آتش کَدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بجھ گیا، دریائے ساوَہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آ گیا۔

---

1 ... ماثبت من السنة، ذکر شهر ربیع الاول، ص ۱۰۰

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا مُبارَک ذِکر کر کے رحمتیں اور برکتیں سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بارگاہِ الٰہی میں وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جو نہ کسی کو ملا ہے اور نہ ملے گا۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مولانا، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم[1]

محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے فضائل و کمالات میں سے ایک فضل اختیاراتِ مصطفٰے بھی ہے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا اختیارات عطا فرمائے ہیں اور حکومت مصطفٰے کیسی شان والی ہے۔ چنانچہ

اِختیاراتِ مُصطفٰے:

باذنِ پروردگار دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اِکٹھّے ہو کر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اِس

1... حدائقِ بخشش، ص ۸۰

کے لئے نہیں تم حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کَلِیْمُ اللہ ہیں۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اِس کے لئے نہیں تم حضرت سیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں چلے جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اِجازت طَلَب کروں گا تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ایسی حمد القا فرمائے گا جو ابھی میرے ذہن میں نہیں، میں اس کی حمد کرتے ہوئے سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا: ''یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔'' میں عَرض کروں گا: ''یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت، میری امت۔ تو فرمایا جائے گا: جایئے! اور اپنی اُمَّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے جس کے دل میں جَو برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور حمد کرتے ہوئے رب تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا: یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔'' میں عَرض کروں گا: ''یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جایئے! اور اپنی اُمَّت کے ہر اُس شخص کو نکال لایئے جس کے دل میں

www.dawateislami.net

رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو۔ چُنانچہ

میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور حمدِ الٰہی بجالاتے ہوئے اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا تو فرمایا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ ''میں عَرض کروں گا: '' یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جایئے! اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو، اُسے بھی نکال لایئے۔ چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔[1]

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود ربّ تعالٰی کی حَمْد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ سکھائیں، ہماری حَمْد حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی حَمْد ربّ تعالٰی کے سکھانے سے اور ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی جیسی حَمْد، حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمْد نہ کی۔ اسی لئے آپ کا نام اَحمد ہے (یعنی بہت زیادہ حَمْد و تعریف کرنے والا۔

1 ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیمۃ... الخ، ۴/ ۵۷۶، حدیث: ۷۵۱۰

2 ... ذوقِ نعت، ص ۳۵

www.dawateislami.net

مزید فرماتے ہیں:) اُس سجدہ میں حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کی بے مثال حَمْد کریں گے اور مقامِ محمود پر رَبّ تعالٰی، حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی حَمْد کرے گا جو کوئی نہ کر سکا ہو گا، اِس لئے حضورِ اَنْور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمْد و تعریف کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے (یعنی اپنی اُمّت کی آسانی) کے لئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتا لگا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدْنٰی (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مَجْلِسِ ذِکْر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ محشر اور شانِ مصطفٰے:

سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ رَبُّ الْعزت نے ہمارے آقا و مولٰی، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ کو کس قدر اِختیارات سے نوازا ہے کہ مَحْشَر کے دن جب کہ سُورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں شفاعتِ اُمّت کی اِجازت

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۱۷ تا ۴۱۹، ملتقطا

www.dawateislami.net

طَلَب فرمائیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِختیار عطا فرمائے گا اور آپ باذنِ الٰہی اپنے اُمّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چُھٹکارا دِلوا کر داخِلِ جنّت فرمائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور سب اُسی کے محتاج، کوئی بھی چیز اُس کے قبضہ واِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِسے یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے۔ بلاشُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُنہیں عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے، وہ کسی سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مقابلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات زائد اور افضل و اعلیٰ ہیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے — ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے — ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی

www.dawateislami.net

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے اَندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا اختیاراتِ مصطفٰے کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

آیاتِ مُبارکہ اور اِختیاراتِ مصطفٰے:

پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَآء، آیت نمبر 65 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾

(پ۵، النسآء: ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رَبّ کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

پارہ 10، سُوْرَۃُ التَّوبۃ، آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28، سُوْرَۃُ الْحَشر، آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا

[1] ... حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸ تا ۱۴۰

www.dawateislami.net

نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (پ۲۸، الحشر: ۷) فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اِختیار رہے۔

(پ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

تفسیر خزائن العرفان:

صدرُ الاَفاضِل مُفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مختار نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ کو حاکم و مختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ کی اِطاعت کو لازِم قرار دیا۔ یوں ہی آپکو اِس بات کا بھی اِختیار دیا کہ جسے چاہیں جو چاہیں حکم فرمادیں اور جب جس چیز سے چاہیں منع فرمادیں۔ چُنانچہ

محبوب کیا مالک و مختار بنایا:

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نائبِ مُطْلَق ہیں،

[1]... خزائن العرفان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۶

www.dawateislami.net

تمام جہان حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصَرُّف (یعنی اِختیار میں) کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحْکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ کے سِوا کسی کے مَحْکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان وزمین کی سَلْطَنَتیں) حضور کے زیرِ فرمان، جنّت ونار کی کُنْجیاں دستِ اَقْدَس میں دے دی گئیں، رِزْق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تَقْسِیْم ہوتی ہیں، دُنیا وآخرت حضور کی عطا کا ایک حِصّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرمادیں۔[1]

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر　　کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خدا نے　　محبوب کیا مالک و مُختار بنایا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِختیاراتِ مُصطفٰے پر مُشْتَمِل چند واقِعات

آیئے! اِس ضِمن میں اِختیاراتِ مُصْطَفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

﴿1﴾... فرضیّتِ حج اور اِختیارِ مصطفٰے:

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرضیت حج

1... بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵

2... ذوق نعت، ص ۳۳

www.dawateislami.net

کا اعلان کرتے ہوئے خطبے میں ارشاد فرمایا: اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا یعنی اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج فرض فرمادیا ہے لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت سیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی سوال کیا مگر رسولوں کے سالار، نَبیِّ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر بار خاموشی اختیار فرمائی اور ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ یعنی اگر میں نے "ہاں" کہہ دیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔[1]

یاد رہے کہ حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفل ہو گا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حُضورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، اِختیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِختیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِختیار کا واضح طور پر اِظہار فرمادیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر غمخوارِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم گناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ اِس ضمن میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص ۵۳۶، حدیث: ۳۲۵۷

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیۃ الحج فی العمر مرۃ واحدۃ، ۲/ ۱۰، حدیث: ۳۲۱۰

www.dawateislami.net

خُود مُختاری اور اُمّت کی خیر خواہی کے بارے میں تین فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔ چنانچہ

اُمّت پر شفقت و مہربانی:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الْوُضُوْءَ یعنی اگر مجھے اپنی اُمّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ یعنی اگر مجھے اپنی اُمّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخّر کرنے کا حکم دیتا۔[2]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَ سُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ یعنی اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخّر کر دیتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ نَبِیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کو مؤخر فرما دیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح ہر نماز سے پہلے مِسواک کو فرض فرما دیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[4] مگر اُمّت پر شفقت و مہربانی کرتے

1... مسند احمد، حدیث تمام بن العباس، ۱/ ۴۵۹، حدیث: ۱۸۳۵

2... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۶۷

3... ابو داود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الاخرۃ، ۱/ ۱۸۵، حدیث: ۴۲۲

4... ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۰

www.dawateislami.net

ہوئے آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

اِذنِ خدا سے ہو تم مُختارِ ہر دوعالَم دونوں جہاں تمہاری خیرات کھا رہے ہیں[1]

یاد رہے! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔ چنانچہ

پیارے آقا کی مسواک سے محبت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ بَدَاَ بِالسِّوَاکِ یعنی حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے مِسواک ہی کیا کرتے تھے۔[2] اور رات یا دن میں جب بھی آپ آرام فرماتے تو بیدار ہو کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کیا کرتے تھے۔[3]

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کیا کریں، اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی حاصل ہو گی۔ جیسا کہ

منہ کی پاکیزگی اور رضائے رب:

فرمانِ مصطفٰے ہے: اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی پاکیزگی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا ذریعہ ہے۔[4]

---

1 ... وسائل بخشش مرمم، ص۲۹۷

2 ... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ص ۱۲۴، حدیث: ۵۹۱

3 ... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/ ۵۴، حدیث: ۵۷

4 ... بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/ ۶۳۷

www.dawateislami.net

﴿2﴾... حرم شریف کی گھاس اور اختیارِ مصطفٰے:

فتحِ مکہ کے موقع پر باذنِ پروردگار دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمت بیان کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گُزارش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذخر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز کر دیا۔ چنانچہ

مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکّہ شریف کو حَرَم بنایا ہے۔ لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذخر گھاس کو جائز فرما دیجئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذخر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔[1]

عقیدۂ صحابہ:

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حرمت کے بارے میں واضح فرمان سن لینے کے باوجود حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے جلیلُ القدر صحابی اِذخر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللّٰہ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے بلکہ اُن کا عقیدہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ

[1]... بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ، ۲/۱۶، حدیث: ۲۰۹۰

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دیا ہے اور پھر خُود حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذخِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق ثبت فرمادی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مصطفٰے کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا اَحکامات کے بارے میں ہیں جن میں حُضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِختیارات سے بِلا اِمتیاز اپنی اُمّت کے تمام اَفراد کے لئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ ایک چیز جو ساری اُمّت کے لئے تو فرض و واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کردے تو گُناہ گار ہو مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِختیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند اَفراد کو اُس فرض و واجب کے ترک کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی ایک چیز جو ساری اُمّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہے کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو مگر آپ نے کسی ایک یا چند مخصوص اَفراد کے لئے اُسے حلال و جائز فرمادیا۔ آیئے! چند ایمان افروز واقعات سنتے ہیں۔

﴿3﴾... پنج وقتہ نماز اور اِختیارِ مصطفٰے:

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز کی فرضیّت کا اِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حق دار ہے جیسا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دن رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔“[1] مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نَبیِّ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

[1]... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات... الخ، ص ۳۵، حدیث: ۱۰۰

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات پر کہ ساری اُمّت پر پانچ نمازیں فرض ہونے کے باوُجود تین فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی۔ چنانچہ

مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں اس شرط پر اسلام قبول کرتا ہوں کہ دو نمازیں ہی پڑھا کروں گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالیا۔[1] یاد رہے کہ ترکِ نماز کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کے لئے خاص تھی کسی اَور کو بلا عذرِ شرعی ایک نماز بھی ترک کرنا جائز نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سارے مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہیں مگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن صاحب کو اپنے اِختیار سے تین نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطا فرمادی۔

روزے کا کفارہ:

یونہی روزے کے کفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے، وہ بھی سماعت فرمالیجئے، یہ بات ذہن میں رکھئے کہ رمضان کا روزہ بلا اجازتِ شرعی توڑنے والے پر شرائط پائے جانے کی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ ”ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے تو پے در پے (یعنی مسلسل) 60 روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو 60 مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔“[2]

روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کے لئے یہی حُکمِ شرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو روزے کا کفارہ معاف فرماتے ہوئے

---

1 ... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹

2 ... ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی الکفارۃ، ۳/ ۴۴۷

www.dawateislami.net

خود ہی استعمال کرنے کا حکم ارشاد فرمادیا۔ چُنانچہ

﴿4﴾... سزا کو اِنعام میں بدل دیا:

حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقْدَس میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ہلاک ہو گیا۔ استفسار فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا 60 مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ اسی دوران بارگاہِ رسالت میں (صدقے کی) کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا۔ حُضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اِنہیں خَیرات کر دو۔ عَرض کی: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیرات کروں؟ حالانکہ پورے مدینہ منورہ میں کوئی گھر ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ یہ بات سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیئے حتّٰی کہ دانداں مبارک ظاہر ہو گئے اور ارشاد فرمایا: جاؤ! یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو گیا)۔[1]

سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ شریف میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہو گا (کہ روزہ توڑنے پر) سَوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنعام سے بدل

[1]... مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع... الخ، ص ۴۳۳، حدیث: ۲۵۹۵

www.dawateislami.net

دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہ گاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (پ۵، النسآء: ۶۴) گُناہ گار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾... گواہی اور اختیارِ مصطفٰے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باہمی لین دَین کے مُعاملات میں دو مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مَردوں میں سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شَرعاً قبول نہیں اور یہ تمام مُسلمانوں کے لئے ہے مگر نَبیِّ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت سیِّدُنا خُزَیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اِس عام حکم سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهٗ خُزَیْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَیْهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی خُزَیْمَہ کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف گواہی دیں تو تَنِ تنہا ان کی گواہی کافی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۳۰/ ۵۳۱

2 ...معجم کبیر، ۴/ ۸۷، حدیث: ۳۷۳۰

www.dawateislami.net

﴿6﴾... عِدّت کا حکم اور اختیارِ مصطفٰے:

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عِدّت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ کریم میں چار ماہ دس دن بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

تفسیر خزائنُ العرفان:

صَدرُ الْاَفاضِل مُفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حامِلہ کی عدّت تو وَضْعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ ''سُوْرَۃُ الطَّلَاق'' میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار ماہ دس روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اُس کی عِدّت چار ماہ دس دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے

[1]... خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۳۴

www.dawateislami.net

کہ حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بِنْتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں چار ماہ دس دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین دن تک سوگ منانے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بِنْتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: جب حضرت سیِّدُنا جَعْفَر طَیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شہید ہوئے تو باذنِ پروردگار دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تین دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔[1]

سیِّدِی اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: یہاں حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِس حکم عام سے استثناء (علیحدہ) فرمادِیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾... قربانی اور اختیارِ مصطفٰے:

حضرت سیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَبُو بُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس کے بدلے دوسری قُربانی کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اب تو میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْہَا مَکَانَہَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کردو مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔[3]

1... سنن کبری للبیھقی، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/ ۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2... فتاوی رضویہ، ۳۰/ ۵۲۹

3... مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا، ص ۸۳۵، حدیث: ۵۰۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ کُتُبِ فِقہ میں مذکورہ ہے کہ ”شہر میں قُربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہو سکتی۔“[1]

قربانی کے جانوروں کی عمر:

یونہی قربانی کے جانوروں کی عمر بھی متعین ہے کہ ”اونٹ پانچ سال کا، بکری ایک سال کی اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔“[2]

حضرت سیِّدُنا اَبُو بُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چونکہ نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کر لی تھی اسی لئے حُضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا، اب ان کے پاس صرف چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا اور عُمر کے اعتبار سے شرعاً اس کی قربانی جائز نہ تھی مگر جب انہوں نے بارگاہِ رسالت میں اپنی اس پریشانی کا تذکرہ کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف انہی کو چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی کی اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قُربانی کرنا کافی نہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام

---

1 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الثالث فی وقت الاضحیۃ، ۵/ ۲۹۵

2 ... درمختار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۳۳

واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسا عظیمُ الشّان مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِختیارات، نبیوں کے تاجْوَر، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سونپ دیئے، جیسا کہ

اَحکام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں:

مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز)۔ حق تعالٰی نے شریعت مُقرّر کرکے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی واضافہ فرمائیں)۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ کے اِختیارات پر بھی دل و جان سے ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہرگز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جسے قرآن مبین میں حرام بیان کیا گیا صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ باذن پروَرْدَگار دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ مجید ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب پنجم، ذکر سال پنجم...الخ، ۲/۱۸۳

www.dawateislami.net

نے اپنے اِختیارات پر اعتراضات کرنے والے بد نصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب قرآن پاک موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی صرف اُسی کو حلال اور جو حرام ملے گی صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اَلَا وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ یعنی خبردار! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! اللہ تَبَارَکَ وتعالٰی نے دُنیا میں کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار پیغمبر بھیجے[2] اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مثال اِختیارات سے مُشَرَّف فرمایا مثلاً حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ و برَص کی بیماری دُور کرنے اور مادرزاد اندھوں کو بینا کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے[3]، حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہواؤں[4] اور جِنّوں پر حکومت کرنے اور تین مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے[5] اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں،

1 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب تعظیم حدیث رسول اللہ... الخ، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۲

2 ... مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۳۰۱، حدیث: ۲۲۳۵۱

3 ... پ۷، المائدۃ: ۱۱۰

4 ... پ۱۷، الانبیاء: ۸۱

5 ... پ۱۹، النمل: ۱۶ تا ۱۹

www.dawateislami.net

لہٰذا آپ کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات اور اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ

نُور کا کھلونا:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "نُور کا کھلونا" صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبُوَّت کی نشانیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (بچپن میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضُور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسْبِیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔[1]

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہ میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈوبا سورج پلٹ آیا:

حضرت سیِّدَتُنا اسماء بِنْتِ عُمَیْس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ خیبر کے قریب مقامِ

---

1 ... دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب ماظھر علی رسول اللّٰہ... الخ، باب ماجاء فی حفظ اللّٰہ... الخ، ۲/ ۴۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۴۳، ۲۴۹

www.dawateislami.net

صحباء پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظہر کی نماز پڑھ کر حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو کسی کام سے بھیج دیا، وہ واپس لوٹے تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز عصر ادا فرما چکے تھے (جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابھی نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی)، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی گود میں سرِ انور رکھا اور آرام فرمانے لگے، وہ آرام سے بیٹھے رہے حتّٰی کہ سورج غروب ہو گیا (نماز عصر قضا ہونے پر ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے) تو حضور نَبِیِّ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یقیناً تیرا بندہ عَلِی تیرے نبی کی اطاعت میں تھا، اس کے لئے سورج کو لوٹا دے۔'' حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بِنْتِ عُمَیْس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں اور زمین پر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی، حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کیا نماز عصر ادا کی پھر سورج غروب ہو گیا۔[1]

سیِّدِی اعلٰی، امام اہلسنت، مولانا، شاہ، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدائقِ بخشش شریف میں اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
اِشارے سے چاند چِیر دِیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لِیا
گئے ہوئے دن کو عَصْر کِیا یہ تاب و تَواں تمہارے لئے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، ۲۴/ ۱۴۴، حدیث: ۳۸۲

2 ... حدائق بخشش، ص ۳۴۸، ۳۵۱

www.dawateislami.net

کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ“ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، مدینے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور اِختیارات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 875 صفحات پر مشتمل کتاب ”سیرتِ مُصْطَفٰے“ کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب میں اِعلانِ نُبُوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِختیارات، خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتَعَلِّق معجزات نہایت عُمدہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو آج ہی مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا بھی جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں بتائی جاتی اور بکثرت سنّتیں سیکھی اور سِکھائی جاتی ہیں، لہٰذا ہم بھی نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، عِلمِ دین میں اضافہ کرنے اور عِشقِ رسول بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں کوشاں ہے، جن میں سے ایک شعبہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن بھی ہے۔

www.dawateislami.net

شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء میں مجلس مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس شعبے کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے کئی ملک وبیرونِ ملک کے مُسلمانوں کو نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، جبکہ باقاعدہ آن لائن درسِ نظامی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخلہ فارم (Admission Form) بھی موجود ہے، لہٰذا مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن میں داخلے کے خواہش مند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا ضرور وِزٹ (Visit) فرمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان میں ہم نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات واِختیارات کے بارے میں سُنا کہ

…روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعتِ کُبریٰ کا اِختیار عطا فرمائے گا کہ آپ اپنے ہر اُس اُمّتی کو جہنّم سے نکال لائیں گے جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو گا۔ یاد رہے! دُنیا میں بھی لوگوں کے ذاتی مُعاملات اور حلال وحرام کے شرعی اَحکامات میں آپ کو کامل اِختیارات عطا فرما کر قرآنِ کریم میں ارشاد فرما دِیا گیا کہ ”جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو“

[1] …وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نائبِ مُطْلَق ہیں۔

... تمام جہان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتِیار میں کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں حکم دیں، یہی وجہ ہے کہ حَرَمِ مکّہ میں درخت و گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے باوُجود لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اِذخِر گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا۔

... سب کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہونے کے باوُجود ایک شخص پر اُس کی عرض قبول کرتے ہوئے تین نمازیں نہ پڑھنے کی رخصت دے دی۔

... حج کا حکم بیان کرنے کے بعد جب ہر سال حج کے فرض ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموشی اِختیار فرما کر زندگی بھر میں ایک ہی بار حج کو فرض رکھا اور فرمادِیا کہ اگر میں کہہ دیتا کہ ”ہاں ہر سال فرض ہے“ تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔

... اُمَّت کی دُشواری کا خیال فرماتے ہوئے مِسواک کو صِرف سُنّت ہی رکھا، وُضو میں واجِب قرار نہ دِیا۔

... نمازِ عشاء کے وقت میں بھی اُمَّت کی آسانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آدھی رات یا تہائی رات میں نمازِ عشاء پڑھنا واجب نہ فرمایا۔

... ایسی غیرِ حامِلہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے اُسے بحکمِ قرآنی چار ماہ دس دن عِدّت میں رہنا واجب ہے مگر سیِّدَتُنا اَسْماء بِنْتِ عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں اِس طویل عِدّت کو تین دن سے تبدیل فرمادِیا۔

... ایک سال سے کم عُمر بکری کے بچے کی قُربانی جائز نہیں مگر حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو چھ ماہا بکری کے بچے کی قربانی کی اِجازت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ ”تمہارے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہ ہو گا۔“

تنبیہ:

ماقبل میں جتنے بھی واقعات بیان ہوئے اختیاراتِ مصطفٰے سے متعلق تھے، اس طرح کے معاملات میں انہیں دلیل بنا کر کسی کو بھی عمل کرنے کی اجازت نہیں، اب ہر ایک پر تمام دینی احکام پر مِنْ وعَنْ ویسے ہی عمل کرنا جیسے شریعت نے فرمایا ہے ضروری ہے۔

بہر حال اِختیاراتِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلِّق سیرت واحادیث کی کتابوں میں اِس طرح کے بہت سے واقعات مذکور ہیں جن سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت اور محبت وعقیدت دلوں میں مزید پُختہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرح مَعَاذَ اللّٰہ کوئی عام بَشَر نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ساری کائنات میں آپ کو سب سے بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنائے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب:

... فرمانِ مُصطَفٰے: ”جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

www.dawateislami.net

ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے)۔[1] ...جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ...پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ ...مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔ ...صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (یعنی طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[2] ...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ ...(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 **صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16** اور (۲)...120 **صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب"** ہدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

---

1 ...مسلم، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الانتعال... الخ، ص ۸۹۴، حدیث: ۵۴۹۴

2 ...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۲۲

3 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: ”جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، **اللہ** تَعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔“[1]

باغِ جنَّت میں محمد مُسکراتے جائیں گے
پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک دُنیا و آخِرت کی بھلائی اور کامیابی کا خواہش مند ہے۔ اس کے لئے ہمیں ہر مُعاملے میں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کرنی ہوگی کیونکہ آپ کے اَقْوال و اَفْعال، اَخْلاق و عادات اور تمام صِفات ہمارے لئے باعِثِ نجات ہیں۔ آج ہم پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک پاکیزہ صِفَت ”حِلم“ کے بارے میں سُنیں گے۔ یہ بھی سُنیں گے کہ ”حلم کسے کہتے ہیں؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کی کیا اہمیّت ہے؟“ سب سے پہلے حِلمِ مُصطفٰے سے مُتَعَلِّق ایک ایمان اَفْروز روایت ملاحظہ فرمائیے!

---

1 ...معجم اوسط، ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

ایک اعرابی کا واقعہ:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایَت ہے کہ ایک بار حضور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اَعرابی سے ایک وَسْق (چھ مَن 30 سیر کھجوروں) کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا۔ کھجور دینے کے لئے کاشانۂ اَقْدس پر آکر جب کھجوریں تلاش کیں تو نہ ملیں۔ آپ واپس اس اَعرابی کے پاس گئے اور اِرْشاد فرمایا: عبدُاللہ! ہم نے تجھ سے ایک وَسْق کھجوروں کے بدلے اُونٹ خریدا تھا، مگر تلاش کے باوُجود ہمیں کھجوریں نہ مل سکیں۔ یہ سُنتے ہی وہ اَعرابی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنا تو یہ کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑے کہ تو ہلاک و برباد ہو! کیا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دھوکا کریں گے؟ آپ نے اِرْشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حق دار کو گُفتگو کا حق حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ اس طرح فرمایا، لیکن سمجھانے کے باوُجود جب وہ نہ مانا تو آپ نے ایک صَحابی کو حکم دیا کہ خویلہ بنتِ حکیم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اگر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک وَسْق ہے تو ہمیں دے دیں! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم واپس کر دیں گے۔ صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں پیغامِ رسول پہنچایا تو انہوں نے کہا: میرے پاس کھجوریں موجود ہیں، آپ لینے کے لئے کسی کو بھیج دیجئے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس اَعرابی کو لے جاؤ اور جتنی کھجوریں بنتی ہیں اسے دے دو۔ اَعرابی کھجوریں لے کر واپس آیا تو آپ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان جلوہ گر تھے۔ اس نے عرض کی: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خَیر دے! آپ نے پُورا حق بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرما دیا۔ تو حضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہوں گے جو (دنیا میں) عمدہ طریقے سے پورا پورا حق دیتے ہوں گے۔[1]

خُلقِ عظیم سے مجھے حصہ عطا کرو! بے جا ہنسی کی خصلتِ بد کو نکال دو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُردباری اپناؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر عَفْوودَرْگُزر فرمانے والے اور نہایت شفیق وبُردبار تھے۔ سب کے سامنے سودے سے انکار کا اِلْزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت وقُدرت کے باوُجود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ فرمایا۔ اس رِوایَت سے ہمیں بھی یہ دَرْس ملا کہ دَورانِ تِجارت خرید وفروخت کرتے وَقْت حِلم، برداشت، سچائی اور دِیانت داری سے کام لینا چاہیے۔ سودا بیچنے والے یا خریدنے والے سے کوئی بھی اگر تکلیف دہ بات کرے تو آخِرت کے لیے نیکیوں کا ذَخیرہ (جمع) کرتے ہوئے صَبْر کے گھونٹ پی لینا چاہئے۔ جوابی کاروائی کرنا، لڑائی جھگڑا بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپس میں نَفْرتوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ بدکلامی، دل آزاری اور اِلْزام تَراشی والے جُملے کہنے کی صُورت میں کبیرہ گُناہوں میں جا پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے مَواقع پر غُصّے میں آنے، شُعلے اُگلتی نگاہوں سے دوسروں کو ڈرانے اور بات کا بتنگڑ بنانے کے بجائے صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خُود بھی گُناہوں سے بچنا ہوگا اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی ہوگی، نیز ہر ایک سے حُسنِ اَخلاق سے

1 ... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۱۳۴، حدیث: ۲۶۳۷۲

2 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵

پیش آنا چاہئے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔ چنانچہ

رَسُوْلُ اللہ کا محبوب و مُقرَّب:

حضرت سیِّدُنا ابُو ثَعْلَبہ خُشَنِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ ہو گا جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُسنِ اَخلاق اپنانے کی کیسی برکتیں ہیں کہ ایسا شخص دُنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جبکہ بدتمیزی اور بداخلاقی کا مُظاہَرہ کرنے والے کو کوئی پسند نہیں کرتا، دُنیا میں بھی لوگ اُسے بُرا سمجھتے ہیں اور آخرت میں بھی ذِلّت و رُسوائی اس کا مُقدَّر بن سکتی ہے۔

حُسنِ اَخلاق کی علامات:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُسنِ اَخلاق کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کا پیکر وہ ہے جو زِیادہ حَیا والا، کسی کو اَذِیَّت نہ دینے والا، نیک اَعْمال بَجالانے والا، سچ بولنے والا، کم گو (کم گُفتگو کرنے والا)، زِیادہ عمل کا عادی، لَغْزِشوں سے حَتَّی الْامکان بچنے اور فُضُول گُفتگُو سے پرہیز کرنے والا ہو، نیک،

[1] ... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۱۷۷۴۷

www.dawateislami.net

پُر وقار، صابِر، رِضائے الٰہی پر راضی، شکر گُزار، بُردبار، نَرم طبیعت، پاکدامن اور شفیق ہو، لعنت کرنے والا، گالیاں دینے والا، غیبت کرنے والا، جلد باز، کینہ پَرور، بخیل اور حاسد نہ ہو بلکہ ہَشّاش بَشّاش رہتا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مَحَبَّت اور بُغض رکھنے والا اور اسی کی خاطر کسی سے راضی اور ناراض ہونے والا ہو۔[1]

لہٰذا ہمیں خُود بھی بُرے افعال اور بُرے اَخلاق سے بچنا چاہیے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں بھی اچھے اخلاق اور عُمدہ صِفات اپنانے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے۔ حُسنِ اخلاق کے فضائل و برکات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 99 صَفحات پر مُشتمِل کِتاب "حُسنِ اخلاق" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اس کتاب کے مُطالَعہ کی برکت سے حُسنِ اَخلاق کے رنگ برنگے، مہکتے مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ کی عظمت و بلندی کو خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 29، سُوْرَۃُ الْقَلَم، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان علامات حسن الخلق، ۳/۸۶

www.dawateislami.net

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ۲۹، القلم: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خُو بڑی شان کی ہے۔

تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاق یعنی مجھے اچھے اَخلاق کی تکمیل کے لیے مَبعُوث کیا گیا ہے۔[1] تو جن کی بِعْثَت (بھیجنے) کا مقصد اچھے اَخلاق سکھانا ہو خود ان کے اَخلاقِ عظیمہ کا عالَم کیا ہو گا۔

حِلم کی تعریف اور اس کی اَہمیّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ اَوصاف میں سے ایک پیاری صِفَت "حلم" بھی ہے۔ حلم کا معنٰی ہے: اپنی طَبِیعَت سے غُصّے کو ضبط کرنا۔[2] یعنی غُصّہ آئے تو اسے پی جانا حلم کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے! غُصّہ اِنسانی فطرت میں شامل ہے، یہ ایک غَیرِ اِختیاری اَمر ہے، اس میں ہمارا کوئی قُصُور نہیں۔ لیکن غُصّے سے بے قابُو ہو جانا بُرا فعل ہے۔ لہٰذا جب بھی غُصّہ آئے تو حلم کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اسے دَبانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ غُصّہ پینے اور بُردباری اِختیار کرنے کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ دو فرامینِ مُصطفٰے ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

بُردباری کی فضیلت:

﴿1﴾... حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے زِیادہ طاقتور وہ ہے جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابُو پالے اور سب سے زِیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت

1 ... مسند بزار، مسند ابی ھریرۃ، ۱۵/ ۳۶۴، حدیث: ۸۹۴۹

2 ... حاشیہ سیرتِ رسولِ عربی، ص ۲۹۳

www.dawateislami.net

وقدرت کے باوُجود مُعاف کر دے۔[1]

﴿2﴾... حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: وہ کیسے؟ اِرشاد فرمایا: "جو تم سے قَطع تعلُّقی کرے اس سے صِلَہ رِحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عَطا کرو اور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ بُردباری اِختیار کرو۔"[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ احادیثِ مُبارکہ میں حِلم و بُردباری اِختیار کرنے کی کس قدر ترغیب دِلائی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس اچھی صِفَت کو اَپنانے کی کوشش کریں، اِبتدا میں اگرچہ مُشکل ضَرور ہوگی، لیکن سچی لگن اور کوشش سے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے ہے: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شَر سے بچنا چاہتا ہے اُسے بچایا جاتا ہے۔[3]

حدیثِ پاک کے اس حصے "تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے" پر غور فرمائیے اور نیت کیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اپنے اندر برداشت کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور نَبِیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلم وبُردباری اور نَرم دِلی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ آپ کی نَرم دِلی کی تعریف کرتے ہوئے پارہ 4، سُوْرَۃُ اٰلِ عمرٰن،

1 ... مسند فردوس، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۸۴۹

2 ... الترغیب لابن شاھین، کتاب الحلم وفضلہ وما فیہ، ص ۲۴۹، حدیث: ۲۴۱

3 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۰۱، حدیث: ۲۶۶۳

www.dawateislami.net

آیت نمبر 159 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تُند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے سابقہ کتابوں میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ صفات لکھی دیکھی ہیں کہ آپ نہ تو تنگ مزاج ہیں، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے بلکہ مُعاف کرنے اور دَرگُزر فرمانے والے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلْم وعَفْو یعنی اَذِیَّت پہنچانے والوں کو انتقام لینے کی قدرت ہونے کے باوجود درگزر کرنے اور معاف کر دینے والی عادتِ مبارکہ کے وہ عظیم شاہکار تھے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ چنانچہ

حِلمِ مُصطفٰے:

مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت دینے کے لئے جب طائف کا سفر فرمایا تو حضرت سیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَرا اور مال دار لوگ رہتے تھے۔ اِن میں ''عَمْرو'' کا خاندان تمام قَبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ عَبْدِ یَالِیل، مسعود اور حبیب۔ آپ صَلَّی

[1]... تفسیر ابن کثیر، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۲/ ۱۳۰

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہ کی بلکہ طائف کے شریروں کو آپ کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلینِ مُبارک خُون سے بھر گئے۔ زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم اِنتہائی بے دَرْدی کے ساتھ بازو پکڑ کر اُٹھاتے، جب آپ چلنے لگتے تو پھر پتھروں کی بارش کرتے، ساتھ ہی ساتھ طَعْنہ زَنی کرتے، سَبّ و شَتْم کرتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔ حضرت سیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دوڑ دوڑ کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زَخْموں سے نڈھال ہو گئے۔ حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنگور کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔[1]

حق کی راہ میں پتھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنگ اُحد سے بھی سخت دن:

طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 ... مواھب اللدنیۃ، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۳۵
2 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۱۹۷

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا جب میں نے طائف جاکر ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھر اوٗ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر خود کو محفوظ محسوس کیا۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ حکم فرمائیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) پہاڑوں کو ان پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اسی کی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے کہ اِتنا بُرا سُلُوک کرنے کے باوجود سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ تو ان سے بدلہ لیا اور نہ ہی ان کے خلاف دُعا کی۔ یُوں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُوری حیاتِ طیّبہ اسی طرح حِلْم و کَرَم کے عظیمُ الشّان واقعات سے سجی ہوئی ہے۔ مگر فتحِ مکہ کے موقع پر جس کمالِ حلم و شَفقت کا مُظاہرہ فرمایا

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم امین... الخ، ۲/ ۳۸۶، حدیث: ۳۲۳۱

www.dawateislami.net

اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ چنانچہ

جاؤ! تم سب آزاد ہو:

مَنقول ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا اور کُفر و شیطان اپنے چیلوں سمیت ذَلیل و رُسوا ہوئے تب مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہلِ مکہ سے دَرْیافت فرمایا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: نَظُنُّ خَیْرًا ہم آپ سے خیر ہی کی تَوقُّع رکھتے ہیں، نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَّاَخٌ کَرِیْمٌ وَّ ابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَّ قَدْ قَدِرْتَ کیونکہ آپ کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفْس بھائی ہیں اور ہمارے کریم و مہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے۔ تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی (اور وہ یہ تھی):

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ (پ۱۳، یوسف: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

(یہ کہنے کے بعد ارشاد فرمایا:) جاؤ! تم سب آزاد ہو۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کہ جن لوگوں نے آپ پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، تبلیغِ دِین کے وَقْت طرح طرح سے سَتایا حتّٰی کہ آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، اسی پر بس نہ کی بلکہ ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ

1 ... مسند ربیع، باب فی الکعبة والمسجد... الخ، ص۱۹۱، حدیث: ۴۲۲

www.dawateislami.net

رہنے دیا اور فتحِ مکہ کے دن جب آپ اور آپ کے جاں نثار صحابہ ان پر غالب آ گئے تو ان سے بدلہ لینے کے بجائے کمالِ حلم و شفقت فرماتے ہوئے انہیں مُعاف فرما دیا۔

جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکہ میں
عام معافی تم نے عطا کی کتنا بڑا احسان کیا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مُعاملہ تو یہ ہے کہ آپس کے چھوٹے چھوٹے اختلافات کو زِندگی بھر کا مسئلہ بنائے رکھتے ہیں اور صُلح کی کوئی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ جبکہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیتے۔ آیئے! اپنے کردار کو سُنَّتِ نَبَوی کا آئینہ دار بنانے کے لئے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حِلم و کَرم سے مُتَعَلِّق چند روایات سنتے ہیں۔ چنانچہ

حِلمِ مُصطَفٰے پر مُشْتَمِل چند روایات

...مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفر میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے تھے کہ غَوْرَث بن حارِث نے آپ کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ کی تلوار نیام سے کھینچ لی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَوْرَث کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے اِرْشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ۔ اتنا کہنا تھا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے گر گئی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تلوار ہاتھ مُبارَک میں لے کر ارشاد فرمایا: اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ غَوْرَث

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۹۷

گڑگڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بخشی کیجئے! تو رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مُعاف فرما کر چھوڑ دیا۔ چنانچہ غَورَث اپنی قوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شَخْص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہیں۔[1]

سو بار ترا دیکھ کر عفو اور تَرَحُّم ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے[2]

...حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موٹے اور کھردرے کناروں والی نجرانی چادر اوڑھے کہیں تشریف لے جارہے تھے، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا، اچانک ایک اعرابی (دیہاتی) نے چادر مبارک کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گردن پر خراش آگئی اور کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دیجئے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرا دیئے اور اسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔[3]

...لبید بن اعصم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جادو کیا تو آپ نے اس سے بدلہ نہ لیا۔

...اسی طرح اُس غیر مسلمہ عورت کو بھی معاف فرمادیا جس نے آپ کو زہر دیا تھا۔[4]

...غزوۂ اُحد میں مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک دَندان کا کچھ کنارہ شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دیا گیا مگر آپ نے ان کے لئے اس کے سِوا کچھ نہ فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری قوم کو ہِدایت دے کیونکہ یہ

---

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع، ۳/ ۶۰، حدیث: ۴۱۳۶

مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۵۱، حدیث: ۱۴۹۳۴

2 ...مسدس حالی، ص۱۲۸

3 ...بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما کان النبی...الخ، ۲/ ۳۵۹، حدیث: ۳۱۴۹

4 ...مواھب اللدنیۃ، فیما اکرمہ اللہ تعالٰی بہ...الخ، ۲/ ۹۱

www.dawateislami.net

لوگ مجھے جانتے نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ ہے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کردار کہ اپنا ہو یا پرایا ہر ایک سے محبت و شفقت سے پیش آتے، اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہ فرماتے مگر جب شرعی حدود کو توڑا جاتا اور اَحکامِ خداوندی سے منہ موڑا جاتا تو پیشانیِ اَقدس پر جلال کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ چنانچہ

حُدُوْدُاللّٰہ کی پامالی پر شدید غصہ فرماتے:

...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی بھی اپنی ذات پر کئے گئے ظُلْم کا بدلہ لیتے نہیں دیکھا مگر جب حُدُوْدُاللّٰہ میں سے کسی حد کو توڑا جاتا تو شدید غصہ فرماتے۔[2]

...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ قُریش کے بنی مَخْزُوم کے خاندان کی ایک عورت نے چوری کی تو قریش سوچ وبچار کرنے لگے کہ بارگاہِ رسالت میں اس کی سفارش کون کرے گا؟ بالآخر حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِنتخاب ہوا کہ یہ بارگاہِ رسالت میں بات کرسکتے ہیں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس عورت کی سفارش کی تو آپ نے جلال بھرے انداز میں ارشاد فرمایا: کیا تم حُدُوْدُاللّٰہ میں سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اِسی لیے ہلاک ہوئے کہ اُن میں صاحبِ مَنصب چوری

---

1 ... الشفا، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما الحلم، ۱/ ۱۰۵

2 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للاثام... الخ، ص ۹۷۸، حدیث: ۱۰۵۰

www.dawateislami.net

کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر کمزور و ناتواں چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی، بخدا! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔[1]

جہاں تک ہو سکے بُرائی کو روکو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر مہربان و شفیق ہیں کہ دشمنوں کے ظُلم و سِتَم پر بھی عَفْو و درگُزر سے کام لیتے مگر جب آپ کے سامنے شَرِیعت کی خِلاف ورزی کی جاتی تو چہرۂ اَنور پُر جَلال ہو جاتا اور کیوں نہ ہو کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جسے اس کی اِستِطاعت (یعنی قوت) نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو یہ بھی نہ کر سکے تو اُسے چاہیے کہ دل میں اس بُرائی کو بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔''[2]

اپنے ضَمیر سے سُوال کریں کہ ہم نے اس پر عمل کی کتنی کوشش کی؟ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر کیا ہم نے حتَّی الامکان اسے روکنے کی کوشش کی یا کم از کم دل میں بُرا جانا؟ بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کر دے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بچے اسکول کی چُھٹّی کر لیں تو ضَرورتاً گوارا گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشش تک نہ کی جائے۔ خود سوچئے کہ کوئی میوزک بجا رہا ہے بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا اِسے بُرا محسُوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو ''مَعَاذَاللہ میوزیکل ٹیون''

---

1 ... مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف... الخ، ص ۷۱۶، حدیث: ۴۴۱۰

2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر... الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۷

www.dawateislami.net

مَوجود ہے۔ دو اَفراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں بُرا لگا؟ نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ اپنے مُنہ سے بھی مَعَاذَاللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، ناگوار گزرا؟ کیوں کہ اس میں میرا ذاتی نقصان ہے، رضائے الٰہی کے لئے بُرا کیوں لگے گا کہ مَعَاذَاللہ خُود بھی تو جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کے لئے ہیں ورنہ بَہُت سوں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں، گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذہن نہیں۔ اگر رِضائے الٰہی کے لئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت ہو جائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے گا۔ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے تو دوسروں کو سمجھانا بھی شُروع کر دیں گے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی اور "نیکی کی دعوت" کی دُھوم مچ جائے گی۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں التجا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت اور مَدَنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے، لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے، گھر گھر عِشقِ رسول کی شمع جلانے، مرحبا یا مصطفٰے کی دُھومیں مچانے کے لئے کم و بیش 103 شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک اِنتہائی اَہم

1... وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۹

www.dawateislami.net

شُعبہ مدنی چینل بھی ہے ...مَدَنی چینل تحفُّظِ عقائدِ اسلام کا علمبردار بن کر خوفِ خدا اور عِشقِ مُصطفٰے کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام گھر گھر پہنچانے میں مصروف عمل ہے ...مدنی چینل بین الاقوامی (International) سطح پر اسلام کے پیغام کو مُؤثّر اور دل نشین انداز میں دنیا کے گوشے گوشے تک کہ جہاں اس کے بغیر رسائی قدرے مشکل تھی پہنچانے کے لئے سرگرمِ عمل ہے ...مَدَنی چینل وہ واحد سو فیصدی اسلامی چینل ہے جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا، اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل اِسلامک چینل کہا جاسکتا ہے ...مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی و عُریانی کی فَضا میں بگڑی ہوئی اُمّتِ مُسلمہ کی اِصلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے ...مَدَنی چینل پر عقائد و عبادات، اَخلاق و مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلّق مسائل کو اِنتہائی اِحتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے، دُوسروں کو بھی دیکھنے کی دعوت دیتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تِلاوتِ قرآن اور نعتِ رسول کی میٹھی میٹھی آوازیں سُننے، فرض عُلوم پر مشتمل کثیر عِلمِ دِین کا لازوال خزانہ پانے، کئی جسمانی و روحانی بیماریوں، پریشانیوں کا گھر بیٹھے علاج پانے، ہزاروں سُنّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جَذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے، بے پردگی وغیرہ گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور عِشقِ رسول میں گُم رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو عام دُنیا بھر میں یارَبِّ دِین کا پیغام ہو[1]

نرمی اپنائیں، فائدہ اٹھائیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی مسلمان کو گناہ میں مبتلا دیکھیں تو اس کے

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۴

www.dawateislami.net

ساتھ خَیر خواہی اور اس کی آخِرت کی بھلائی کی خاطِر شَرِیعت کی خِلاف ورزی کرنے پر اس کی اِصلاح کریں، اگر سمجھانے سے فتنے کا اندیشہ ہو تو دل میں بُرا ضرور جاننا چاہئے۔ جبکہ ذاتی مُعاملات میں خلافِ مِزاج باتوں پر صَبر و تحمل اور عَفْو و دَرگُزر سے ہی کام لینا چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے لیکن ہمیں اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے رِضائے الٰہی کی خاطِر مُعاف کر دینا چاہیے کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اَوقات بنے بنائے کام بھی بِگاڑ دیتی ہے، کسی نے سچ کہا ہے کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

یاد رکھئے! اگر ہم کسی کی غَلَطی پر رِضائے اِلٰہی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اس سے اِنتِقام لینا چھوڑ دیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمْن و سُکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور فتنے فَساد کے ناپاک جَراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ بُردباری و نرم دلی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے، یقیناً جسے یہ عظیم دولت مل گئی وہ بڑا بختاور (خوش نصیب) ہے، نرمی اِنسان کی زِینت ہے، ہر وَقْت بد مزاجی سے پیش آنا تہذیب کے بھی خلاف ہے، بااَخلاق اور نرم خُو شَخْص سب کو پیارا لگتا ہے جبکہ تُند مزاج اور سَخْت دل شَخْص سے لوگ دُور بھاگتے ہیں۔ نرمی اپنانے کے لیے اس کی فضیلت پر مشتمل چار فرامینِ مصطفٰے پیشِ خدمت ہیں:

نرمی کی فضیلت پر مُشْتَمِل چار فرامینِ مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ رفیق ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو نہ تو سختی پر عطا فرماتا ہے اور نہ ہی نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا فرماتا ہے۔[1]

1... مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۶۰۱

www.dawateislami.net

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ یعنی نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے، وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے اُسے عیب دار کر دیتی ہے۔[1]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ یعنی جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔[2]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ یعنی جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا، فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اسے دنیا و آخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا۔[3]

بنا دو صبر و رِضا کا پیکر بنوں خُوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت نَبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض ایسے بھی نادان ہوتے ہیں جو غصے کو بہادری، مردانگی، عزتِ نفس اور بُلند ہمّتی قرار دیتے ہیں، ایسی سوچ رکھنے والوں کو نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حلم اور نرمی والی سُنّت پر عمل کرنا چاہیے کہ نرمی کے بے شُمار فوائد ہیں۔ چنانچہ

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سمجھانے کا پیارا انداز:

مَروِی ہے کہ ایک نوجوان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بدکاری کی اِجازت دیجئے۔ یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ

1... مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۶۶۰۲
2... مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۵۹۸
3... مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/ ۵۰۴، حدیث: ۲۵۳۱۴
4... وسائل بخشش مرمم، ص ۲۰۸

www.dawateislami.net

رِضْوَان جَلال میں آگئے اور اسے مارنا چاہا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ پھر اُسے اپنے پاس بُلا کر بٹھایا اور نہایت نَرْمی اور شَفقَت کے ساتھ سُوال کیا: اے نَوجَوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اُس نے عَرْض کی: میں اسے کیسے رَوا (جائز) رکھ سکتا ہوں؟ اِرْشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اِسے کیسے رَوا رکھ سکتے ہیں؟ پھر دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اِس طرح کیا جائے تو تُو اسے پَسند کرے گا؟ عَرْض کی: نہیں۔ اِرْشاد فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایک رِشْتے کے بارے میں سُوال فرمایا اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں۔ تب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کے دِل کو پاک کر دے، اس کی شَرْم گاہ کو بچالے اور اِس کا گناہ بخش دے۔“ اس کے بعد وہ نَوجَوان تمام عُمْر بدکاری سے بیزار رہا۔[1]

اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد
اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنی مَحَبَّت وشَفقَت کے ساتھ سمجھایا اور برائی سے روکنے کے لئے کیسے پیارے انداز میں اس نَوجوان کی اِصلاح فرمائی، لہٰذا نیکی کی دعوت دینے والے کو حکمتِ عملی اِختیار کرتے ہوئے تحمل مِزاجی کا مُظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ ”نَرْمی“ سے جو کام ہوتا ہے وہ ”گرمی“

1 ... مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴
2 ... حدائقِ بخشش، ص۶۶

www.dawateislami.net

سے نہیں ہوا کرتا اور مُبلِّغ کو تو "موم" سے زِیادہ نَرم اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہئے، ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اِصلاح مُشْکِل سے ہوتی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی یہ تَوفِیق نَصِیب ہو جائے کہ جب کسی کو گناہوں میں مُبْتَلا پائیں، نَمازوں میں کوتاہی کرتا دیکھیں، جھوٹ، غِیبت و چُغلی، مُسلمان کی دل آزاری وغیرہ گناہوں میں مُلَوَّث دیکھیں تو پیٹھ پیچھے اُس پر بے جا تنقید کرنے اور اُس کی بُرائی کر کے خُود غیبت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے اُس کو گناہوں کے دَلدَل سے نکالنے کی کوشش کریں، نِہایت نَرمی اور پیار سے اُسے سمجھانے اور ثَوابِ آخِرت کے خَزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیّت کے ساتھ کسی کو سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا فائدہ ضَرور ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر حِلم کا مادہ پیدا کرنے اور غُصّے کی عادتِ بد سے چھٹکارا پانے کے لئے چند طریقے اور عِلاج پیشِ خدمت ہیں، ان پر عمل کی نیت کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی:

...سب سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں سچّے دِل سے گِڑگِڑا کر دُعا کیجئے! کیونکہ تَوفِیقِ خُداوَندی کے بِغَیر اِنسان کسی بھی گُناہ سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

...حِلم کی عادت اپنانے کے لئے اس کے فَضائل پر مشتمل رِوایات پڑھئے اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے واقِعات کا مُطالَعہ کیجئے۔

...خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عَذاب سے ڈرائیے کہ جس طرح مجھے اس شَخْص پر قُدرت حاصِل ہے اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے۔ اگر میں نے اس پر اپنا غُصّہ نکال دیا تو قِیامت کے دن غضبِ الٰہی سے نہیں بچ سکوں گا۔

...اِسی طرح غصّے کے سبب ہونے والے طِبّی نُقصانات پر غَور کیجئے، مثلاً اس طرح صِحّت

www.dawateislami.net

پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

... کثرت سے تَوبہ واِستِغْفار کیجئے کہ اس کی بَرَکت سے بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس عادت سے جان چھوٹے گی اور اس سے نفرت پیدا ہو گی۔

حِلْم وبُردباری کے ان طریقوں کو اِختیار کرنے، غصے پر قابو پانے، شَفقت ونَرمی اپنانے اور حُسنِ اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دین ودنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر وتحمل اور بُردباری کے مُتَعَلِّق پیارے پیارے واقعات سننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو کوئی کتنی ہی تکلیف پہنچاتا مگر آپ اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہ فرماتے، یہاں تک کہ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمادیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے، اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حِلم وبُردباری کا مُظاہرہ کریں اور کسی پر غُصّہ آجانے کی صُورت میں ضَبْط سے کام لیتے ہوئے اُسے مُعاف کردیں۔ دعا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اپنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مدنی دَرس" بھی ہے، ہم سب بھی مدنی دَرس میں شرکت کو اپنا مَعمُول بنالیں اور جہاں مدنی دَرس نہیں ہوتا وہاں اِنفرادی کوشش کے ذریعے مدنی درس کی ترکیب بنائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کا بھی سامان ہوگا اور مدنی دَرس میں عِلمِ دین کی باتیں سیکھنے کا ثَواب بھی ملے گا۔

فرمانِ مُصطَفٰے ہے: جو صُبح مسجِد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لیے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اَجر ہے۔[1] اور جو عِلم کی تلاش میں نکلا وہ واپس لَوٹنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[2]

ہمیں بھی چاہیے کہ مدنی دَرس میں شرکت کیا کریں اور دوسروں کو بھی شرکت کی دعوت پیش کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ مدنی درس میں شرکت کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے۔

---

1 ...معجم کبیر، ۸/ ۹۴، حدیث: ۷۴۷۳

2 ...ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

www.dawateislami.net

مدنی درس کی مدنی بہار:

مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیَا (ملتان پاکستان) میں قِیام پذیر ایک اسلامی بھائی اپنے سُدھرنے کا واقعہ کچھ یوں بَیان کرتے ہیں کہ میں 1995ء میں F.S.C کا طالب علم تھا۔ مذہبی مَعلُومات نہ ہونے کی وجہ سے میری دوستی ایک بدمذہب سے ہوگئی، میں اس کے ساتھ ہی اُٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا تھا۔ کہتے ہیں کہ صُحبت اَثر رکھتی ہے، لہٰذا میں بھی اس کے فاسِد عَقائِد کا شِکار ہونے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو درازیِ عُمر بِالْخَیْر عَطا فرمائے کہ جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھ کر اُمَّتِ مُسلِمہ پر اِحسانِ عَظیم فرمایا اور بے شُمار لوگوں کو بدمذہبوں سے مَحفُوظ فرمایا، یقیناً اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ہوتا تو اس بَدمَذہَب کی دوستی آج مجھے گمراہی میں مبتلا کر دیتی۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا کہ اس دوست نما دشمن سے میری جان چھوٹ گئی، سبب کچھ یُوں بنا کہ ہماری مسجِد میں فَیضانِ سنّت کا دَرْس شُروع ہوگیا، ایک دن میرے والد صاحِب نے فرمایا: تم بھی دَرْس میں شِرکت کیا کرو کہ دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے نہ صرف مَعلُومات کا ڈھیروں خَزانہ حاصِل ہوتا ہے بلکہ عِلمِ دین کی مجلِس میں بیٹھنے کی عَظیم فضیلت پانے کی بھی سَعادت ملتی ہے۔ لہٰذا میں نے دَرْس میں باقاعدگی سے بیٹھنا شُروع کر دیا اور واقعی دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے عِلمِ دین کے انمول موتیوں سے دامن بھرنے کا سنہری موقع ملا اور ساتھ ہی میرے دل و دماغ کو ایسا سکون نصیب ہوا کہ میرے پاس بَیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ دَرْسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوگیا۔ میرے لئے یہ ایک نیا ماحول تھا، ہر طرف علم و عمل کے پھولوں سے مہکی مہکی فضاؤں نے

www.dawateislami.net

مجھے بہت مُتأثّر کیا۔ پُرسوز بیان اور رِقّت انگیز دُعا نے تو میرے دل کی دنیا ہی زیر و زبر کر دی، میں نے اپنے تمام گناہوں سے پکی توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہٗ کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید بھی بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

سفر کی سنّتیں اور آداب:

... مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفر کی اِبتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتدا کرنا سُنّت ہے۔[2] چنانچہ حضرت سیِّدُنا کَعب بِن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضُور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَزْوَۂ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن رَوانہ ہوئے اور آپ جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔[3] ... اگر سَہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کو

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ... اشعۃ اللمعات، ۵/ ۱۶۱

3 ... بخاری، کتاب الجهاد، باب من أراد غزوة فورى... الخ، ۲/ ۲۹۶، حدیث: ۲۹۵۰

www.dawateislami.net

زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔"[1] ...اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صُورت میں سَفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔[2] ...چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں۔[3] ...جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو چاہیے کہ اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپُرد کر کے جائیں کہ وہی سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔ ...دورانِ سفر ذِکْرُ اللہ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحٰنَ اللّٰہ سب تین تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار پڑھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ترے حبیب کی سُنّت کی دُھوم مچ جائے گلی گلی میں پھرے مدنی قافلہ یارَبّ[4]

...

---

1 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الدلجة، ۳/۴۰، حدیث: ۲۵۷۱

2 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی القوم یسافرون... الخ، ۳/۵۱، حدیث: ۲۶۰۹

3 ...بہارِ شریعت، حصہ ۶۱، ۱/ ۱۰۵۲

4 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۳

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا اَبُو المواہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔“ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس قابل کیسے ہوا؟ تو ارشاد فرمایا: ”اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔“[1]

شافعِ روزِ جزا، تم پہ کروڑوں دُرُود دافعِ جُملہ بلا، تم پہ کروڑوں دُرُود[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا مہینہ جاری وساری ہے، یہ وہ مُقَدَّس مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسَعادت ہوئی، اسی لئے اس مہینے میں خُصُوصیت کے ساتھ جہاں آپ کی سِیرتِ طیّبہ کے مُختلف گوشے اور میلادُ النَّبی کے واقِعات بیان کرکے عاشِقانِ رَسُول کے دلوں میں عِشقِ رسول کی شَمْع مزید روشن کی جاتی ہے وہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال کا تذکرہ کرکے ان کے دِلوں

1 ... الطبقات للشعرانی، رقم ۳۱۸، ابو المواہب محمد الشاذلی، ۲/ ۱۰۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴

www.dawateislami.net

کو مزید گرمایا جاتا ہے۔ آج کے بَیان کا مَوضُوع بھی "جمالِ مصطفٰے" ہے۔ آیئے! نہایت ہی تَوَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ حُسن و جَمالِ مُصطفٰے سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حُسن و جمالِ مصطفٰے:

مروی ہے کہ محبوبِ ربّ، شہنشاہِ عرب و عجم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ مُنوّرہ کی طرف ہجرت کے لئے اپنے چند صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ روانہ ہوئے تو "اُمِّ مَعْبَد" کے خیمے کے پاس سے گُزرے، وہ آپ کو پہچانتی تو نہ تھی لیکن تھی بڑی عقل مند، اپنے خیمے کے پاس بیٹھ جاتی اور مُسافروں کو کھانا وغیرہ کھلایا کرتی۔ اس مُبارک کارواں نے اِن سے گوشت اور کھجوروں کے بارے میں پُوچھا تاکہ ان سے خرید لیں لیکن اِتّفاق سے اُس وَقْت اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ حُضُورِ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیمے کے کونے میں ایک کمزور بکری دیکھ کر پوچھا: "اے اُمِّ مَعْبَد! یہ کیسی بکری ہے؟" اُنہوں نے عَرض کی: کمزور و لاغر ہونے کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جاسکی۔ استفسار فرمایا: "کیا یہ دودھ دیتی ہے؟" عرض کی: اس نے تو کبھی دودھ دیا ہی نہیں (بلکہ اس نے تو کبھی بچہ بھی نہیں جنا)۔ ارشاد فرمایا: "کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟" عرض کی: کیوں نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیں۔ چنانچہ آپ نے بکری منگوائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر اس کے تھنوں اور کمر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا فرمائی تو بکری نے اپنی ٹانگیں کشادہ کر دیں اور دودھ دینے لگی، آپ نے برتن منگوا کر اس میں دودھ دوہا حتّٰی کہ وہ اوپر تک بھر گیا، پھر اُمِّ مَعْبَد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئی، پھر صحابہ کو بھی پیٹ بھر کر پلایا اور خود آخر میں پیا، پھر دودھ نکالا حتّٰی کہ برتن بھر گیا، دودھ سے بھرا برتن اُمِّ مَعْبَد کو دیا اور وہاں سے تشریف لے گئے۔

www.dawateislami.net

تھوڑی ہی دیر کے بعد اُمِّ مَعْبَد کے شوہر ابو معبد گھر آئے، اُنہوں نے اِتنا کثیر دُودھ دیکھا تو تعجب سے پوچھا: اے اُمِّ مَعْبَد! اِتنا دُودھ کہاں سے آگیا؟ حالانکہ گھر میں دُودھ والا کوئی جانور بھی نہیں؟ اُمِّ مَعْبَد نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی ابھی ان ان صفات کا حامل ایک مُبارک شخص یہاں سے گزرا ہے۔ ابُو مَعْبَد نے کہا: ذَرا میرے سامنے ان کا حُلیہ تو بیان کرو۔

اُمِّ مَعْبَد نے کہا: ”میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے جن کا حُسن نُمایاں تھا، چہرہ خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی جمیل تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، آواز گُونج دار، گردن چمکدار جبکہ داڑھی مُبارک گھنی تھی، دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے، ان کے مُبارک قَد میں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قَد کہ دیکھ کر بُرا لگے اور نہ اِتنا پَسْت کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرو اور حَسین دِکھائی دیتے۔“ یہ سراپا سُن کر ابُو مَعْبَد نے کہا: بخدا! یہ تو وہی ذاتِ گرامی ہیں، جن کا مُعاملہ ہمیں مکّۂ مکرّمہ سے پہنچا ہے، میری تو خواہش ہے کہ ان کی رَفاقت اِختیار کروں۔ اگر میرے اِختیار میں ہوا تو میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ضَرور کروں گا (اور پھر ایسا ہی ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور نَبِیِّ رَحمت، باعثِ خَیْر و برکت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بابرکت قَدَم ان کے گھر میں پڑ جانے کی برکت سے اَبُو مَعْبَد اور اُمِّ مَعْبَد کو نہ صرف دولتِ اسلام سے سرفراز فرمایا بلکہ شَرَفِ صحابیّت بھی عطا فرما دیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)۔[1]

خَلق تُمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں دُرُود[2]

---

1 ... معجم کبیر، ۲۴/ ۴۸، حدیث: ۳۶۰۵

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۶۸

www.dawateislami.net

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ کا پیدا ہونا بھی بے مثل و بے مثال اور لاجواب و باکمال ہے اور آپ کی سیرتِ طَیِّبَہ اور اَخلاقِ عالیہ کا بھی کوئی ثانی نہیں۔ اسی لیے ساری مخلوق آپ کی گرویدہ اور غلام بن گئی ہے اور شاہانِ وَقت بھی آپ کی گلی کے گدا ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ اے میرے ایمان کی جان! آپ پر کروڑوں دُرُود۔[1]

حُسن وجمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج وکمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بی بی آمنہ کے لال، پیکرِ حُسن و جَمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیسا حُسن و جَمال عطا فرمایا ہے کہ ایمان والوں نے آپ کے رُخِ زیبا کو دیکھا تو آپ کے نام پر اپنی جانیں نچھاور کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے اور جب کسی غیر مسلم نے دیکھا تو آپ کا حَسین سراپا اس کی نظر میں ایسا سمایا کہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ یقیناً اَوّلین و آخرین میں نہ تو کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہو گا۔

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مِثلِ تُو نہ شُد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا[2]

شعر کی وضاحت: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ جیسا کبھی نہ دیکھا گیا، نہ آئندہ دیکھا جائے گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا، جہانوں کی بادشاہی آپ ہی کو سجتی ہے، اس لئے ہم نے آپ کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا ہے۔[3]

1 ...شرح کلام رضا، ص ۹۷۲

2 ...حدائق بخشش، ص ۴۳

3 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۱۹

www.dawateislami.net

حُسنِ یُوسُف کی رَعنائیاں:

حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کا اَندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ تبارَکَ وتعالٰی نے تمام حَسین وجمیل اَشیاء کو پیدا فرما کر پُوری کائنات کو حُسن و جَمال بخشا اور پھر پُوری کائنات کے حُسن سے بڑھ کر حضرت سیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو حُسن و جَمال عطا فرمایا، ان کے حُسن و جمال کا یہ عالَم تھا کہ جب مِصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حُسن میں ایسی خُود رَفتہ اور گُم ہوئیں کہ بے خُودی کے عالَم میں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں تک کاٹ ڈالیں۔ اس واقعے کو قرآنِ کریم نے اِن اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا۔ چُنانچہ پارہ 12، سُوْرَۂ یُوْسُف، آیت نمبر 31 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ﴿۳۱﴾

(پ۱۲، یوسف: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اُس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں یہ تو نہیں مگر کوئی معزّز فرشتہ۔

تفسیر خزائنُ العِرفان:

صَدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خَزائنُ العِرفان میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ اُنہوں نے اس جَمالِ عالَم اَفروز کے ساتھ نُبُوَّت ورِسالت کے اَنوار اور عاجزی واِنکساری کے آثار اور شاہانہ ہیبت واِقتدار اور لذیذ کھانوں اور خُوبصورت چہروں کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تَعَجُّب میں آگئیں اور آپ کی عَظَمت وہیبت دِلوں میں بھر گئی اور حُسن وجمال نے ایسا وارَفتہ کیا

www.dawateislami.net

کہ ان عورتوں کو خُود فراموشی ہو گئی۔ اور (ان کے) دل حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ایسے مَشْغُول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اَصلاً اِحساس نہ ہوا۔[1]

حُسنِ یوسُف اور حُسنِ مصطفٰے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا عالَم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن و جَمال عطا کیا گیا تو حُسن و جَمال کے شاہکار، حبیبِ پروَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کا کیا عالَم ہو گا کہ جن کا حُسن حضرت سیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن و جمال سے بھی بڑھ کر ہے۔ اسی لئے تو سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا ہے:

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زناں
سر کَٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب[2]

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

ترجمہ: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک رُخسار کی خوبیاں اہلِ مصر سُن لیتے تو جنابِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی قیمت لگانے میں سیم وزر (مال و دولت) نہ بہاتے۔

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ لَاَثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِی

ترجمہ: اگر زُلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی

1... خزائن العرفان، پ ۱۲، یوسف، تحت الآیہ: ۳۱

2... حدائقِ بخشش، ص ۵۸

www.dawateislami.net

پیشانی کی زِیارت کر لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کا ٹُکڑا کو ترجیح دیتیں۔[1]

ترا مَسند ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خُدا کی قسم[2]

شعر کی وضاحت: اے میرے عظمت وشان والے نبی! آپ کی عظمتوں کا کون اَندازہ لگا سکتا ہے کہ عرشِ مُعلّٰی تو آپ کے نازواَدا سے بیٹھنے کی جگہ ہے اور جبریلِ اَمین آپ کے ہمراز ووزیر ہیں اور آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوئے، میں کیا کیا عرض کروں، میرے آقا، خُدا کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور نَبِیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے مثال کو ہم بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو دن رات سَفَر و حَضَر میں جمالِ نُبُوَّت کی تجلیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے اُنہوں نے نُور کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مِثال کو جن لفظوں میں بیان فرمایا، ملاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

سب سے زیادہ حسین و جمیل:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ہر حَسین چیز دیکھی ہے لیکن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زِیادہ حَسِین و جَمِیل میں نے کبھی نہیں دیکھا۔[4]

---

1 ... شرح المواهب، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه... الخ، ام المومنین عائشة، ۴/ ۳۹۰

2 ... حدائق بخشش، ص ۸۱

3 ... شرح کلام رضا، ص ۲۲۶

4 ... سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب صفة جسده... الخ، الباب الاول فی حسنه صلی اللّٰه علیه وسلم، ۲/ ۷

www.dawateislami.net

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زِیادہ خُوبصورت اور خُوش رنگ تھے۔ جس نے بھی آپ کی تعریف وتَوصیف بیان کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی، پسینۂ مُبارَکہ کی بُوند آپ کے چہرۂ اَنور میں چمک دار موتی کی طرح معلوم ہوتی۔[1]

حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔[2]

یہ جو مَہر و مَہ پہ ہے اِطلاق آتا نُور کا بھیک تیرے نام کی ہے اِستِعارہ نُور کا[3]

چاند سے تشبیہ دینے میں حکمت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نَبیِّ رحمت، شَفِیْعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال سے مُتَعَلِّق صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دِلنشین فرامین سُن کر یقیناً عاشقانِ رسول کے دل خُوشی سے جُھوم اُٹھے ہوں گے۔ بیان کردہ رِوایتوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چہرۂ اَنور کو چاند سے تشبیہ دی حالانکہ سُورج کی روشنی چاند سے زِیادہ ہوتی ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ چاند رُوئے زمین کو اپنی تابانیوں سے بھر دیتا ہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں

1... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثلاثون فی ذکر مؤازاتہ... الخ، القول فیما اوتی یوسف علیہ السلام، ص ۳۶۰

2... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرخصۃ... الخ، ۴/ ۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰

3... حدائق بخشش، ص ۲۴۸

جَمانا مُمکن ہوتا ہے جبکہ سُورج میں یہ سب مُمکن نہیں کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں۔[1]

خُورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں[2]

شعر کی وضاحت: سُورج اپنی پُوری آب و تاب کے ساتھ طُلُوع ہوا اور سارے جہاں کو روشن کر دیا، چاند بھی اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ چمکا اور ساری دُنیا کو نُور کا ٹکڑا بنا دیا، مگر جب رُخِ مُصطفٰے سے نِقاب اُٹھا تو دونوں نے شرمندہ ہو کر مُنہ چھپالیا اور محبوبِ خُدا کے حُسن و جَمال کے آگے اپنا سرِ تَسلیم خَم کر لیا۔[3]

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو:

یاد رہے! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جس حُسن و جَمال کو چاند سے تشبیہ دی ہے یہ آپ کا کامل حُسن و جَمال نہیں تھا، اگر آپ کا حُسنِ کامل لوگوں پر ظاہر ہو جاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام قُرطُبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل فرماتے ہیں کہ "حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام تر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا اگر آپ کا کامل حُسن ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں اِس جلوۂ زیبا کو دیکھنے کی

1 ...شرح المواهب، المقصد الثالث فيما فضله الله تعالى به، الفصل الاول فی کمال خلقته...الخ، ۵/ ۲۵۸
2 ...حدائق بخشش، ص ۱۱۰
3 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۳۲۸

www.dawateislami.net

تاب نہ لاتیں۔"[1]

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال اور اَوصاف و کمال کو بیان کرنے کا ہم ہر گز حق اَدا نہیں کر سکتے لیکن آپ کے ذِکرِ مُبارَک سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے، آپ کے چند اَعضائے شریفہ کے تَناسُب اور حُسن و جمال کے تذکرے کر کے اپنے لئے رَحمتوں اور بَرَکتوں کا سامان اِکٹھا کرتے ہیں۔ چُنانچہ

چہرۂ مبارَک:

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ مُبارک جَمالِ الٰہی کا آئینہ اور اَنوار و تجلیات کا مَظْہَر تھا، پُر گوشت اور کسی قَدَر گول تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پُکار اُٹھے کہ "یہ دَروغ گو (یعنی جھوٹے) کا چہرہ نہیں" اور ایمان لے آئے۔[3]

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم[4]

شعر کی وضاحت: اے میرے نور والے آقا! قرآنِ مجید میں وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی

---

1 ... شرح المواهب، المقصد الثالث فيما فضله الله تعالى به، الفصل الاول فی کمال خلقته... الخ، ۵/ ۲۴۱

2 ... ذوق نعت، ص ۱۴۲

3 ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فی قيام الليل، ۲/ ۱۲۷، حديث: ۱۳۳۴

4 ... حدائق بخشش، ص ۸۰

www.dawateislami.net

فرما کر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی فرما کر آپ کی کُنڈل والی سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے، گویا دن اگر مُنوّر و روشن ہے تو رخِ مصطفٰے سے اور رات اگر اندھیری و سیاہ ہے تو زُلفِ دوتا سے۔"[1]

چشمانِ مبارک:

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے۔ گزشتہ کتب میں یہ بھی آپ کی ایک علامتِ نبُوّت تھی۔

سُرمگیں آنکھیں حَرِیمِ حق کے وہ مُشکیں غَزال
ہے فَضائے لامکاں تک جن کا رَمنا نُور کا[2]

شعر کی وضاحت: رات کو بھی دن کی طرح دیکھنے والی اور آگے پیچھے یکساں دیکھنے والی، کَستُوری سے بھرپور قُدرَتی سُرمہ لگی ہوئی، میرے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسِین و جَمِیل آنکھیں جو نیچے جھکیں تو (نَظر) تَحتُ الثَّریٰ (زمین کے سب سے نچلے طبقے) تک جائے اور اُوپر اُٹھیں تو نَظر عرشِ مُعلّٰی سے بھی پار ہو جائے اور ان بابرکت اور نورانی آنکھوں کا اپنے حلقوں میں گھومنا بھی نور ہی نور ہے کیونکہ اِنہی کے اشاروں سے ہم گنہ گاروں کی نجات ہوگی۔[3]

---

1 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۲۲۶

2 ...حدائقِ بخشش، ص ۲۴۸

3 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۲۱۷

اَبرُوئے مُبارَک:

حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قدر مُتّصِل تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔[1]

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام[2]

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب اس جہاں کو اپنی بابرکت تشریف آوری سے زِینت بخشی اور آپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ خود تو سجدے میں گِر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرما رہے تھے اور کعبۂ مُعظّمہ آپ کی طرف جُھک کر آپ کی نُورانی بھنوؤں کی نَزاکت و لَطافت کو سَلامی پیش کر رہا تھا۔[3]

بینیٔ مبارک:

حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بینی یعنی مبارک ناک خُوبصورت اور دَراز تھی اور دَرمیان میں اُبھراؤ نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈی پر ایک نُور دَرَخشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلند تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔[4]

بینیِ پُرنُور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا ہے لِواءُ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نُور کا[5]

شعر کی وضاحت: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُرنُور بینی

---

1. ...معجم کبیر، ۲۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۱۴
2. ...حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰
3. ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۲۱
4. ...معجم کبیر، ۲۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۱۴
5. ...حدائقِ بخشش، ص ۲۴۳

www.dawateislami.net

(یعنی مبارک ناک) پہ ہر وَقت اس طرح نُور چمکتا رہتا ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے لِواءُ الْحَمْد (قِیامت کے دن اللہ کی حمد کا جھنڈا جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ہو گا اس) کا پھریرا (جھنڈا) لہرا رہا ہے۔[1]

پیشانی مبارک:

حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ حضرت سیِّدُنا حَسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَهِیْمِ جَبِیْنُهٗ بَلَجَ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقِّدِ

ترجمہ: جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی کے روشن چَراغ کی مانند چمکتی تھی۔[2]

سیِّدِی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا اس جَبینِ سَعادَت پہ لاکھوں سلام[3]

شعر کی وضاحت: جب حَشْر بپا ہو گا اور نفسا نفسی کا عالَم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا تو شَفاعَت کا سہرا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر سجے گا تو پھر لجپال آقا کی سَعادَت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار دُرُود و سَلامِ مَحَبَّت پیش کیا جائے، جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔[4]

---

1. ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۷
2. ...سبل الهدی والرشاد، الباب الرابع فی صفة جبینه...الخ، ۲/ ۲۱
3. ...حدائق بخشش، ص ۳۰۰
4. ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۲۰

www.dawateislami.net

کانِ مُبارَک:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان کامل و تام تھے۔ قُوّتِ بَصارت کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو قُوّتِ سَماعت بھی کمال کی عطا فرمائی تھی۔ اسی لئے آپ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرماتے کہ جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سُنتا ہوں تم نہیں سُن سکتے، میں تو آسمان کی آواز بھی سُن لیتا ہوں۔[1]

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان　　کانِ لَعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام[2]

شعر کی وضاحت: نور کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان درحقیقت عزّت کے موتی، عظمت و شان کے ہیرے اور جواہرات کی کان ہیں، جس طرح قریب سے سنتے ہیں اسی طرح دُور سے بھی سنتے ہیں۔ آپ اپنی والدۂ ماجدہ کے بَطنِ اَقدس میں رہ کر لوحِ مَحفُوظ پہ چلنے والے قلم کی آواز بھی سن لیتے پھر ایسے مُبارک کان پہ بھی کیوں نہ لاکھوں سَلام کہے جائیں۔[3]

دَہنِ مُبارک:

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک مُنہ فَراخ، رُخسار مُبارک ہموار، سامنے کے دانت مُبارک کُشادہ اور رَوشن و تاباں تھے، جب آپ کلام فرماتے تو ان سے نُور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ حضرت سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/ ۴۶۴، حدیث: ۴۱۹۰

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰

3 ... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۱۶

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکراتے تو دیواریں رَوشن ہو جاتیں۔[1]

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خُدا چشمۂ علم و حِکمت پہ لاکھوں سلام[2]

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے عِلم و حِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔[3]

مبارک لُعابِ دَہن کی برکتیں:

حُضُور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقدس لعاب زَخمیوں اور بیماروں کے لئے شِفا تھا۔ چُنانچہ

فتحِ خیبر کے دن آپ نے اپنا لُعابِ دَہن حضرت عَلِیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی دکھتی آنکھوں پر لگایا تو فوراً آرام ہو گیا گویا آنکھوں میں کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔[4]

حضرت سیِّدُنا رافِع بن رافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھُوٹ گئی۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں اپنا لُعاب مُبارک لگایا اور دُعا فرمائی تو مجھے ذَرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل دُرُست ہو گئی۔[5]

جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں اس دَہن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کُنویں شِیرۂ جاں بنے اُس زُلالِ حَلاوت پہ لاکھوں سلام[6]

---

1 ... دلائل النبوۃ للبیہقی، باب جامع صفۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۱/ ۲۷۵

2 ... حدائق بخشش، ص ۳۰۲

3 ... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۲۷

4 ... مسلم، کتاب فضائل صحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۰۰۷، حدیث: ۶۲۲۳

5 ... مسند بزار، مسند رفاعۃ بن رافع، ۹/ ۱۸۱، حدیث: ۳۷۲۹

6 ... حدائق بخشش، ص ۳۰۲

www.dawateislami.net

شعر کی وضاحت: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَہَنِ اقدس، چشمۂ علم و حکمت بھی ہے اور اس دہن کی تَرِی جان و دل کے لیے راحت و سُکون اور تَرو تازگی کا باعِث بھی ہے۔ میں اپنے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دہَنِ مُبارک کی تَرِی پہ بھی لاکھوں سَلام بھیجتا ہوں۔ (اسی طرح) مَحبُوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ لُعابِ دَہَن جو کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیتا ہے اور رُوح و جان کو ایک نئی تازگی عَطا کر دیتا ہے، اُس مِٹھاس کے چشمے پہ (بھی) ہماری طرف سے لاکھوں دُرُود و سَلام ہوں۔[1]

زبان مبارک:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سب سے زِیادہ فَصاحت والے تھے، آپ کا کلام ایسا واضح ہوتا کہ پاس بیٹھنے والا یاد کر لیتا۔[2]

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں — اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لَذّت پہ بے حد دُرُود — اس کے خُطبے کی ہَیبَت پہ لاکھوں سلام[3]

شعر کی وضاحت: سَرورِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ اَقدس تقدیرِ الٰہی کی چابی ہے۔ اُس زَبانِ اَقدس کی پورے جہاں بلکہ دونوں جہانوں پر جاری و ساری حکومت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ سے نکلنے والی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی باتوں کی لذّت و سُرُور پر لاکھوں رحمتیں ہوں اور آپ کے پُرکشش خُطبہ و

1 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۲۸

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۳۶۶، حدیث: ۳۶۵۹

3 ...حدائق بخشش، ص ۳۰۲

بَیان کی شان و شَوکت اور رُعب و دبدبے پہ لاکھوں سَلام ہوں۔[1]

ہاتھ مبارک:

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہتھیلیاں اور بازو مُبارَک پُر گوشت تھے۔ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”میں نے کسی ریشمی کپڑے کو آپ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ کوئی خُوشبو آپ کی خُوشبُو سے بڑھ کر پائی۔“[2] حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس سے مُصافَحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خُوشبو پاتا اور جس بچے کے سَر پر آپ دَستِ مُبارک رکھ دیتے وہ خُوشبو میں دوسرے بچوں سے مُمتاز ہو جاتا۔[3]

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صَدْقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی دَرکار ہے[4]

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جن گورے، نُورانی اور بابرکت ہاتھوں کو آسمان کی طرف بارِش کے لیے دُعا کرتے ہوئے پھیلا کر آپ نے مدینۂ طیّبہ میں پانی ہی پانی کر دیا اُن نُورانی ہاتھوں کا صَدْقہ ہمیں بھی عَطا ہو، یعنی ہماری بخشش کے لیے بھی ایک بار (وہ مُبارک ہاتھ) اُٹھا دیجئے۔[5]

---

1. ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۲۸، ۱۰۲۹
2. ...بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۴۸۹، حدیث: ۳۵۶۱
3. ...سیرت رسول عربی، ص ۲۶۳
4. ...حدائق بخشش، ص ۱۷۶
5. ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۵۱۴

www.dawateislami.net

قدمین شریفین:

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذَرا بھی نہ ٹھہر تا بلکہ فوراً بہہ جاتا۔[1]

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے[2]

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! خُدا کے لیے اپنے گورے گورے اور نُورانی قدمَین میری اندھیری قبر میں رکھ کر میری قبر کی سیاہ رات کو صُبحِ نُور بنا دیجئے! تاکہ میری وحشت دُور ہو جائے اور نکیرَین کے سُوالات کے بآسانی جوابات دے سکوں۔[3]

مُوئے مُبارک:

سرِ انور کے بال نہ تو بہت گھنگریالے تھے اور نہ ہی بہت سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے۔[4] داڑھی مُبارک گھنی تھی۔[5] اسے کنگھی کرتے[6] اور آئینہ دیکھتے[7] اور سونے سے

---

1 ...معجم کبیر، ۲۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۱۴

2 ...حدائق بخشش، ص ۱۷۷

3 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۵۱۴

4 ...بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۴۸۷، حدیث: ۳۵۴۷

5 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ... الخ، ص ۹۸۲، حدیث: ۶۰۸۴

6 ...ترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۵۰۹، حدیث: ۳۳

7 ...الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر وھو الریاء، ۱/ ۸۸

www.dawateislami.net

پہلے آنکھوں میں تین تین بار سُرمہ ڈالتے۔[1] مُونچھ مُبارَک کو کٹوایا کرتے اور فرماتے تھے کہ مُشرِکین کی مُخالفت کرو یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھوں کو پَست رکھو۔[2]

ہم سیہ کاروں پہ یارَبّ تپشِ مَحشر میں
سایہ اَفگَن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو[3]

شعر کی وضاحت: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! قیامت کی سخت گرمی میں مجھے اپنے مَحبُوب کی والیل زُلفوں کا سایہ نصیب کر دینا تاکہ اُس جُھلسا دینے والی دُھوپ کی حَرارَت سے مَحفُوظ رہ سکوں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! حُسن و جَمال کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُلیۂ مبارکہ کے مُتَعَلِّق چند اَشعار سنتے ہیں:

رُوحِ حَق کا میں سراپا کیا لکھوں؟ حُلیۂ نُورِ خُدا میں کیا لکھوں؟
پَر جَمالِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن جلوہ گر ہوگا مکانِ قَبْر میں
اس لئے ہے آگیا مجھ کو خَیال مُختصر لکھ دوں جَمالِ بے مثال
تاکہ یاروں کو مِرے پہچان ہو اور اس کی یاد بھی آسان ہو
تھا مِیانہ قَد و اَوسَط پاک تَن پر سپید و سُرخ تھا رنگِ بدن

---

1. ... ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۳
2. ... بخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۴/ ۷۵، حدیث: ۵۸۹۲
3. ... حدائق بخشش، ص ۱۱۹
4. ... شرح کلام رضا، ص ۳۴۴

www.dawateislami.net

چاند کے ٹکڑے تھے اعضا آپ کے — تھے حَسِین و گول سانچے میں ڈھلے
تھی جبیں رَوشن کُشادہ آپ کی — چاند میں ہے داغ، وہ بے داغ تھی
دونوں اَبرو تھیں مثالِ دو ہِلال — اور دونوں کو ہوا تھا اِتّصال
اِتّصالِ دو مَہِ "عِیدَین" تھا — یا کہ اَدنیٰ قُرب تھا "قَوسَین" کا
تھیں بڑی آنکھیں حَسِین و سُرمگیں — دیکھ کر قُربان تھیں سب حُورِ عِیں
کان دونوں خُوب صُورت اَرجُمَند — ساتھ خُوبی کے دَہن بھی بُلند
صاف آئینہ تھا چہرہ آپ کا — صُورت اپنی اُس میں ہر اِک دیکھتا
تابہ سِینہ رِیشِ مَحبُوبِ اِلٰہ — خُوب تھی گُنجان مُو رنگ سیاہ
میں کہوں پہچان عُمدہ آپ کی — دونوں عالَم میں نہیں ایسا کوئی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حسن و جمال آپ جیسا نہ کبھی آیا، نہ آئے گا۔ آپ سَر تا پا نُور کے مَرکز و مَحْوَر تھے، آپ کے تمام اَعْضائے مُبارَکہ خُوبی و کمال کے ایسے جامع تھے کہ اس کی نظیر و مِثال نہیں ملتی۔ غور کریں کیا ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی مَحَبَّت کے لائق ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں، بالخُصُوص وہ لوگ جو دُنیائے فانی کے عارضی حُسن کو دیکھ کر عشقِ مَجازی کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر خِلافِ شریعت کاموں میں مُبتلا ہو کر اپنی دُنیا و آخرت برباد کر لیتے ہیں ان کے لئے مَقامِ غور ہے۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس (عشقِ مجازی) کی سب سے

---

1 ... سیرت مصطفٰی، ص ۵۶۳

www.dawateislami.net

بڑی وجہ آج کل کے اَکْثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! V.C.R، T.V. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازیوں کی مُبالَغہ آمیز خبروں نیز ناوِلوں، بازاری ماہناموں، ڈائجیسٹوں میں فَرضی عشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یُونیورسٹیوں کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلط مَلط ہو کر آپَسی بے تکلُّفی کے دَلدَل کے اَندر اُتر کر اَکْثر کسی نہ کسی کو کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اَوّل، فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گُناہ و عِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فُون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول و قَرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بَعْدَہٗ (یعنی اس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِبازار نیلام ہوتا ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَاللہ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے ..... نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم میں سے کوئی ان گُناہوں میں مُبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچّے دل سے توبہ کر لیجئے، اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کے لئے **اللہ** غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دُعا مانگئے، ہر ممکن صورت میں اس وَبال سے پیچھا چُھڑائیے، خود کو دینی کاموں میں ایک دَم مَشغول کر دیجئے۔ **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... نیکی کی دعوت، ص ۴۰

www.dawateislami.net

کی مَحبَّت اپنے دل میں بڑھایئے اور بارگاہِ رِسالت میں اِستِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کیجئے۔

نُقوشِ اُلفَتِ دُنیا مرے دل سے مِٹا دینا
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنانا یارَسُوْلَ اللہ
نہ دولت دو نہ دو کوئی خزانہ یارَسُوْلَ اللہ
سکھا دو عشق میں رونا رُلانا یارَسُوْلَ اللہ
سلیقہ آپ کی یادوں میں رونے کا تڑپنے کا
پئے غوث و رضا مجھ کو سکھانا یارَسُوْلَ اللہ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی رنگینیوں سے دِل لگانے کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا، اگر دل لگانا ہی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات سے لگایئے، آپ کی سُنّتوں پر عمل کی کوشش کیجئے۔ سیرتِ مصطفٰے کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 758 صفحات پر مشتمل کتاب "سیرتِ رسولِ عربی" کا مطالعہ کیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ مَحبَّتِ رَسُول مزید بڑھے گی اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

یاد رکھئے! حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نَفاست و نظافت پسند بھی تھے، لہٰذا ہمیں بھی صَفائی سُتھرائی کا خیال رکھتے ہوئے جائز زِیب وزِینت اِختیار کرنی چاہیے کہ صفائی ستھرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بڑی محبوب ہے۔ چنانچہ حدیثِ مُبارک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے اور جمال (خُوبصورتی) کو

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۲۶، ۳۲۷

www.dawateislami.net

پسند فرماتا ہے[1]۔ آیئے زینت کی جائز اور ناجائز صُورتوں سے متعلق کچھ سنتے ہیں۔ چُنانچہ

جائز اور ناجائز زینت:

...مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، صرف چاندی کی ایک نگ والی ایک انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو پہننے کی اجازت ہے۔

...عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں۔

...نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے، پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔[2]

...اگر اللہ تَعالٰی نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ فخر اور گھمنڈ (تکبُّر) کے لئے نہ ہوں بلکہ نعمتِ خُداوندی کے اِظہار کے لئے ہو۔[3]

...سُرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سُنَّت ہے، آپ سونے سے پہلے اپنی مبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اِتباعِ سُنَّت کی نِیَّت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگانا چاہیے کہ اس سے ہمیں سُرمہ لگانے کی سُنَّت کا بھی ثواب ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دُنیوی فَوائد بھی حاصل ہوں گے۔

...پیارے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سر انور اور داڑھی مُبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے تھے نیز سر اور داڑھی کے بالوں کی صفائی ستھرائی کی

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۵

2 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/ ۳۳۵

3 ...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۷۹

www.dawateislami.net

ترغیب بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے بال ہوں تو وہ اُن کا اِکْرام کرے (یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)۔''[1]

...لڑکیوں کے ناک کان وغیرہ چھیدنا ناجائز ہے۔[2]

...بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی لڑکے کا کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔[3]

...عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے (البتہ یہ خیال رہے کہ مہندی جِرم دار یعنی جس کی تہہ جمتی ہو ایسی نہ ہو)۔

...چھوٹے بچوں (نابالغ لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔[4]

حضرت سیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رَنگے ہوئے تھے۔ اِرْشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے)؟ لوگوں نے عرض کی: یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ آپ نے اسے شہر بدر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہٰذا اسے مدینۂ مُنَوَّرہ سے ''نقیع'' کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے کہ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ

1 ... ابو داود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳

2 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحہ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۸

3 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۹۳

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۹

5 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، ۴/ ۳۶۸، حدیث: ۴۹۲۸

www.dawateislami.net

پاؤں میں مہندی لگائی تو مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کر دیا، اس حدیثِ پاک سے ان لوگوں کو دَرْس حاصل کرنا چاہیے جو شادی بیاہ یا عیدین وغیرہ کے مَواقع پر اپنے ہاتھوں یا اُنگلیوں پر مہندی لگالیا کرتے ہیں۔

... نیز جس طرح مَردوں کو عورتوں کی نَقْل جائز نہیں، اسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نَقْل نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لَعْنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صُورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صُورت بنائیں۔[1]

... جاندار کی تَصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں، جانوروں یا انسانوں کی تَصاویر والے اِسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں، اپنے بچوں کو ایسے "بابا سُوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

... خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اَشْیاء کے ذریعے مگر گھر کی چار دِیواری میں زِیْنَت کریں، لیکن میک اَپ کر کے اور بن سَنور کر گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عورت پُوری کی پُوری عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے، جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔"[2]

... ننگے سر پھرنا سُنّت نہیں ہے، لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سَجائے رکھیں کہ یہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی میٹھی سُنّت ہے۔

---

1 ... بخاری، کتاب اللباس، باب الموصولۃ، ۴/ ۸۵، حدیث: ۵۹۴۰

بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء... الخ، ۴/ ۷۳، حدیث: ۵۸۸۵

2 ... ترمذی، کتاب الرضاع، باب ۱۸، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶

www.dawateislami.net

جائز اور ناجائز زیب وزینت سے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1332 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 16" کا مطالعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہی زِینَت اپنایئے جس کی شریعتِ مُطَہَّرہ نے اِجازت عطا فرمائی ہے اور جو **فیشن اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب بنے، اس سے خُود بھی بچئے اور اپنے اَہل وعِیال کو بھی بچایئے اور تمام تر معاملات میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کسی سُنّی عالِمِ دین یا **دارُ الاِفتاء اَہلسنّت** سے رابطہ کیجئے۔

دارُ الافتا اہلسنّت کا تعارُف:

دارُ الاِفتاء اَہلسنّت دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 103 جات میں سے ایک ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پاکستان کے مختلف شہروں میں دارالافتاء اہلسنت کی شاخیں قائم ہیں۔ بابُ المدینہ (کراچی) میں پانچ، زَم زَم نگر (حیدر آباد بابُ الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُ الاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں **دارُ الافتاء اہلسنّت** پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہے۔ اس کے علاوہ "**دارُ الافتاء اہلسنّت**" کے تحت کام کرنے والے شعبے "**دارُ الافتاء آن لائن**" کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون، واٹس ایپ (Whatsapp) اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ مزید یہ کہ **دارُ الاِفتاء آن لائن** کے اسلامی بھائیوں سے اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حُسن و جمالِ مُصطفٰے کے بارے میں سُنا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسا حَسین و جَمیل کوئی پیدا ہی نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ بھی نہ بنایا کیونکہ ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہونی چاہیے، اس سے اندازہ لگائیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قَدَر مَحَبَّت فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی جان، اولاد اور ماں باپ سے بھی زیادہ ان سے محبت کریں اور آپ کی سنتوں پر عمل پیرا ہوں، اس کے لئے دعوت اسلامی کا مہکا مہکا مدنی ماحول ہمارے سامنے ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نیک اعمال کی کثرت، گناہوں سے نفرت اور سنتوں پر استقامت نصیب ہوگی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

آپ بھی سنتیں اپنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مدنی دورہ" بھی ہے۔ مختلف علاقوں میں جاکر لوگوں کو نمازوں اور سُنّتوں کی جانب راغب کرنے کے لئے نیکی کی دعوت دینا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ چنانچہ

مروی ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "جس نے بھلائی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت

www.dawateislami.net

کی طرف بلایا قیامت کے دن وہ میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔"[1]

غور کیجئے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والے کو بروزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ خُوب خُوب مدنی دورہ کر کے فَضلِ خُداوَندی کے حَق دار بنیں، مدنی قافلوں میں سَفَر، مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی مُذاکروں میں شرکت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شُمار برکتیں حاصل ہوں گی۔ مدنی دورے میں شرکت کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام:

خان پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کا بَیان ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) سے سُنّتوں کی تَرْبِیَت حاصِل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے مَدَنی قافلے کے ساتھ مجھے بھی مدنی دورہ کرنے کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹّھا کر کے ہم "نیکی کی دعوت" دے رہے تھے۔ جب بَیان خَتم ہوا تو اُسی دوکان کے ایک نوجوان ملازم نے کہا: "میں غیر مسلم ہوں، آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دِل پر گہرا اثر کیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کر لیجئے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کلمہ پڑھ کر مُسلمان ہو گیا۔[2]

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶

2 ...فیضانِ سنت، ص ۱۵۳

3 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۰

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب:

...جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ''بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔[2] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور مددِ الٰہی شامل حال رہے گی۔ ...اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔ ...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔ ...اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام'' فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔[3] یا اس طرح کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ یعنی یا نبی آپ پر سلام ہو'' کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیته، ۴/ ۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

3 ...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۲

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[1] ...جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ...اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔ ...جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔ ...کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔ ...واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنّت کے پھول　　دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

---

1 ...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۹۶، شرح الشفاء للقاری، ۲/۱۱۸

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۱

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضور نَبیِّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا، پھر اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوتِ مصطفٰے:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ ہَوزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مقامِ حَلَب (شام) میں مُؤَذِّنِ رسول حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری مُلاقات ہوئی، میں نے ان سے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خرچ کے مُتَعَلِّق پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ سیِّدُ الاسخیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جو کچھ ہوتا اسے خرچ کرنے کی ذِمّہ داری میری ہوتی تھی، بِعثت سے وفات شریف تک یہ کام میرے حوالے رہا۔ جب کوئی بے لباس

1 ...مسند احمد، حدیث الحسین بن علی، ۱/۴۲۹، حدیث: ۱۷۳۶

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۴

www.dawateislami.net

مُسلمان بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ مجھے حکم فرماتے اور میں کسی سے قَرض لیتا اور چادر خرید کر اسے اُڑھاتا اور کھانا بھی کھلاتا۔ ایک دن ایک مُشرِک میرے پاس آکر کہنے لگا: اے بلال! تم میرے سوا کسی اور سے قرض نہ لیا کرو، میرے پاس کثیر مال ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن میں وضو کر کے اَذان دینے کے لئے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مُشرک کئی تاجروں کے ہمراہ میرے پاس آیا اور مجھے بہت بُرا بھلا کہتے ہوئے کہنے لگا: ''تمہیں مَعلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں۔'' میں نے کہا: وَقتِ وعدہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف چار دن باقی ہیں، اگر اس مُدّت میں تم نے قرض اَدا نہ کیا تو میں تمہیں غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسے تم پہلے چرایا کرتے تھے۔ یہ سُن کر مجھے فکر دامن گیر ہوئی، عشا کی نماز کے بعد رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کاشانۂ اَقدس میں تشریف لے گئے، میں اجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں! وہ مُشرک جس سے میں قرضہ لیتا ہوں اس نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے، آپ کے پاس بھی اَدائے قرض کے لئے کچھ موجود نہیں ہے اور میرے پاس بھی نہیں، وہ مجھے رُسوا کرے گا۔ آپ اجازت دیجئے کہ میں ان لوگوں کے پاس چلا جاؤں جو مُسلمان ہو چکے ہیں یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اتنا مال عطا فرمائے کہ جس سے قرض اَدا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے نکل آیا۔

صُبح کے وَقت جانے کے اِرادے سے جب میں باہر نکلا تو ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے بلال! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو بُلا رہے ہیں۔'' میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامان سے لَدے چار اُونٹ مَوْجُود ہیں۔ میں نے اندر آنے کی اِجازت مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مُبارک ہو! اللہ تعالٰی نے تمہارے قرض کی اَدائیگی

www.dawateislami.net

کا سامان کر دیا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم نے چار اُونٹ دیکھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: یہ اُونٹ حاکمِ فَدَک نے بھیجے ہیں، ان پر لَدا غَلّہ اور کپڑے سب تم رکھ لو اور ان کے ذریعے اپنا قرضہ ادا کر دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد میں آیا اور بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: اس مال سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام قَرض اَدا فرما دیا جو اس کے رسول پر تھا۔ ارشاد فرمایا: اس مال میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سے بھی سَبُک دوش (بے تعلُّق) کرو! جب تک یہ کسی ٹھکانے نہ لگے گا، میں گھر نہیں جاؤں گا۔'' جب نمازِ عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بُلا کر اس بقیہ مال کا حال دریافت کیا، میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہی ہے کوئی سائل نہیں ملا۔ آپ رات مسجد ہی میں رہے، دُوسرے روز نمازِ عشا کے بعد پھر استفسار فرمایا کہ بقیہ مال کا کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سَبُک دوش کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے تکبیر کہی اور شکر اَدا کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وہ مال میرے پاس ہو۔ اس کے بعد میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے چلنے لگا حتّٰی کہ آپ کاشانۂ اَقدس میں تشریف لے گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر سَخاوت فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی چیز اپنے پاس رکھنا گوارا نہ فرماتے، بلکہ جب تک لوگوں میں تقسیم نہ فرما دیتے اس وقت

1 ...ابو داود، کتاب الخراج والفیء والامارۃ، باب فی الامام یقبل الھدایا المشرکین، ۳/۲۳۰، حدیث: ۳۰۵۵

www.dawateislami.net

تک مُطْمَئِن نہ ہوتے، خود کسی چیز کی حاجت ہونے کے باوُجُود بھی غریبوں اور مُحتاجوں پر صَدَقہ کر دیا کرتے اور سائل کو اس قدر نوازتے کہ اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی پیش نہ آتی۔ مگر افسوس! صَد افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت دل سے کم ہونے کا نام نہیں لیتی اور ہر وَقْت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن ہے۔

بڑی اور پسندیدہ نعمت:

حضرت سیِّدُنا مَجْمَع اَنصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا (کی آسائشوں) سے بچا لینے کا اِحسان، دنیاوی مال و دولت وغیرہ کی صورت میں ملنے والی نعمت سے افضل ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، لہٰذا اس نے جو نعمتیں اپنے نبی کے لئے پسند فرمائی ہیں وہ مجھے ان نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں جو اس نے اپنے نبی کے لئے ناپسند فرمائیں۔[1] یاد رکھئے! دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اس کی آسائشیں ہونا بے شک نعمت ہے مگر اِن چیزوں سے بچ کر رہنا یہ بڑی نعمت ہے۔

دنیا میٹھی اور سرسبز ہے:

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: دُنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جو اس میں حلال طریقے سے مال کماتا ہے اور صحیح حُقُوق میں خرچ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ثواب عطا فرمائے گا اور جنّت میں داخِل فرمائے گا اور جو اس میں حرام طریقے سے مال کماتا ہے اور غیرِ حق میں خرچ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دارُالْھَوَان (یعنی ذِلّت کے

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم... الخ، ۴/۱۱۷، حدیث: ۴۴۸۹

www.dawateislami.net

گھر) میں داخل فرمائے گا۔[1]

شرح حدیث:

علّامہ عَبْدُالرَّؤف مُناوِی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیا فِی نَفْسِہٖ مَذْمُوم نہیں ہے، چُونکہ یہ آخِرت کی کھیتی ہے لہٰذا جو شخص شریعت کی اِجازت سے اس کی کوئی چیز حاصل کرے گا تو یہ چیز آخِرت میں اُس کی مدد کرے گی۔[2] پس ہمیں بھی چاہیے کہ ضرورت سے زِیادہ دُنیا کے پیچھے بھاگنے اور حرام ذَرائع اختیار کر کے مال و دولت جمع کرنے کے بجائے رزقِ حلال کمانے کا ذہن بنائیں اور حَسْبِ اِستطاعت صَدَقہ و خَیرات بھی کرتے رہیں، اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دیگر غریبوں کی مالی مدد بھی کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کسی کی مدد کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرماتا ہے اور راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔ چنانچہ

صدقے سے مال کم نہیں ہوتا:

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تَعَالٰی مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو رضائے الٰہی کی خاطر عاجزی وانکساری اپناتا ہے اللہ تعالٰی اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[3]

---

1 ... شعب الایمان، باب فی قبض الید عن... الخ، ۴/۳۹۶، حدیث: ۵۵۲۷

2 ... فیض القدیر، ۳/۷۲۸، تحت الحدیث: ۴۲۷۳

3 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲

www.dawateislami.net

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ بے نیازی:

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے نیازی تھی کہ دِرِاَقْدس میں مال رکھنا بھی گوارا نہ فرماتے بلکہ فوراً صدقہ فرمادیا کرتے تھے۔ چُنانچہ ایک روز نمازِ عصر کا سلام پھیرتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولت خانہ میں تشریف لے گئے، پھر جلدی سے باہر آئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو متعجب دیکھ کر ارشاد فرمایا: مجھے نماز میں خیال آیا کہ صدقے کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے، مجھے پسند نہ آیا کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے، اس لئے جا کر اسے تقسیم کرنے کا کہہ آیا ہوں۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین دن سے زِیادہ رہ جائے سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔“[2]

سب سے بڑھ کر سخی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا شہنشاہِ نَبُوَّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سَخاوت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سَخاوت کا دریا سب سے زِیادہ اس وَقْت جوش پر ہوتا جب رَمَضانُ المبارک میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ... بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب یفکر الرجل... الخ، ۱/۴۱۱، حدیث: ۱۲۲۱

2 ... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب اداء الدیون، ۲/۱۰۵، حدیث: ۲۳۸۸

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات کے لئے حاضِر ہوتے اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام (رَمَضانُ المبارَک کی) ہر رات میں حاضِر ہوتے اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور فرماتے۔ (رمضانُ المبارَک) میں خیر کے معاملے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔[1]

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخاوتِ مصطفٰے کو اشعار کی صورت میں حدائقِ بخشش شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں:

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دَھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کِھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا[2]

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نَبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی سائل کو جواب میں "لَا (یعنی نہیں)" نہیں فرمایا۔[3] ایک مرتبہ آپ کے دربار گوہر بار میں 70 ہزار دِرہم لائے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک چٹائی پر رکھا اور پاس کھڑے ہو کر تقسیم فرمانے لگے۔ کسی

1 ... بخاری، کتاب بدء الوحی، ۱/۹، حدیث: ۶
2 ... حدائق بخشش، ص۱۵
3 ... بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق... الخ، ۴/۱۰۹، حدیث: ۶۰۳۴

www.dawateislami.net

سائل کو خالی نہ لوٹایا حتّٰی کہ سب تقسیم فرما دیئے۔[1]

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا
بٹتی ہے کونین میں نِعمت رَسُوْلُ اللہ کی
ہم بھکاری وہ کریم ان کا خُدا ان سے فُزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رَسُوْلُ اللہ کی[2]

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سے کوئی چیز خریدتے اور قیمت اَدا کرنے کے بعد وہ چیز اُسی کو یا کسی دوسرے کو عطا فرما دیتے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک اُونٹ خریدا اور پھر وہی اُونٹ انہیں بطورِ عطیہ عنایت فرما دیا۔[3] اسی طرح حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اونٹ کا ایک بچہ خریدا اور پھر وہی حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو عطا فرما دیا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ فرمائیے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قَدَر سخاوت فرمانے والے تھے کہ اپنی ضرورت کے لئے خریدی گئی چیز بھی کسی کو بطورِ تحفہ عطا فرما دیتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اس پیاری سُنّت پر عمل کرنے

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب ماسئل رسول اللّٰہ... الخ، ص ۹۷۳، حدیث: ۶۰۱۸
2 ... حدائق بخشش، ص ۱۵۲، ۱۵۳
3 ... بخاری، کتاب البیوع، باب شراء الدواب... الخ، ۲/۱۸، حدیث: ۲۰۹۷
4 ... بخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشتری شیئا... الخ، ۲/۲۳، حدیث: ۲۱۱۵

اور مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کرنے کی نیّت سے ایک دوسرے کو تُحفہ پیش کرنے کی عادت بنائیں کہ تحفہ دینے سے مَحبّت بڑھتی اور عَداوت ختم ہوتی ہے۔ چنانچہ

کینہ ختم اور محبت پیدا ہو:

حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دُوسرے سے مُصافَحہ کرو کہ اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ (تحفہ) دیا کرو کہ آپس میں مَحبّت ہو گی اور دُشمنی جاتی رہے گی۔[1]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجَرَّب ہیں جس سے مُصافَحہ کرتے رہو اس سے دُشمنی نہیں ہوتی اگر اِتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں، یوں ہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عَداوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تحفے کا لَین دَین ہو یا پھر کوئی اور مُعامَلہ حلال ذَریعہ ہی اختیار کیا جائے کیونکہ حرام ذریعے سے حاصل ہونے والے مال کو کھانا، پینا، پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گُناہ ہے، اس کی سزا دُنیا میں مال کی قِلَّت و ذِلَّت اور بے برکتی جبکہ آخرت میں جہنَّم کی بھڑکتی آگ کا دَردناک عذاب ہے۔ چنانچہ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجآء فی المصافحۃ، ۲/۱۷۱، حدیث: ۴۶۹۳

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۶۸

حرام کی نحوست:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حرام مال کماتا اور پھر صَدَقہ کرتا ہے تو اُس سے قَبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہو گی اور اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے دوزخ کا زادِ راہ (سامان) ہو گا۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جائز طریقے سے مال کمائیں اور اپنی ضرورت کے علاوہ جو بچتا نظر آئے اُسے فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے اپنے مُحتاج و غریب مُسلمان بھائیوں کی مالی مدد کریں، مَساجد، مَدارس اور نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لئے اپنا مال زیادہ سے زیادہ خرچ کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ **پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 274** میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رَبّ کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

اسی طرح **پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 261** میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح

---

[1] ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۳۱، حدیث: ۳۶۷۲

www.dawateislami.net

سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو زمین و آسمان اور سارے جہان کا خالق و مالِک کریم و جوّاد پروردگار عَزَّوَجَلَّ کَرَم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے ہی خُوش نصیب مُسلمان ایسے ہیں جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجبہ اَدا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروَقْت زکوٰۃ و فطرہ اَدا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اَولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقْرِباء کی موت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ ملاتے ہیں، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد مَناتے نیز نیک نیّتی سے شِفاخانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قرآن خوانی و اجتماعِ ذِکر و نعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے اِنْعِقاد پر خرچ کرتے ہیں، مَساجد و مَدارس کی تعمیر میں حصّہ لیتے ہیں، درس و تدریس، درسِ نظامی یعنی عالِم کورس میں مُعاوَنت کرتے، مثلاً مُدَرِّسِین کے مُشاہرے (Salary)، طَلَبہ کی کتابیں، طعام و قیام کے اخراجات وغیرہ، قرآنِ کریم (حفظ و ناظرہ) کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے اِنتظامی اَخراجات، مثلاً بجلی اور گیس کے بِل وغیرہ کی اَدائیگی کرتے یا اُس میں حصّہ لیتے ہیں، دِینِ اِسلام کی ترویج و اِشاعت، سُنّتوں کے اِحیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے خرچ کرتے، مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زادِ سَفَر دے کر، سُنّتوں بھرا دَرس دینے کی آرزُو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو "فیضانِ سُنّت" دِلا کر، اپنی دُکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے، دَفتر، کالج وغیرہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

www.dawateislami.net

کے اِصلاحی رسائل یا بیانات کی کیسٹیں (آڈیو، ویڈیو) تقسیم کر کے اپنی رقم راہِ خُدا میں خرچ کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے مال کو بڑھائے گا اور 700 گُنا تک ثواب عطا فرمائے گا اور اِسی پر بس نہیں بلکہ ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ اس سے بھی زِیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ترغیب کے لئے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُود و عَطا کے مزید واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی دِین کی تَرویج واِشاعت، مَساجد ومَدارس کی خدمت، مُسلمانوں کی مالی مدد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی رغبت ہو۔ چنانچہ

سخاوتِ مُصطَفٰے کے واقعات

...غزوۂ حُنَین میں حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قدر کثرت سے سَخاوت فرمائی جس کا اَندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ آپ نے اَعراب (دیہات میں رہنے والوں) میں بہت سوں کو 100،100 اُونٹ عطا فرمائے۔[1]

...حضرت سیِّدُنا صفوان بن اُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (اسلام لانے سے پہلے غزوۂ حُنین کے موقع پر) بکریوں کا سُوال کیا، جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بھرا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ سب انہیں دے دیں۔ اُنہوں نے اپنی قوم میں جاکر کہا: "اے میری قوم! تم اسلام لے آؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی سخاوت

1... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف، ۳/۱۱۸، حدیث: ۴۳۳۶

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں کہ فَقْر (مُحتاجی) کا خوف نہیں رہتا۔"[1]

... حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صفوان بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے مال عطا فرمانے لگے حالانکہ آپ میری نظر میں مبغُوض تھے، پس آپ مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین ہو گئے۔[2]

... علمائے کرام فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس ایک دن کی عطا، سخی بادشاہوں کی عُمر بھر کی سخاوت و بخشش سے زائد تھی، بکریوں سے بھرے جنگل کے جنگل لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں، مانگنے والوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ آپ پیچھے ہٹتے جاتے۔ جب سب اَموال تقسیم ہو گئے تو ایک اَعْرابی (یعنی عرب کے دیہات میں رہنے والے) نے رِدائے مُبارَک (یعنی چادر مبارک) بدنِ اَقْدس پر سے کھینچ لی، جس سے مُبارَک کاندھے اور کمر شریف پر نشان پڑ گیا۔ پھر بھی غصہ نہ کیا بلکہ ارشاد فرمایا: "اے لوگو! جلدی نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم مجھے کسی وَقْت بخیل نہ پاؤ گے۔"[3]

... حضرت سیِّدُنا سَہْل بن سَعْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہِ رسالت میں ایک خوبصورت چادر ہدیہ کی اور عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے اور آپ کے استعمال کے لئے لائی ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چونکہ ضرورت تھی، لہٰذا آپ نے وہ چادر لے لی۔ وہ چادر

---

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب ماسئل رسول اللہ... الخ، ص ۹۷۳، حدیث: ۶۰۲۱، ۶۰۲۲

2 ... ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی اعطاء... الخ، ۲/ ۱۴۷، حدیث: ۶۶۶

3 ... بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الشجاعة فی الحرب والجبن، ۲/ ۲۶۰، حدیث: ۲۸۲۱

www.dawateislami.net

بطورِ تہبند باندھے ہوئے آپ ہمارے پاس تشریف لائے، ایک صحابی نے دیکھ کر عرض کی: کتنی اچھی چادر ہے! مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آپ تشریف فرما رہے، پھر دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور چادر تبدیل فرما کر وہ اس صحابی کی طرف بھیج دی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ان صحابی سے کہا: تم نے اچھا نہیں کیا، تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ انہوں نے کہا: بخدا! اس چادر کو استعمال کرنے کی نیت سے میں نے سوال نہیں کیا بلکہ میری نیت یہ ہے کہ یہ چادر (بطورِ تبرُّک) میرا کفن بنے۔ حضرت سیِّدُنا سَہْل بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ چادر ان کا کفن ہی بنی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ ظاہری کے بعد سخاوت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو جہانوں کے سردار ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مالک و مختار بنایا، اپنے خزانوں کی چابیاں بھی عطا فرما دیں مگر پھر بھی اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھتے سب تقسیم فرمادیتے ہیں نہ صرف حیاتِ مُبارکہ میں بلکہ وصالِ ظاہری کے بعد بھی امت کے پریشان حالوں پر عطاؤں کی بارش فرما رہے ہیں۔ اگر کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ حُضُور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو دُنیا سے پردہ فرما گئے، اب کیونکر سائلوں کی دادرسی فرماتے ہیں؟ تو یاد رکھئے کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اپنے مزارات میں حیات ہیں۔ چنانچہ

---

1 ... بخاری، کتاب اللباس، باب البرود والحبرۃ والشملۃ، ۴/۵۴، حدیث: ۵۸۱۰

www.dawateislami.net

سیِّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، مولانا، شاہ، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کِرام حیاتِ حقیقی، دُنیاوی، رُوحانی اور جسمانی سے زِندہ ہیں، اپنے مزاراتِ طیّبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی سَلْطَنت میں تَصَرُّف فرماتے ہیں۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْن یعنی حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے مزارات میں زِندہ ہیں اور نمازادا فرماتے ہیں[1]۔ (ایک حدیث پاک میں ہے) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اجسامِ مُبارکہ کا زمین پر کھانا حرام فرمادیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔[2]

امام جلالُ الدِّین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے لئے مَزارات سے باہر جانے اور آسمانوں اور زمین میں تَصَرُّف کی اِجازت ہوتی ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ طیّبہ اور عُلَمائے کرام کی تَصْرِیحات سے معلوم ہوا کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اپنے مزارات میں نہ صرف حیات ہیں بلکہ انہیں رِزْق بھی دیا جاتا ہے، جہاں بھر میں تشریف لے جاتے اور زمین و آسمان کی سَلْطَنت میں تَصَرُّف بھی فرماتے ہیں۔ جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری فرمانے کے بعد اُمّتیوں کی حاجت رَوائی

1 ... مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/۲۹۹، حدیث: ۶۸۸۸

2 ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

3 ... الحاوی للفتاوی، المنجلی فی تطور الولی، ۱/۲۵۶۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۸۵

www.dawateislami.net

و مُشکِل کُشائی کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

وصالِ ظاہری کے بعد حاجت روائی ومشکل کُشائی کے واقعات

...حضرت سیِّدُنا شیخ احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بُھوک کے عالَم میں روضۂ اَنور پر حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کسی نے جگایا اور ساتھ چلنے کو کہا، میں چل دیا، وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کرتے ہوئے کہا: پیٹ بھر کر کھالیجئے! کیونکہ میرے جَدِّ امجد، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بُھوک محسوس ہو بلا جھجک تشریف لے آیئے گا۔[1]

...حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد صُوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تین ماہ تک جنگلوں میں پھرتا رہا، پریشان حال مدینۂ مُنوّرہ حاضِر ہُوا بارگاہِ رسالت و شیخین میں سلام عرض کر کے سو گیا۔ خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ فرمارہے تھے: احمد! تُو آگیا دیکھ تیرا کیا حال ہو گیا ہے! میں نے عَرض کی: اَنَا جَائِعٌ وَّاَنَا ضَیْفُکَ یَارَسُوْلَ اللہ! یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کھول۔ میں نے ہاتھ کھولا تو آپ نے چند درہم عنایت فرمائے، جب آنکھ کُھلی تو وہ دِرہم میرے ہاتھ میں موجود تھے، میں نے بازار

---

1 ...حجۃ اللہ علی العٰلمین، ص ۵۷۳

www.dawateislami.net

سے جاکر روٹی اور فالودہ خرید کر کھایا۔[1]

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے[2]

... اَبُوالْفَرَج علامہ عبدُالرحمن بن علی بن جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "عُیُونُ الْحِکَایات" میں تحریر کرتے ہیں کہ ایک پرہیز گار شَخْص کا بیان ہے: "میں مُسلسل تین سال سے حج کی دُعا کر رہا تھا، لیکن میری حَسْرت پُوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسِمِ بہار تھا اور دل آرزُوئے حرم میں بے قَرار تھا۔ ایک رات جب میں سویا تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے شَرَفْیاب ہوا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میری آنکھ کھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا، سرکارِ مدینہ، راحَتِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ میٹھی میٹھی آواز کانوں میں رَس گھول رہی تھی: "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" بارگاہِ نُبوّت سے حج کی اِجازت مل چکی تھی، میں بَہُت شاداں وفَرحاں تھا۔ اچانک یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ (یعنی سفر کا خرچ) تو ہے نہیں! اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری شب خواب میں پھر زِیارت ہوئی، لیکن میں اپنی غُرْبت کا ذِکْر نہ کر سکا۔ اِسی طرح تیسری رات بھی خواب میں بارگاہِ رسالت سے حکم ہوا کہ "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میں نے سوچا اگر چوتھی بار زیارت سے مُشَرَّف ہوا تو اپنی مالی حالت کے مُتَعَلِّق عَرْض کر دوں گا۔

---

1 ... جذب القلوب، ص ۲۰۷۔ وفاء الوفاء، ۲/ ۱۳۸۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۲۵

www.dawateislami.net

آہ! پلّے زَر نہیں رَختِ سفر سرور نہیں تم بُلا لو تم بُلانے پر ہو قادِر یا نبی![1]

چنانچہ چوتھی رات پھر سرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے غریب خانے میں جلوہ گری فرمائی اور اِرْشاد فرمایا: "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میں نے دَسْت بستہ عَرْض کی: میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس اَخْراجات نہیں ہیں۔ اِرشاد فرمایا: "تم اپنے مکان میں فُلاں جگہ کھودو! وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ مَوْجود ہوگی۔" اِتنا فرما کر آپ تشریف لے گئے۔ صُبْح جب میری آنکھ کُھلی تو میں بَہُت خُوش تھا۔ نَمازِ فَجر کے بعد آپ کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ مَوْجُود تھی، وہ بِالکل صاف سُتھری تھی، گویا اُسے کسی نے اِسْتِعْمال ہی نہ کیا ہو! میں نے اُسے چار ہزار دِینار میں بیچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضور نَبِیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنتِظام ہو گیا۔[2]

جب بُلایا آقا نے خُود ہی اِنتِظام ہو گئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِیْنِ اسلام نے ہمیں مُسلمانوں کی خَیْر خَواہی، حُسنِ سُلُوک، غریبوں کی مدد اور یتیموں کی کفالت کا درس دیا ہے، اسی وجہ سے ہر سال صاحِبِ نصاب اَفْراد پر چند شرائط پائے جانے کی صُورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نَفْلی صَدقات کے فَضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بخل کی مَذَمَّت بیان فرمائی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ زکوٰۃ جیسے اَہَم فریضے کی اَدائیگی میں سُستی و تنگ دِلی

1 ... وسائل بخشش مرمم، ص۳۷۶

2 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ، ص۳۲۶

www.dawateislami.net

سے کام لینے کے بجائے خالصۃً رِضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے اَدائیگی کریں اور نفلی صَدقات کا بھی ذِہن بنائیں کہ صَدَقہ کرنا اللہ تَعَالٰی کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مسکینوں کی بَہُت سی ضَروریات پُوری ہونے کا سبب ہے۔ سَخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے سَخاوت کے فضائل پر مشتمل پانچ فرامینِ مصطفٰے پیشِ خدمت ہیں۔ چنانچہ

فضائلِ سخاوت پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: سَخاوت جنَّت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے، جس کی ٹہنیاں زمین کی طرف جُھکی ہوئی ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے، وہ اسے جنَّت کی طرف لے جاتی ہے۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: تَجَافَوْا عَنْ ذَنْبِ السَّخِیِّ فَاِنَّ اللّٰهَ اٰخِذٌ بِیَدِهٖ كُلَّمَا عَثَرَ یعنی سخی کی غَلَطی سے دَرگُزر کرو کیونکہ جب بھی وہ لَغْزِش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے[2] (یعنی اس کا مددگار ہوتا ہے کہ اسے ہلاکت میں پڑنے سے بچا لیتا ہے[3])۔

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِیَآءِ یعنی جنَّت سخیوں کا گھر ہے۔[4]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب، جنَّت سے قریب، لوگوں سے قریب اور آگ (جہنم) سے دور ہے جبکہ بخیل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور، جنَّت سے دور، لوگوں سے دُور اور

1... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۴، حدیث: ۱۰۸۷۵

2... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۳، حدیث: ۱۰۸۶۷

3... اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۷۲۵

4... مسند فردوس، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

www.dawateislami.net

آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بخیل عالِم سے بہتر ہے۔[1]

﴿5﴾... ارشاد فرمایا: اے انسان! اگر تم بچا ہوا مال خرچ کر دو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بَقَدْرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر مَلامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال (گھر والوں) سے اِبتدا کرو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔[2]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اپنی ضروریات سے بچا ہوا مال خَیرات کر دینا خُود تیرے لئے ہی مُفید ہے کہ اس سے تیرا کوئی کام نہ رُکے گا اور تجھے دُنیا و آخرت میں عِوَض (یعنی بدلہ) مل جائے گا اور اسے روکے رکھنا، خُود تیرے لئے ہی بُرا ہے کیونکہ وہ چیز سَڑ گل یا اور طرح سے ضائع ہو جائے گی اور تُو ثواب سے محروم ہو جائے گا، اسی لئے حکم ہے کہ نیا کپڑا پاؤ تو پُرانا بیکار کپڑا خیرات کر دو، نَیا جُوتا رَبِّ تَعَالٰی دے تو پُرانا جوتا جو تمہاری ضرورت سے بچا ہے کسی فقیر کو دے دو کہ تمہارے گھر کا کُوڑا نکل جائے گا اور اُس کا بھلا ہو جائے گا۔ اس میں دو حکم بیان ہو گئے ایک یہ کہ جو مال اس وقت تو زائد ہے کل ضرورت پیش آئے گی اسے جمع رکھ لو آج نفلی صَدَقہ دے کر کل خُود بھیک نہ مانگو، دُوسرے یہ کہ خیرات پہلے اپنے عزیز غریبوں کو دو پھر اَجنبیوں کو کیونکہ عزیزوں کو دینے میں صَدَقہ بھی ہے اور صِلہ رِحمی بھی۔[3]

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، ۳/ ۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

2 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر ... الخ، ص ۴۰۰، حدیث: ۲۳۸۸

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۷۰

www.dawateislami.net

سخاوت کی نعمت کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی سَخاوت کی عادت اَپنانا چاہتے ہیں تو آیئے! اس کے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

...سخاوت کے فضائل اور بخل کی مذمت سے متعلق احادیثِ مُبارَکہ نیز صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے واقعات کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بخل کی عادت چھوٹ جائے گی اور سخاوت کا ذہن بنے گا۔

...دل سے مال و دولت کی محبت نکال دیجئے کیونکہ جب تک مال و دولت کی محبت دل میں رہے گی تب تک راہِ خدا میں خرچ کرنے کا دل نہیں چاہے گا۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو دِرہم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ رَبُّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے۔[1]

شیطان کا غلام:

منقول ہے کہ جب درہم و دینار بنے تو سب سے پہلے شیطان نے انہیں اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا اور انہیں چوم کر کہا: جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔[2]

...دل میں مُسلمان بھائی کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیجئے! مثلاً اپنے دوست اَحباب، رِشتہ داروں یا پڑوسیوں کی خَیْریت دریافت کرتے رہئے، ان کے دُکھ دَرْد میں شریک ہو کر حَسبِ اِسْتطاعت ان کی حاجتوں کو پُورا کیجئے کہ

---

1. ...احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۲۸۸
2. ...احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۲۸۸

www.dawateislami.net

کر بھلا ہو بھلا:

فرمانِ مصطفٰے ہے: ”جو کسی مُسلمان کی ایک دُنیوی پریشانی دُور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دُور فرمائے گا اور جو تنگدست کے لئے دنیا میں آسانی مُہیا کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا اور جو دُنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور بندہ جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔“[1]

... دل میں کسی مُسلمان کے لئے بُغض و کینہ ہو تو اسے بھی نکال دیجئے کیونکہ جب دل میں کسی کی نفرت ہو گی تو اس پر خرچ کرنے یا کسی بھی طرح کی ہمدردی کرنے پر دل راضی نہیں ہو گا، لہٰذا بُغض و کینہ دُور کرنے اور آپس میں مَحبّت پیدا کرنے کے لئے سلام و مُصافحہ کو عام کیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”مُصافحہ کیا کرو کینہ دُور ہو گا، تحفہ دیا کرو مَحبّت بڑھے گی اور بُغض ختم ہو گا۔“[2]

... **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر صدقہ و خیرات کا ذِہن پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بخل کی بیماری کے ساتھ ساتھ دیگر بُرائیوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہو گا اور نیک بننے کا جذبہ پیدا ہو گا، مال کی آفات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مُشتمل کتاب

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، ۳/ ۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۷

2 ... موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المھاجرۃ، ۲/ ۴۰۷، رقم ۱۷۳۱

www.dawateislami.net

"ضِیائے صدقات" کا مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم نے حضور نَبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارکہ اور وِصالِ ظاہری کے بعد کی سَخاوت کے واقعات سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ ان واقعات کے ضِمن میں سَخاوت اور اس کے علاوہ دیگر مدنی پھول بھی حاصل کیے۔ یقیناً سخی شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مخلوق کے نزدیک محبوب ہوجاتا ہے جبکہ بخیل آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اسی میٹھی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے خُوب خُوب صَدَقہ و خیرات کی عادت بنائیں۔ دعا ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے صدقات و مدنی عطیات دِیگر نیک کاموں میں خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے جملہ مدنی کاموں اور ہر نیک و جائز کام میں خرچ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس ائمّۂ مَساجِد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ "**مجلس ائمّۂ مَساجِد**" بھی ہے، یاد

www.dawateislami.net

رکھئے! مسجد کو آباد رکھنے میں جو کردار امام، مُؤَذِّن اور خادم کا ہوتا ہے، اس سے اِنکار ممکن نہیں، مگر بے شُمار مَساجد ایسی ہیں جن کے اَئِمّہ و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مشاہرے (تنخواہوں) کا خاطر خواہ انتِظام نہیں ہو پاتا۔

مجلس ائمہ کا اوّلین کام مساجدِ اہلسُنّت کا تحفُّظ نیز مساجدِ اہلسُنّت میں اہل ائمہ و مُؤَذِّنین کا تقرُّر، ان کے مُشاہرے (تنخواہوں) کی اَدائیگی اور مصالح مَساجد میں دَرپیش مَسائل کو شرعی و تنظیمی رہنمائی کے بعد باہَمی مُشاوَرت سے حل کرنا ہے، نیز مسجد کمیٹی اور اَہلِ محلّہ کو تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے "مدنی قافلے" میں سَفَر کرنا بھی ہے۔

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شُمار مَدَنی قافلے تین دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفَر کر کے عِلمِ دین اور سُنّتوں کی مدنی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ یقیناً راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سفَر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے پنج وقتہ نماز و نوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتیں سیکھنے کو ملتی اور عِلمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ عِلمِ دِین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ چنانچہ

علم دین حاصل کرنے کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ "جو شخص عِلمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خُدا تعالٰی اُسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی رِضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور آسمان و زمین کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں عالِم کے لیے دُعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت سِتاروں پر اور عُلَمَا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث و جانشین ہیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ عِلم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پُورا حصّہ پایا۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ عِلمِ دین کے حُصُول کے لئے مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا معمول

1... ابو داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ۳/ ۴۴۴، حدیث: ۳۶۴۱

www.dawateislami.net

بنائیں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی نیز دنیاوی پریشانیاں اور مسائل حل ہوتے چلے جائیں گے۔ ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

فلموں ڈراموں کا شیدائی:

سردار آباد (فیصل آباد) کے علاقے یُوسف ٹاؤن نمبر 2 میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے قبل میں گُناہوں کے بَیابان میں بھٹک رہا تھا۔ نمازیں قَضا کر دینا، داڑھی شریف مُنڈوا دینا میری عادت میں شامل تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا میرا اوڑھنا بچھونا بن چکا تھا۔ میری زِندگی میں نیکیوں کا چاند کچھ اس طرح جگمگایا کہ خُوش قسمتی سے کبھی کبھار دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا تھا۔ یہ سلسلہ کئی مہینے تک جاری رہا، مگر میرے اندر کوئی خاص تبدیلی رُونما نہ ہو سکی۔ ایک بار ہمارے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک باریش و باعمامہ اسلامی بھائی نے مجھ پر اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا ذِہن دیا۔ ان کی مَحبّت بھری میٹھی گُفتار اور حُسنِ کردار میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ میں اِنکار نہ کر سکا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدنی قافلے کا مُسافِر بن گیا، مدنی قافلے میں مجھے پنج وقتہ نمازِ باجماعت صفِ اَوّل میں اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ملا نیز نماز، وضو، غُسل کے مُتَعلِّق بہت ساری بُنیادی باتیں سیکھنے کا مَوقع مُیسر آیا۔ مدنی قافلے میں مجھے اس قدر سکون اور اطمینان نصیب ہوا کہ میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی، داڑھی

www.dawateislami.net

شریف سجانے کی پکی سچی نِیَّت کر لی اور مدنی قافلے سے سبز سبز عمامہ شریف سَجا کر ہی گھر پہنچا۔ اب اپنی بقیہ زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہو کر قادری عطاری بن گیا اور علاقے کے دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حَسبِ اِستطاعت کوششیں کرنے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے میرے سات بھائی اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہو کر قادری عطاری سلسلے میں داخل ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب:

... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے کہ ہر سننے والا اسے یاد کرلیتا تھا۔[1] ...مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کے نزدیک آپ معزّز رہیں گے۔ ...چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلُّفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، معیوب ہے۔ ...دورانِ گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔[2] ...بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔ ...جب تک دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کردیں۔ ...کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔ ...بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔)[3] ...زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔ ... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب تم دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے اور کم گو شخص کو دیکھو تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کہ اسے حکمت دی گئی ہے۔“[4]

---

1 ...مسند احمد، مسند عائشہ، ۱۰/۱۱۵، حدیث: ۲۶۲۶۹

2 ...تفسیر نعیمی، ۹/۵۴۹

3 ...ماخوذ از مرآۃ المناجیح ۶/۴۰۲

4 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۱

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہَدِیَّہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

شہزادے: پیارے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: (۱)... حضرت سیِّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)... طیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

شہزادیاں: مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: (۱)... حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۴/ ۳۱۳)

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۱

www.dawateislami.net

گناہوں پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنا کیسا؟

سُوال: گناہوں پر قائم رہتے ہوئے صرف زبان سے توبہ کرتے رہنا کیسا ہے؟

جواب: گناہوں پر قائم رہتے ہوئے فقط زبان سے توبہ کرلینا کافی نہیں مثلاً کوئی شخص بے نمازی یا داڑھی مُنڈا ہے اور وہ اپنے ان گناہوں سے توبہ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود نماز نہیں پڑھتا، داڑھی نہیں رکھتا تو اس کا یہ توبہ کرنا نہیں کہلائے گا کیونکہ جس گناہ سے وہ توبہ کررہا ہے اس گناہ کو اس نے چھوڑا ہی نہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 700** پر ہے: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذِمّہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا، توبہ کہاں ہوئی۔ حدیث میں فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر اِستغفار (توبہ) کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے ربّ سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ...الخ، ۵/ ۴۳۶، حدیث: ۷۱۷۸)

سُوال: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے۔ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کفر ہے۔ (نور العرفان، پ ۱۲، یوسف، تحت الآیہ: ۹)

سُوال: کیا ہر کوئی خواب دیکھ کر اپنا بیٹا ذَبح کرسکتا ہے؟

جواب: یاد رہے! کوئی شخص خواب یا غیبی آواز کی بُنیاد پر اپنے یا دوسرے کے بچّے یا کسی انسان کو ذبح نہیں کرسکتا، کرے گا تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار قرار پائے گا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو خواب کی بِنا پر اپنے **بیٹے کی قربانی** کے لئے تیّار ہوگئے یہ حق ہے کیوں کہ آپ **نبی** ہیں اور نبی کا خواب وَحیِ اِلٰہی ہوتا ہے۔ ان حضرات کا اِمتحان تھا، حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام **جنتی** دُنبہ لے آئے اور **اللہ** پاک کے حکم سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اُس جنتی دُنبے کو ذبح فرمادیا۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص ۱۸)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضور سیّدُ المُرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھ دیتا ہے، اُس کے 10 گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے 10 درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ 10 غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔[1]

جو درود و سلام پڑھتے ہیں ان پہ رب کا سلام ہوتا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حقیقی بندے اور سچے محبوب:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 56 بیانات پر مشتمل منفرد کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" صفحہ 256 پر موجود حکایت کو توجہ کے ساتھ سُنیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقیقی اور پسندیدہ بندے کون ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیّدُنا علی بن محمد بن حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سُنا کہ میں نے ایک رات حضرت سیّدُنا سَری سَقَطِی

---

1 ...شعب الایمان، تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ...الخ، ۲/۲۱۰، حدیث: ۱۵۵۴

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۴۱

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں گزاری، رات کا کچھ حصہ گزرا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: جنید! کیا تم سو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ فرمانے لگے: میں نے دیکھا کہ گویا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور کھڑا ہوں اور مجھے ارشاد فرمایا گیا: اے سَری! میں نے مخلوق پیدا کی تو سب میری مَحَبَّت کا دعویٰ کرنے لگے۔ پھر میں نے دُنیا پیدا کی تو نوّے فیصد بھاگ گئے اور دس فیصد باقی رہ گئے۔ پھر میں نے جنّت پیدا کی تو بقیہ میں سے بھی نوّے فیصد چلے گئے اور صرف دس فیصد بچ گئے۔ پھر جب میں نے ان پر ذرّہ بھر آزمائش ڈالی تو باقی رہ جانے والی تعداد کا بھی صرف دس فیصد بچا اور باقی نوّے فیصد بھاگ گئے۔ میں نے باقی رہنے والوں سے پُوچھا: "تم نے دُنیا کو چاہا نہ جنّت طلب کی اور نہ ہی آزمائش سے بھاگے، آخر! تم کیا چاہتے ہو؟ اور تمہارا مقصود کیا ہے؟" اُنہوں نے عرض کی: ہمارا مقصود تُو ہی تُو ہے، اگر تُو ہم پر مَصائب نازل فرمائے گا تب بھی ہم تیری مَحَبَّت کو نہ چھوڑیں گے۔ میں نے ان سے کہا: "میں تمہیں ایسی ایسی مُصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبتلا کروں گا جن کو پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکتے تو کیا تم ان پر صبر کرو گے؟" اُنہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، مولیٰ! اگر تُو آزمائش میں مبتلا کرنے والا ہے تو جیسے چاہے ہمیں آزما لے۔ پھر اُس نے ارشاد فرمایا: "اے سَری! یہی میرے حقیقی بندے اور سچے محبوب ہیں۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہر حال میں صَبر و شکر کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اس کی رِضا پر راضی رہتے ہیں اور کبھی زباں پر حرفِ شِکایت نہیں لاتے یہی لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے محبوب ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پانے کے لیے اس کی جانب سے آنے والی آزمائشوں پر صَبر

[1] ...شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، معانی المحبۃ، ۱/۳۷۴، الرقم: ۴۳۶

www.dawateislami.net

کی عادت بنائیں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت:

ایمان والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسی محبّت ہوتی ہے، ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 165 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجنان، جلد 1، صفحہ 264 پر بہت ہی پیارے انداز میں مدنی پھول بیان ہوئے ہیں، ان کو سننے سے پہلے میں آپ کو تفسیر صِراطُ الجنان کی چند ایک خوبیاں عرض کرتا ہوں تاکہ ہمارا شوق بڑھے اور ہم اس تفسیر کو فجر کے مدنی حلقے میں سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی سعادت حاصل کرکے دُنیا و آخرت کی برکتیں سمیٹیں:

تفسیر صِراطُ الجنان کی خصوصیات:

﴿1﴾... تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے دو ترجمے دِیئے گئے ہیں، ایک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کنزالایمان سے اور دُوسرا آسان ترجمہ کنزُالعرفان کے نام سے دِیا گیا ہے۔

﴿2﴾... اِس تفسیر میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مستند ترین کتابوں سے کلام اَخذ کرکے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

﴿3﴾... تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر بلکہ مُتَوَسِّط تفسیر ہے۔

﴿4﴾... اِس تفسیر میں حتَّی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی

www.dawateislami.net

بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

﴿5﴾... اِس تفسیر میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ، اِن کے عذابات، جنّت کے اِنعامات، جہنم کے عذابات، باطنی اَمراض اور اُن کے علاج کا بیان ہے۔ نیز والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور صِلہ رحمی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

﴿6﴾... تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے نیز موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی سیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں۔

محبتِ اِلٰہی سے معمور جو آیت ہم نے سُنی، اس کے متعلق تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اللہ تعالٰی کے مقبول بندے تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالٰی سے مَحبَّت کرتے ہیں۔ محبَّتِ الٰہی میں جینا اور مَحبتِ الٰہی میں مرنا ان کی زِندگی کا مَقصد ہوتا ہے۔ اپنی ہر خوشی پر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو ترجیح دینا، نرم و گُداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سربسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، اللہ تعالٰی کے لئے مَحبَّت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مُصیبت میں صبر، ہر حال میں خُدا پر تَوکُّل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ تعالٰی کے سپُرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کے لئے ہمہ (ہر) وَقت تیار رہنا، دل کو غیر کی مَحبَّت سے پاک رکھنا، اللہ تعالٰی کے محبوبوں سے مَحبَّت اور اللہ تعالٰی کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ تعالٰی کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ تعالٰی کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل و جان سے

www.dawateislami.net

محبوب رکھنا، اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے مُقرّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، اِن سے مَحبّت رکھنا، مَحبّتِ الٰہی میں اضافے کے لئے ان کی صحبت اختیار کرنا، اللہ تعالیٰ کی تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمُور اوران کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں جو مَحبّتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اُس کے تقاضے بھی ہیں۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے ہیں:

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق اپنے غم میں فقط گُھلا یا رَبّ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں جسے سن کر گناہ گاروں کی ڈھارس بندھے گی اور نیکوکار ڈر جائیں گے اور پتا چلے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والوں کی رات کیسے گزرتی ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داؤد! گناہ گاروں کو خُوشخبری دے دو اور صِدّیقین کو ڈر سُناؤ۔'' تو حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اُنہوں نے عرض کی: ''یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہ گاروں کو کیا خُوشخبری دُوں اور صِدّیقین کو کیا ڈر سُناؤں؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے داؤد! گناہ گاروں کو یہ خُوشخبری سُنادو کہ کوئی گُناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صِدّیقین کو اس بات کا ڈر سُناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خُوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ وبرباد ہو جائے گا۔ اے داؤد! اگر تُو مجھ سے مَحبّت کرنا چاہتا ہے تو دُنیا کی مَحبّت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دُنیا کی مَحبّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اے داؤد! جو مجھ

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۶۵، ۱/ ۲۶۴

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۰

www.dawateislami.net

سے مَحبَّت کرتا ہے وہ رات کو میرے حُضُور تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جبکہ غافل لوگ میرے ذِکْر سے غَفْلت میں پڑے ہوتے ہیں اور وہ میری نعمت پر شکر اَدا کرتا ہے جبکہ بُھولنے والے مجھ سے غَفْلت اختیار کرتے ہیں۔"[1]

مِرے دِل سے دنیا کی چاہت مِٹا کر — کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی — کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے — مِرے غوث کا واسطہ یا اِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبَّتِ الٰہی کا مضبوط ترین ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقی مَحبَّت اُسی وَقْت حاصل ہو سکتی ہے جب ہمیں اس کے حُصُول کے طریقے معلوم ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت پانے کا سب سے اَہَم طریقہ یہ ہے کہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کی اِطاعت کی جائے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَحبَّت کے حُصُول کے لیے حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کو شرط قرار دیا ہے۔ چُنانچہ

پارہ 3، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن، آیت نمبر 31 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، عبد العزیز بن ابی رواد، ۸/۲۱۱، رقم ۱۱۹۰۶۔ بحر الدموع، فصل التوبۃ وثمارھا، ص ۲۱

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵

www.dawateislami.net

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۳، اٰلِ عمرٰن: ۳۱)

اس آیتِ مُبارکہ سے مَعلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا دعویٰ اُسی وَقْت سچّا ہوسکتا ہے جب ہم سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کرتے ہوں گے۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حَکِیْمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ طَیِّبَہ کا خُلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے نبی! آپ ان لوگوں سے فرمادیجئے جو آپ کے وسیلہ کے بغیر ہماری مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں یا جو اپنے کو رَبّ کا پیارا جان کر آپ سے بے نیاز ہونا چاہتے ہیں یا جو آپ کی اطاعت کے سِوا دوسرے اَسباب سے خُدا تک پہنچنا چاہتے ہیں، ان سب کو اعلانِ عام کر دیجئے کہ اگر تم خدا سے مَحَبَّت کرنا چاہتے ہو تو نہ مجھ سے مُقابلہ کرو، نہ میری برابری کا دَم بھرو، نہ مجھ سے آگے آگے چلو بلکہ غلام بن کر میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اپنے اَقْوال، اَفْعال، اَعْمال، غرض زِندگی کے ہر شُعْبہ کو میری مثال بنادو اور مجھ میں فنا ہو جاؤ پھر مُعاملہ برعکس ہو گا کہ رَبّ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تم جو چاہو گے وہ کرے گا، اس کے ساتھ ہی تمہارے سارے گُناہ مُعاف فرمادے گا کیونکہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بڑا غفّار اور اَرْحَمُ الرّٰحِمین ہے، تم اپنے کو اس کی مغفرت اور رحمت کا اہل بناؤ، پھر لطف دیکھو۔[1]

لہٰذا ہمیں بھی اپنے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کی بجاآوری میں گزارنے چاہئیں کیونکہ مَحَبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس سے مَحَبَّت کی جائے اس کی اطاعت و فرمانبرداری بھی کی جائے۔

مُطیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!

---

1 ...ماخوذ از تفسیر نعیمی، ۳/ ۳۵۹

www.dawateislami.net

تُو انگریزی فیشن سے ہر دَم بچا کر مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی!
تجھے واسطہ سیّدہ آمنہ کا بنا عاشقِ مُصطفٰے یاالٰہی! (۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نوافل کی کثرت محبّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبّتِ الٰہی پانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم نماز کی پابندی کریں، ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھیں، زکوٰۃ فرض ہو تو وقت پر اَدا کریں نیز فرائض وواجبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کا اہتمام کرنا بھی بہترین عمل ہے۔ نوافل پڑھنے والا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جس نے کسی ولی کو اَذِیَّت دی، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نَوافل کے ذریعے مُسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے پھر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔“ (۲)

۱... وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۰، ۱۰۱

۲... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

www.dawateislami.net

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں ایک یہ کہ وَلِیُ اللہ کے یہ اَعْضاء گُناہ کے لائق نہیں رہتے، ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں، اس پر عبادات آسان ہوتی ہیں، گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرا رہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اَعْضاء کو دُنیا کے لیے استعمال نہیں کرتا صرف میرے لیے استعمال کرتا ہے، ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے، ہر آواز میں میری آواز سُنتا ہے یا یہ کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خُدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مِصر سے چلی ہوئی قمیصِ یُوسُفی کی خُوشبو سُونگھ لی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تین مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصِف بن بَرخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمَر نے مدینۂ مُنوَّرہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچا دی۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرما لیے۔ یہ سب اِسی طاقت کے کرشمے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کے بھی پابند ہو جائیں۔ کاش! فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے مثلاً پیر اور جمعرات کا روزہ بھی رکھیں۔ کاش! خوش دِلی کے ساتھ پوری پوری زکوٰۃ بھی دیں اور ساتھ ہی ساتھ نفل صدقات بھی مثلاً مساجد و مدارس کی تعمیرات میں حصہ لیں، غریب بہن بھائی اور رِشتے

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۸

www.dawateislami.net

داروں کی مالی مدد کریں، مسلمانوں کو کھلائیں، پلائیں۔ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے خرچ کریں وغیرہ۔ کاش! ہم فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں مثلاً تہجد، اِشراق، چاشت اور اوّابین وغیرہ بھی ادا کریں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بھائیوں کے 72 **مدنی انعامات** میں جابجا نوافل کی ترغیب دی ہے، مثلاً مدنی انعام نمبر 16 میں "صلوٰۃُ التّوبہ"، مدنی انعام نمبر 18 میں "فرضوں کے بعد والے نوافل"، مدنی انعام نمبر 19 میں "نمازِ تہجد، اِشراق، چاشت واوّابین" اور مدنی انعام نمبر 20 میں "تحیۃُ الوضو اور تحیۃُ المسجد"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنائے، مدنی انعامات کارِسالہ باقاعدگی سے لینے، وقت مُقرّر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا کرے اور اپنی محبت پانے والے خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نَوافِل ادا یاالٰہی![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصیبت پر صبر محبّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے آنے والی مُشکِلات و مَصائِب پر شکوہ و شکایت کرنے کے بجائے صرف صَبر کیا جائے کیونکہ صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ

پارہ 4، سُورۂ اٰلِ عمران، آیت نمبر 146 میں ارشاد ہوتا ہے:

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲

www.dawateislami.net

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۴۶)

لہٰذا اگر ہم بھی صبر کو اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے رَبّ تَعَالٰی کی سچی مَحَبَّت ہمارے دل میں جاں گُزیں ہو گی۔

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے مَحَبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کر دیتا ہے تو جو اس کی قضا (فیصلے) پر راضی ہو اس کے لئے اس کی رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔[1]

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کی مَحَبَّت نہ ہونا مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دیا جائے مگر افسوس دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار اور اس کی رنگینیوں کا شکار ہو کر ہمارے دلوں سے مَحَبَّتِ الٰہی کی چاشنی کم ہوتی جارہی ہے کیونکہ اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت میں سچے ہوتے تو ہماری نمازیں قضا نہ ہوتیں، رمضان کے روزے نہ چھوڑتے اور زکوٰۃ کی اَدائیگی میں سُستی نہ کرتے۔ معلوم ہوا کہ یہ دُنیا کی مَحَبَّت کی نحوست ہی ہے کہ جس کی بِنا پر ہم مَحَبَّتِ اِلٰہی میں کامل نہ ہو سکے لہٰذا دُنیا کی مَحَبَّت سے جلد اَز جلد پیچھا چُھڑائیے کہ

1 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۰۳۱

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۱۲

www.dawateislami.net

اس کی مَحبَّت میں خَسارہ ہی خَسارہ ہے۔

دنیا طالب بھی ہے اور مَطْلُوب بھی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ شَہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت کا جام پلایا وہ دنیا کی تین باتوں میں ضرور مبتلا ہو گا: (۱)... ایسی سختی و تنگی جس کی مشقت ختم نہ ہو (۲)... ایسا لالچ جو پورا نہ ہو اور (۳)... ایسی اُمید جو اپنی تکمیل تک نہ پہنچے۔ پس دنیا طالب بھی ہے اور مَطْلُوب بھی۔ جو دنیا طَلَب کرتا ہے آخرت اُس کی طَلَب میں رہتی ہے حتّٰی کہ موت آکر اُسے دبوچ لیتی ہے اور جو آخرت طلب کرتا ہے دنیا اُس کی طَلَب میں لگ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا رِزْق پورا کر لیتا ہے۔[1]

بصرہ کے ایک شیخ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس آکر دُنیا کی شکایت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: غالباً آپ کو دُنیا سے بہت زِیادہ لگاؤ ہے کیونکہ جو شخص جس سے بہت زِیادہ مَحبَّت کرتا ہے اس کا ذکر بھی بہت زِیادہ کرتا ہے، اگر آپ کو دُنیا سے لگاؤ نہ ہوتا تو آپ کبھی اس کا ذِکْر نہ چھیڑتے۔[2]

اِلٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا
بچا دُنیا کی آفت سے بچا عُقْبٰی کی آفت سے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... معجم کبیر، ۱۰/۱۶۲، حدیث: ۱۰۳۲۸

2... تذکرۃ الاولیاء، ص ۷۶، ملخصاً

3... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۰۳

www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن کا شوق محبّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے مَعانی و مَفاہیم کو سمجھ کر عمل کرنا بھی کارِ ثواب اور محبّتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

محبّتِ الٰہی کی علامت:

حضرت سیِّدُنا سَہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبّت کی علامت یہ ہے کہ بندہ قرآنِ پاک سے محبّت کرے، محبّتِ الٰہی اور محبّتِ قرآن کی نشانی حُضُور نَبِیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرنا ہے اور آپ سے محبّت کی علامت آپ کی سُنّت سے لگاؤ رکھنا ہے۔[1]

مُحِب کے سچّا ہونے کی علامت:

لہٰذا ہمیں بھی قرآنِ پاک سے سچّی محبّت ہونی چاہیے کیونکہ مُحِب (محبّت کرنے والے) کی سچّائی تین چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے: (۱)... مُحِب محبوب کی باتوں کو سب سے اچھا سمجھتا ہے (۲)... اس کے لئے محبوب کی مجلس سب سے بہتر مجلس ہوتی ہے اور (۳)... اس کے نزدیک محبوب کی رِضا سب سے عزیز ہوتی ہے۔[2]

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تو نفرت — بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ ومحبۃ رسولہ، ص ۳۷

2 ...مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص ۳۳

3 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۷

www.dawateislami.net

تعلیمِ قرآن اور دعوتِ اسلامی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے، درج ذیل شعبے قرآن کی تعلیمات کو عام کر رہے ہیں:

(۱)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن (۲)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات (۳)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ جُزوقتی (۴)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ رہائشی (۵)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان (۶)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات (۷)...مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن آن لائن (۸)... مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات آن لائن۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن:** میں ملک و بیرونِ ملک مدنی مُنوں کو قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات:** میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دیتی ہیں۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ جُزوقتی:** میں اسکول پڑھنے والے بچوں کو اسکول کی تعلیم کے بعد ایک یا دو گھنٹے کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ رہائشی:** میں طلبہ مدارس میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان:** میں اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا، نماز، سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات:** میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِی سَبِیْلِ اللہ قرآن پڑھاتیں اور اسلامی بہنوں کو نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔

www.dawateislami.net

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن آن لائن:** میں قاری صاحبان مدنی منوں اور بڑوں کو بھی بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سنّتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔

...**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات آن لائن:** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ کم و بیش 83 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مَدارِسُ الْمَدِیْنَہ کی کارکردگی:

ملک و بیرونِ ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارِس بنام "مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ" (لِلْبَنِیْن وَ لِلْبَنَات، جزوقتی، رہائشی) قائم ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ سے اب تک مجموعی طور پر 69100 (انہتّر ہزار ایک سو) مدنی منّے اور مدنی منّیاں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جبکہ ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش 195242 (ایک لاکھ پچانوے ہزار دو سو بیالیس) ہے۔ ملک و بیرونِ ملک مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (لِلْبَنِیْن وَلِلْبَنَات) تادمِ تحریر کم و بیش 2585 (دو ہزار پانچ سو پچاسی) اور ان میں 121971 (ایک لاکھ اکیس ہزار نو سو اکہتر) مدنی منّے اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔

نیز پاکستان بھر میں **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان** کی تعداد تقریباً 11595 ہے، جن میں تقریباً 75797 اسلامی بھائی، جبکہ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات** کی تعداد 2629 ہے، جن میں تقریباً 29145 اسلامی بہنیں قراٰنِ پاک کی تعلیم فِیْ سَبِیْلِ اللہ حاصل کر رہی ہیں۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی قرآن کی تعلیم سیکھنے سکھانے کے لیے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھنے یا پڑھانے کے لیے تشریف لائیے کہ اِس میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شرعی مَسائل اور بعض فرض علوم سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ چنانچہ

افضل عبادت:

حضور نَبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: افضل عِبادت دِین کے مَسائل سیکھنا ہے اور افضل دِین شُبہات سے بچنا ہے۔[1]

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طَلَب میں رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی قرآنِ کریم کو دُرُست مَخارج سے پڑھنے اور ضروری شَرعی مَسائل سیکھنے کے لئے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پابندی سے شرکت کی عادت بنائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

تلاوتِ قرآن کا شوق کیسے ملا؟

مرکزُ الاولیاء (لاہور) کے علاقے شاد باغ حاجی پارک کے مقیم اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مدنی اِنْقلاب کے بارے میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں گُناہوں کے

---

1 ...معجم صغیر، ص ۱۲۳، حدیث: ۱۱۱۰

2 ...مسند شہاب، باب من طلب العلم ...الخ، ۱/ ۲۴۴، حدیث: ۳۹۱

www.dawateislami.net

تپتے صحرا میں بھٹک رہا تھا۔ فلمیں ڈِرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا اور مَعَاذَاللہ داڑھی مُنڈوانا میری عاداتِ بد میں شامل تھا۔ قرآن و سُنّت کے اَحکامات پر عمل سے دُور دُنیا کی رنگینیوں میں مَسْرور اپنی زِندگی کے قیمتی اَوقات بے عملی اور جہالت کے گھپ اندھیرے میں برباد کر رہا تھا۔ میں بڑا خُوش تھا کہ خُوب مزے کی زندگی بسر ہو رہی ہے۔ مگر آہ! مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ عیش کوشیاں میری آخرت برباد کر رہی ہیں۔ اچانک والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ جانے نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا۔ دل کچھ نیکی کی جانب مائل ہوا، میں نے باجماعت نماز اَدا کرنا شُروع کر دی۔ ایک دن نماز پڑھنے مسجد گیا تو وہاں میری مُلاقات سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک باریش اسلامی بھائی سے ہو گئی، ان کا اندازِ مُلاقات اس قدر بھلا تھا کہ میں متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اُنہوں نے سلام و مُصافحہ کے بعد اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے بڑے اَحسن انداز میں تلاوتِ قرآنِ پاک کا ذوق و شوق دِلایا، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کی دعوت دی۔ اِصلاحِ اُمّت کے جذبہ سے سرشار عاشقِ رسول اسلامی بھائی کے میٹھے اَنداز کو دیکھ کر میں انکار نہ کر سکا اور مسجد میں عشا کی نماز کے بعد قائم کئے جانے والے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کرنے لگا۔ پہلے دن مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے قرآنِ پاک سُنا تو کئی غلطیوں کی نشاندہی کی اور پیار بھرے انداز میں فرمانے لگے: قرآنِ پاک کو دُرُست مَخارج کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ تلفُّظ کے دُرُست نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی لفظ کا معنٰی تبدیل ہو جائے تو بسا اوقات نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مجھے جلد ہی اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو گیا اور میں نے نیّت کر لی کہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پابندی سے شرکت کر کے دُرُست مَخارج سے قرآن پاک پڑھنا سیکھوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کی برکت سے قرآنِ پاک سیکھنے

www.dawateislami.net

کے ساتھ ساتھ نماز، وضو و غسل اور دیگر کئی ضروری مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رفتہ رفتہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرنے لگا۔ اسی دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں صدقِ دل سے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ قرآن و سنّت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا، نمازِ پنجگانہ کا پابند ہو گیا، سر کو سبز سبز عمامہ شریف کے تاج اور چہرے کو داڑھی شریف کے نور سے مزیّن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جلد ہی میں نے تجوید کے ساتھ مکمل قرآن پاک پڑھ لیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتِ الٰہی میں غور و فکر محبّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و احسان اور اس کی چھوٹی بڑی ظاہری باطنی نعمتوں کو ہر وقت پیشِ نظر رکھنا بھی محبتِ الٰہی کے حُصول کا مؤثّر ذریعہ ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر بے شُمار اِحسانات فرمائے، زمین کو فرش بنایا، آسمان کو بغیر کسی سُتُون کے قائم کیا، اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے حضرات رُسُل و انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مَبعُوث فرمایا، اس کے علاوہ اگر ہم اپنی ذات میں غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں مثلاً ہمیں پیدا کیا اور زِندگی باقی رکھنے کے لیے سانس لینے اور سانس خارج کرنے کا نظام عطا فرمایا، چلنے کو پاؤں دیئے تو چُھونے کو ہاتھ، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں تو سُننے کے لئے کان، سُونگھنے کو ناک دی تو بولنے کے لئے زبان اور بے شُمار ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن میں آج تک ہم

www.dawateislami.net

نے کبھی غور ہی نہیں کیا حالانکہ اس کی ایک چھوٹی سی نعمت بھی ہماری کئی سو سال کی عِبادت وریاضت سے بڑھ کر ہے۔ چُنانچہ

400 سالہ عبادت اور ایک نعمت:

مَنقول ہے کہ اگلی اُمّتوں میں سے ایک شخص جس نے 400 برس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ہو گی اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ بھی نہ ہو گا۔ قیامت کے روز اس کے بارے میں حُکمِ خداوندی ہو گا: "اس کی 400 سال کی عبادت میزان کے ایک پلڑے میں اور ہماری نعمتوں میں سے صرف آنکھ کی نعمت دُوسرے پلڑے میں رکھو۔" جب وزن کیا جائے گا تو 400 برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زِیادہ ہو گی۔[1]

لہٰذا ہمیں اس کی عَطا کردہ نعمتوں کو ہر وَقت پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اِس کا شُکر ادا کرتے رہنا چاہیے، اِس سے حکمِ شُکر پر عمل کے ساتھ ساتھ محبّتِ الٰہی میں بھی اضافہ ہو گا نیز نعمتوں میں غور و فکر سے اُن کی قدر و قیمت کا بھی احساس ہو گا۔

اِصلاح کا انوکھا انداز:

ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا تو آپ نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو کیا اس کے بدلے ایک لاکھ دِرہم تمہیں قبول ہیں؟" اس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: "کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟" اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" جواب دیا: نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں

---

1 ...ماخوذ از ملفوظات، ص ۲۸۲

www.dawateislami.net

یاد دلانے کے بعد فرمایا: ”میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحَبَّتِ الٰہی کا ایک آسان ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب مسلمان آپس میں محبت رکھتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے جمع ہوتے ہیں مثلاً دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں آتے ہیں، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں، مدنی درس دیتے یا سُنتے ہیں، مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، بعدِ فجر مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت پاتے ہیں الغرض جو بھی رضائے الٰہی کے لیے جمع ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لیے ایک دُوسرے سے ملتے اور ایک دُوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں، اُنہیں مَحَبَّتِ اِلٰہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ

حدیثِ قُدسی میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ”جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے، میری وجہ سے ایک دُوسرے کے پاس بیٹھتے، آپس میں ملتے جُلتے اور مال خرچ کرتے ہیں ان کے لیے میری مَحَبَّت واجب ہو گئی۔“[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے مَحَبَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بندے اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کرتے ہیں اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے بندوں سے مَحَبَّت فرماتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے مَحَبَّت کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندے سے راضی ہونا، اس سے خیر کا

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، یونس بن عبید، ۳/۲۵، رقم: ۳۰۱۷

2 ...موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، ۲/۴۳۹، حدیث: ۱۸۲۸

www.dawateislami.net

اِرادہ فرمانا، بندے کی تعریف کرنا، اسے اپنے ثواب سے مالامال فرمانا، اس سے عَفْو و دَرگُزر کرنا، اسے اپنی اطاعت میں مشغول رکھنا اور نافرمانی سے بچانا۔[1]

دِین سیکھنے کی توفیق:

اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے تو اُسے دِین کی مَحَبَّت عطا فرمادیتا ہے۔ چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دُنیا اسے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں لیکن دِین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہوتا ہے، لہٰذا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِین دیا اُسے مَحبُوب بنالیا۔[2]

مخلوق میں ذکرِ خیر:

یوں ہی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے تو اس کے ذِکرِ خَیر کو اپنی مخلوق میں عام فرمادیتا ہے، ہر طرف اس کی نیک نامی اور بھلائی کے چرچے ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ حُضُور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بُلا کر ارشاد فرماتا ہے: میں فُلاں سے مَحَبَّت کرتا ہوں تم بھی اس سے مَحَبَّت کرو۔ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور آسمان میں اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُلاں سے مَحَبَّت کرتا ہے تم بھی اس سے مَحَبَّت کرو۔ تو آسمان والے اس سے مَحَبَّت کرتے ہیں پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب رب تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے: میں فُلاں سے ناراض ہوں تم بھی اس سے ناراض ہوجاؤ۔ فرمایا: حضرت

1 ...تفسیر بیضاوی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ ۱۶۴، ۱/ ۱۴۱۔ تفسیر خازن، پ۳، ال عمرٰن تحت الآیۃ: ۱، ۱/ ۲۴۳

2 ...شعب الایمان، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمۃ، ۴/ ۳۹۵، حدیث: ۵۵۲۴

www.dawateislami.net

جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُلاں سے ناراض ہے تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ۔ تو وہ اس سے نفرت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لیے نفرت رکھ دی جاتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے کے لیے زیادہ سے زیادہ عبادت و تلاوت اور نیکیوں کی عادت بنائیں اور اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 222 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۲)

ترجمۂ نزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یارب[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے تو اسے کوئی گناہ نُقصان نہیں دیتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ توبہ کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی اپنے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے بِالْخُصُوص

1 ...مسلم، کتاب البر، باب اذا احب اللہ تعالی عبدًا... الخ، ص ۱۰۸۶، حدیث: ۶۷۰۵

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۷۸

3 ...مسند فردوس، ۱/۳۰۸، حدیث: ۲۲۵۱

www.dawateislami.net

جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو دن بھر کے مُعاملات کو یاد کرتے ہوئے فکرِ مدینہ (یعنی غور و فکر) کیجئے۔

صَلٰوۃُ التوبہ:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 16 میں ہے کہ "کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صَلٰوۃُ التوبہ پڑھ کر دن بھر کے سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟ نیز خدا نخواستہ گناہ ہو جانے کی صُورت میں فوراً توبہ کرکے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟"

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دن بھر میں اگر کوئی نیکی جانے انجانے میں بندوں کے دِکھاوے کے لیے کی تو اس سے توبہ کرتے ہوئے آئندہ اِخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے کی نِیّت کریں اور گناہوں کو یاد کرکے سچی توبہ کرنے کی عادت بنائیں تاکہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں میں شامل ہو جائیں۔

مِٹا میرے رَنج و اَلَم یاالٰہی عطا کر مجھے اپنا غم یاالٰہی!
شرابِ مَحبّت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی!
عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عِصیاں میں بدمَست ہم یاالٰہی![1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبّتِ الٰہی کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبُوعہ 692 صَفحات پر مُشتمل کتاب بنام "مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب" کے باب "مَحبّتِ الٰہی" کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والے نکوکاروں کی صُحبت اختیار کرنا، ان کی نصیحت آمیز

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۹

www.dawateislami.net

گفتگو کو اپنے لئے مَشعلِ راہ بنانا بھی محبتِ الٰہی کی علامت ہے۔ لہٰذا محبّتِ الٰہی بڑھانے، رِضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، خُود کو عذابِ قبر و جہنَّم سے ڈرانے، گُناہوں کی عادت مِٹانے، خود کو سُنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عِشقِ رسول کی شَمع جَلانے اور جنَّتُ الفردوس میں مکّی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کے لیے اچھا مدنی ماحول اور نیک لوگوں کی صُحبت حد دَرجہ ضروری ہے کیونکہ آج مُعاشرے کے ناگُفتہ بہ حالات میں گُناہوں کا زوردار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے۔ ایسے میں تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، لہٰذا آپ بھی اس پیارے سے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے۔ نیز عاشقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ محبّتِ الٰہی اور سُنّتِ رسول کی دولت کا خزانہ حاصل ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بیان کردہ مدنی پھُولوں پر عمل کرنے کی سَعادَت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبّت پانے کے حوالے سے چند مدنی پھُول سُننے کی سعادت حاصل کی کہ کن کن ذرائع سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبّت حاصل ہو سکتی ہے۔ مثلاً

﴿1﴾... پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت ﴿2﴾... نوافل کی کثرت ﴿3﴾... مصائب و آلام پر صبر ﴿4﴾... دِل سے دُنیا کی محبّت کو نکال دینا ﴿5﴾... قراٰنِ

www.dawateislami.net

کریم کی تلاوت ﴿6﴾... اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ﴿7﴾... نعمتوں میں غور و فکر اور ﴿8﴾... بندوں سے خیر خواہی محبّتِ الٰہی کے حصول کے ذرائع ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خِدمت کے لیے کم وبیش 103 شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ آسان انداز سے عِلمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کروانے کے لیے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلف مَوضُوعات پر مُشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب و رَسائل اور VCDs,CDs وغیرہ مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے عِلمِ دین کی برکات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی

1... وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾... جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[2] ﴿2﴾... جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[3] ﴿3﴾... دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ﴿4﴾... رخصت ہوتے وقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ﴿5﴾... ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)۔ ﴿6﴾... دو مسلمان

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... معجم اوسط، ۵/ ۳۷۹، حدیث: ۷۶۷۲

3... شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، فصل فی المصافحة... الخ، ۶/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

www.dawateislami.net

ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ... جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ... دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ... بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ... ہاتھ ملانے کے بعد خُود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔[2] ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ ... مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 **صفحات** پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' **حصّہ 16** اور (۲)...120 صفحات کی کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

... ...

---

1 ... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

2 ... تبیین الحقائق، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاستبراء وغیرہ، ۷/ ۵۶

3 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/ ۶۲۹

4 ... وسائل بخشش مرمم، ص۶۲۹

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: قرآن وحدیث اور اَقوال بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر ملاحظہ فرمایئے: (۱)... غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے (۲)... غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے (۳)... بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی (۴)... غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے (۵)... غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں (۶)... غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے (۷)... غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، الغرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے (۸)... غیبت زنا سے سخت تر ہے (۹)... مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے (۱۰)... غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبودار ہو جائے (۱۱)... غیبت کرنے والے کو جہنم میں مردار کھانا پڑے گا (۱۲)... غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے (۱۳)... غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا (۱۴)... غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا (۱۵)... غیبت کرنے والے کو اس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جارہا تھا (۱۶)... غیبت کرنے والا قیامت میں کُتّے کی شکل میں اٹھے گا (۱۷)... غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا (۱۸)... غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا (۱۹)... غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے (۲۰)... غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۶)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ حُضورِ اَنور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکر ہے جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ حضور نَبیِّ کریم، رءُوفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرغی زندہ کردی:

ایک بی بی سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ یہ آپ سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اِس کی تَرْبِیَت فرمادیجئے۔ آپ نے اُسے قبول فرما کر مُجاہدے پر لگادیا، ایک روز اُس کی ماں آئی، دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت کمزور اور زَرد (یعنی پیلا) ہو گیا ہے اور جَو کی روٹی کھا رہا ہے، وہ بی بی جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئیں

1... الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ... الخ، ۲/۳۳۷

www.dawateislami.net

تو دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈّیاں رکھی ہیں جسے آپ نے تناوُل فرمایا تھا، عرض کی: یَاغوثِ اَعظم! آپ خُود تو مُرغی کھائیں اور میرا بچّہ جو کی روٹی۔ یہ سُن کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا دَستِ اَقْدَس ان ہڈّیوں پر رکھا اور فرمایا: قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْم یعنی زندہ ہو جا اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈّیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مُرغی فوراً زندہ صحیح سالِم کھڑی ہو کر آواز نکالنے لگی، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اِس درجہ تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا کھائے گا۔[1]

وہ کہہ کر قُم بِاِذنِ اللہ جِلا دیتے ہیں مُردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے مَوتیٰ غوثِ اعظم کا
جِلایا استخوانِ مرغ کو دَستِ کرم رکھ کر
بیاں کیا ہو سکے احیائے مَوتیٰ غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بحکمِ الٰہی مردے زندہ کرنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بارگاہِ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام کس قدر بلند و بالا ہے کہ جب آپ نے کسی مُردہ مُرغی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے زندہ ہونے کا حکم فرمایا تو اُس میں جان آگئی اور وہ پہلے کی طرح زندہ ہو گئی۔ یاد رکھئے! بِلاشُبہ مَوت و حَیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر اپنی خُصُوصی نوازِشات سے اپنے کسی مُقرَّب نبی یا برگُزیدہ ولی کو مُردے جِلانے (یعنی زِندہ کرنے) کی طاقت بخشے تو

1 ...بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، ص ۱۲۸
2 ...قبالۂ بخشش، ص ۵۳

www.dawateislami.net

یہ کوئی ناقابلِ تسلیم بات نہیں نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آکر کسی نے اپنے ذہن میں یہ بٹھالیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زِندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ حُکمِ قرآنی کے خِلاف ہے۔ جیسا کہ پارہ 3، سُوْرَۃُ اٰلِ عمرٰن، آیت نمبر 49 میں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ قول موجود ہے:

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو اور میں مردے جِلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ سے واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے مُردے زندہ کرنے کی بات اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "میں مُردے زندہ کرتا ہوں" مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ "اللہ کے حکم سے" یعنی میرا مُردوں کو زندہ کرنے والا معجزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اُس کی عطا سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طبقۂ اَوْلیا میں سے محبوبِ سُبحانی، غَوْثِ صَمَدانی، قندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ مُقَرَّب ترین ولی ہیں جو تمام اَوْلیا کے سردار ہیں اور اُن کی شَخْصِیت عوام و خواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت و احترام ہے، آپ نہ صرف کَثِیْرُ الکرامات بُزرگ ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دیگر اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بڑھ کر کرامات و اِنْعامات سے نوازا ہے۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

موتیوں کی لڑی:

خاتَمُ الْمُحَدِّثِیْن حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مشائخ اَوْلیا میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ کا ہم پلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ آپ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتا چلا جاتا ہے نیز آپ کی کرامات گنتی و شُمار سے باہر ہیں۔[1]

موذی جانوروں سے حفاظت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مَنْبَع ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے مُوذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔ چُنانچہ

منقول ہے کہ اگر شیر کسی شخص کے سامنے آجائے اور وہ حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لے شیر اُس پر حملہ آوَر نہیں ہو گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 342 صفحات پر مشتمل کتاب "کراماتِ صحابہ" کے صفحہ 36 پر ہے کہ مومن مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجُود اور تعجُّب خیز چیز صادِر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو کرامت کہتے

---

1 ... اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۴/ ۶۱۰

2 ... نزھۃ الخاطر، ص ۲۵ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو معجزہ کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اُس کو مَعُوْنَت کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو اِسْتِدراج کہا جاتا ہے۔[1]

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر گمراہ ہے۔[2] کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاندانی پس منظر:

آیئے! اب حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاندانی پس منظر کا مختصر تذکرہ اور آپ کی شان و عظمت کے واقعات اور کرامات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دِلوں میں اَولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ کی مزید عقیدت، محبت اور عظمت پیدا ہو۔

غوثِ پاک کا نام و نسب:

حضرت سیِّدُنا غَوْثِ اعْظَم شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسَعادَت یکُم رَمَضان المُبارک 470 ہجری میں جِیلان میں ہوئی۔ آپ کا نامِ نامی، اسمِ گرامی

1 ...النبراس، اقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲

2 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۶۹

عبدُ القادر اور کُنْیَت ابُو محمد ہے نیز مُحیُّ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبْحانی، غَوْثِ اعظم اور غَوثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ کے اَلْقَابات ہیں۔ آپ کے والدِ ماجد کا نام حضرت سیِّدُنا اَبُو صَالِح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور والِدَۂ ماجدہ کا نام اُمُّ الْخَیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والِدَہ کی جانب سے حُسَینی سَیِّد ہیں۔[1]

تُو حُسَینی حَسَنی کیوں نہ مُحیُّ الدِّیں ہو اے خِضر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَیرت اَنگیز واقعات:

حضرت سیِّدُنا عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وقْت بہت سے حیرت اَنگیز واقعات ظُہُور پَذِیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کے وقْت آپ کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر 60 سال تھی، اِس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نااُمیدی ہو جاتی ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کے بَطْنِ مُبارک سے پیدا ہوئے۔

عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے اس سے بے خبر ہوتا ہے پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تو بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے سردارِ اَوْلیاء پر کہ آپ کی ذاتِ بابرکات سے کرامات کا ظُہُور اِس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت (فوراً) ہی ہونے لگا تھا۔ چُنانچہ ابھی آپ اپنی والدۂ

---

1 ... بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷ ملخصاً

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۱۹

www.dawateislami.net

ماجدہ کے پیٹ میں تھے، جب والدہ صاحبہ کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُکِ اللّٰہُ کہتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکُم رَمَضانُ المُبارک بروز پیر صُبحِ صادق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اس وقت ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔[1] جس دن آپ کی ولادت ہوئی، اس دن آپ کے دِیارِ وِلادت جیلان شریف میں 1100 بچے پیدا ہوئے، وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب وَلِیُّ اللّٰہ بنے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سُورج غُروب ہوا، اس وقت ماں کا دُودھ نوش فرمایا، سارا رَمَضان آپ کا یہی معمول رہا۔[3] پانچ بَرَس کی عُمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ کی رَسْم کے لئے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹا اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیونکہ میری والدہ کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔[4]

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...الحقائق فی الحدائق، ۱/۱۳۹
2. ...تفریح الخاطر، ص۵۸
3. ...بهجة الاسرار، ص۱۷۲
4. ...الحقائق فی الحدائق، ۱/۱۴۰ بتغیر قلیل
5. ...حدائق بخشش، ص۲۳

www.dawateislami.net

آپ کا حُلیہ مُبارک:

حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو محمد عبدُ اللہ بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قُطبِ رَبّانی، غوثِ صَمَدانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضَعِیْفُ البَدَن، مِیانے قد، کُشادہ سینے، چَوڑی داڑھی، دراز (یعنی لمبی) گردن، گندمی رنگت، ملی ہوئی بھنوؤں، سیاہ آنکھوں، بلند آواز اور بہت ہی علم و فضل والے تھے۔[1]

قدِ بے سایہ ظِلِّ کبریا ہے تُو اس بے سایہ ظِلّ کا ظِلّ ہے یا غوث[2]

علم دین کا شوق:

حضرت سیِّدُنا شَیْخ عَبْدُ الْقادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلْمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ آپ فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی بَیابانوں اور ویرانوں میں اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقْت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر اپنی بھوک مٹاتا تھا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں کیونکہ بُھوک کے مارے دوسرے فُقَرا بھی اُدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے موقع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تَلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری زمین پر سو جاتا۔[3] میں زمانے کی جن سختیوں سے دوچار

1... بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ١٧٤

2... حدائق بخشش، ص ٢٥١

3... قلائد الجواهر، ص ١٠

www.dawateislami.net

ہوا اُنہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے کہ میں عافیّت کے ساتھ اُن کانٹے دار جنگلوں سے گُزر گیا۔[1]

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاء میں یوں ہی رُتبہ غوثِ اعظم کا
عطا کی ہے بلندی حق نے اہلُ اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اُونچا پھریرا غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قَدَر شوق تھا کہ تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشت کر کے بھی عِلْمِ دِین حاصِل فرماتے۔ یقیناً عِلْمِ دِین کا حُصُول بہت بڑی سَعادت ہے۔ عِلْم کے حُصُول کی کوشش کرنے والوں کے لئے احادِیثِ مُبارَکہ میں کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دِین کا عِلْم سیکھنے کے لئے صُبْح یا شام کو چلا وہ جنّتی ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دین کی جستجو میں دُور

1... قلائد الجواہر، ص ۱۰
2... قبالۂ بخشش، ص ۵۴
3... حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۵، حدیث: ۱۰۵۸۱

www.dawateislami.net

دراز علاقوں کا سَفَر اِختیار فرمایا، آپ کی پوری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت، والدین کی فرمانبرداری، سچّائی اور وفاشِعاری جیسی بہت سی قابلِ تعریف خُوبیوں سے مُزَیَّن رہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کے معاملے میں آپ کی اِستِقامت پہاڑ سے زیادہ مضبوط تھی، آپ کے اِنہی دلکش کمالات سے مُتأثِّر ہو کر سینکڑوں کُفّار آپ کے دَستِ حق پرست پر کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور بہت سے بدکار اپنی گُناہوں بھری زندگیوں سے تائب ہوئے۔ چُنانچہ آپ خُود اپنے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر 500 سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فسادی اور بدمذہب لوگوں نے توبہ کی۔[1]

آیئے! راہِ علم کے دوران محبوبِ سُبحانی، قِندیلِ نُورانی، شیخ عَبْدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ ولایت سے ڈاکوؤں کی تقدیر بدلنے والا ایک عظیمُ الشّان واقعہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

60 ڈاکو تائب ہو گئے:

سرکارِ بغداد حُضُورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عِلمِ دین حاصل کرنے کے لئے قافلے کے ہمراہ جِیلان سے بغداد روانہ ہوا، جب ہم ہمدان سے آگے پہنچے تو 60 ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا، لیکن کسی نے مجھ سے زور زبردستی نہ کی، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: 40 دِینار (سونے کے سکے)۔ اس نے پُوچھا: کہاں ہیں؟

[1]... بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۴

www.dawateislami.net

میں نے کہا: گُدڑی کے نیچے۔ ڈاکو اس حقیقت کو مذاق تصوُّر کرتا ہوا چلا گیا، اِس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا، اُس نے بھی اِسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اُسے بھی دیئے، وہ بھی مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو اُنہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا، پس مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کی تَقْسِیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے مجھ سے پُوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: 40 دینار ہیں۔ سردار نے حکم دِیا کہ اِس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچّائی کا اِظْہار ہوا تو اُس نے تَعَجُّب سے سوال کیا: تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: والدۂ ماجِدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: میری والدۂ ماجِدہ نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور عہد کی خِلاف وَرْزی نہیں کروں گا۔ یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے کہنے لگا: تم نے تو اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کی خِلاف وَرْزی نہیں کی اور ایک ہم ہیں کہ ساری عُمر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدے کے خِلاف گُزار دی۔ پھر اُسی وقْت وہ اور اُس کے تمام ساتھی میرے ہاتھ پر تائب ہوئے اور قافلے والوں کا لُوٹا ہوا مال بھی واپس کر دِیا۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ تو کبھی جُھوٹ بولتے اور نہ ہی وعدہ خِلافی کرتے۔ اس سے وہ لوگ درسِ عِبْرت حاصل کریں کہ جو خُود کو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عقیدت مَنْد کہنے کے باوُجُود جُھوٹ

1... بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ١٦٨

www.dawateislami.net

بولنے اور وعدہ خِلافی کرنے سے باز نہیں آتے، پھر یہی جراثیم اُن کی اولاد میں بھی مُنْتَقِل ہو جاتے ہیں، بسا اوقات مَذہبی ذہن رکھنے والوں کو بھی شیطان جُھوٹ اور عہد شکنی کی آفت میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے! احادیثِ مُبارکہ میں جُھوٹ بولنے اور وعدہ خِلافی کرنے کی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آیئے بطورِ عبرت دو فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں:

﴿1﴾... سچّائی کو لازم کر لو کہ سچّائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دِکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق لکھ دِیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو کہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے۔ آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دِیا جاتا ہے۔[1]

﴿2﴾... جو کسی مسلمان سے وعدہ خِلافی کرے اُس پر اللہ تعالیٰ، فِرِشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اُس کا کوئی نَفْل قبول ہو گا نہ ہی فَرْض۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَصا مُبارک روشن ہو گیا:

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ الْمَلِک ذَیّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں کھڑا تھا، آپ دستِ مُبارک میں ایک عَصا لئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے، میرے دل میں خیال آیا کہ کاش! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اِس عَصا کے ذریعے مجھے کوئی کرامت دکھائیں۔ میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ آپ

1... مسلم، کتاب البر و الصلة، باب قبح الکذب و حسن الصدق و فضله، ص ۱۰۷۸، حدیث: ۶۶۳۹

2... بخاری، کتاب الجزیة و الموادعة، باب اثم من عاهد ثم غدر، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹

www.dawateislami.net

نے مُسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور اپنے عَصا کو زمین میں گاڑ دیا، اچانک اُس عَصا سے ایسا نُور نکل کر آسمان تک جا پہنچا جس سے فضا روشن ہوگئی اور وہ نُور بہت دیر تک روشن رہا پھر آپ نے عَصا کو زمین سے نکال لیا تو وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بس اے ذَیّال! تم یہی چاہتے تھے نا؟[1]

دستِ مُبارک کی کرامت:

ایک مرتبہ رات کو حضرت شیخ احمد رِفاعی اور حضرت عَدِی بن مُسافر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سرکارِ بغداد حُضُورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ پُر انوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، اُس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا، حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کے آگے آگے تھے، آپ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گُزرتے تو اپنے ہاتھ مُبارک سے اِشارہ فرماتے تو وہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا، سارے راستے آپ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ یہ حضرات آپ کے مُبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار مُبارک تک پہنچ گئے۔[2]

مصطفٰی کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا[3]

اندھوں کو بینا اور مُردوں کو زندہ کرنا:

حضرت شیخ ابُوالحسن قُرَشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور شیخ ابُوالحسن علی بن

---

1. ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۵۰
2. ... قلائد الجواهر، ص ۷۷
3. ... حدائق بخشش، ص ۱۹

www.dawateislami.net

ہیتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اُن کے مدرسے میں موجود تھے کہ آپ کی بارگاہ میں ابُوغالب فضلُ اللہ نامی ایک مشہور تاجِر حاضر ہوا اور عرض کی: اے میرے سردار! آپ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ "جس شخص کو دعوت میں بُلایا جائے اُسے دعوت قبول کرنی چاہئے۔" میں اِس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر مجھے اِجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر آپ نے کچھ دیر مُراقبہ کرنے کے بعد فرمایا: ہاں آؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے خچّر پر سُوار ہوئے، شیخ علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خچّر کی دائیں رِکاب پکڑی اور میں نے بائیں رِکاب تھامی اور اُس کے گھر کی طرف چل دیئے، جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بغداد کے مشائخ وعُلما اور مُعَزِّزِیْن پہلے ہی وہاں موجود ہیں، پھر دستر خوان بچھایا گیا اور اُس پر اَنْواع واَقْسام کے کھانے چُن دیئے گئے، دو آدمی ایک بڑا صندوق بھی اُٹھا کر لائے جو بند تھا، اُسے دستر خوان کے ایک طرف رکھ دِیا گیا۔

میزبان ابُوغالب نے کہا: شروع کیجئے۔ مگر اُس وقت حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُراقبے میں تھے، لہٰذا آپ نے کھانا شروع نہ کیا اور نہ ہی کسی کو کھانے کی اِجازت ملی لہٰذا کسی نے بھی کھانا شروع نہ کیا۔ آپ کی ھَیْبَت کے سبب حاضرینِ مجلس کی حالت ایسی تھی کہ گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے میری اور شیخ علی بن ہیتی کی طرف اشارہ کیا کہ وہ صندوق اُٹھا کر لاؤ اور اسے کھولو۔ جب صندوق آپ کے سامنے لا کر کھولا گیا تو اُس میں ابُوغالب کا لڑکا تھا، جو پیدائشی اندھا ہونے کے ساتھ ساتھ جوڑوں کے دَرْد، کوڑھ اور فالج کے مرض میں بھی مُبتلا تھا، آپ نے اُس سے کہا: قُمْ بِاِذْنِ اللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا اٹھ کر دوڑنے لگا، اُس کی بینائی لوٹ

www.dawateislami.net

آئی اور وہ ایسا تندرُست ہو گیا گویا کسی بیماری میں مُبتلا ہی نہ تھا۔

شیخ ابُوالحسن قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب میں نے حضرت شیخ ابُوسَعْد قَیْلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی یہ کرامت بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مادَرزاد اندھوں اور بَرَص کے مریضوں کو اچھا کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مُردے زندہ کرتے ہیں۔[1]

لاعلاج مریضوں کا علاج:

حضرت شیخ خِضْر مَوْصِلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی خدمتِ اقدس میں تقریباً 13 سال رہا، اِس دوران میں نے آپ کی بہت سی کرامات کو دیکھا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مریض کو طبیب لاعلاج قرار دے دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شِفایاب ہو جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اُس کے لئے دُعائے صِحَّت فرماتے اور اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ مُبارک پھیرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی وقت اُس مریض کو صِحَّت عطا فرما دیتا۔[2]

بادلوں پر بھی حکمرانی:

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک دن (اپنے مدرسے میں) بیان فرما رہے تھے کہ بارش بَرسنا شروع ہو گئی، بعض اہلِ مجلس اِدھر اُدھر ہونے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور (بادل کی طرف مُتوجّہ ہو کر) فرمایا: اَنَا اَجْمَعُ وَ اَنْتَ

1 ... بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص ۱۲۳

2 ... بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص ۱۴۷

www.dawateislami.net

تَفْرِقُ یعنی میں لوگوں کو جمع کر رہا ہوں اور تُو منتشر کر رہا ہے۔ یہ فرمانا تھا کہ اہلِ مجلس پر بارش برسنا بند ہو گئی، البتّہ مدرسے کے باہر اُسی طرح برستی رہی لیکن شرکائے مجلس پر بارش کا ایک بھی قطرہ نہ گرا۔[1]

مریدنی کی فریاد رسی:

ایک عورت حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُرید ہوئی، اُس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ کسی حاجت کے لئے پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اُس فاسق شخص کو کسی طرح معلوم ہو گیا، وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا حتّٰی کہ اُسے پکڑ لیا، اُس عورت نے وہیں سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدد و فریاد کے لئے بلند آواز سے پُکارا، اس وقت حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مدرسے میں وضو فرما رہے تھے، فریاد سُن کر اپنی کھڑاؤں (یعنی لکڑی کی بنی ہوئی جوتیوں) کو غار کی طرف پھینکا، وہ کھڑاویں اُس فاسق کے سر پر پڑنے لگیں حتّٰی کہ وہ مر گیا، عورت آپ کی نعلینِ مُبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ کی مجلس میں سارا قِصّہ بیان کر دیا۔[2]

غوثِ اعظم بَمَنِ بے سروساماں مَدَدے قِبلۂ دِیں مَدَدے کَعبۂ ایماں مَدَدے

ترجمہ: اے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! مجھ بے سروساماں کی مدد فرمایئے۔ اے قِبلۂ دِیں! میری مدد فرمایئے۔ اے کعبۂ ایماں! میری مدد فرمایئے۔

ایک وسوسہ اور اُس کا جواب:

ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ سُن کر کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ آخر اب مصیبت

1... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۴۷

2... تفریح الخاطر، ص ۳۷

www.dawateislami.net

کے وقت دستگیری کے لئے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کیسے پُکارا جاسکتا ہے، وہ تو وفات پا چکے ہیں اور ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ ”مُردوں کو پُکارنا تو شِرک ہے“ تو یاد رکھئے کہ مُردوں کو پُکارنا شِرک نہیں، آیئے! اِس ضمن میں ایک قرآنی واقعہ اور اُس کے تحت شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت مُفتی عَبْدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ مدنی پھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وسوسے کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا۔ چُنانچہ

حضرت مُفتی صاحب لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک مرتبہ خُداوندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں یہ عرض کیا کہ یَا اَللہ! تُو مجھے دکھادے کہ تُو مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ تو اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اے ابراہیم! کیا اِس پر تمہارا ایمان نہیں ہے، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ کیوں نہیں؟ میں اِس پر ایمان تو رکھتا ہوں لیکن میری تمنّا یہ ہے کہ اِس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تاکہ میرے دل کو قرار آجائے، تو اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ تم چار پرندوں کو پالو اور اُن کو خُوب کِھلا پِلا کر اچھی طرح اپنے ساتھ مانُوس کرلو، پھر تم اُنہیں ذَبح کرکے اُن کا قیمہ بنا کر اپنے گرد و نواح کے چند پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا گوشت رکھ دو۔ پھر اُن پرندوں کو پُکارو تو وہ پرندے زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں گے اور تم مُردوں کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ اِس پورے واقعے کو قرآنِ کریم میں اِن اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھادے تُو کیونکر مردے جِلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے

اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۰)

فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلالے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بُلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

آیتِ مُبارکہ نقل کرنے کے بعد علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس سے یہ مسئلہ ثابت ہو گیا کہ مُردوں کو پُکارنا شرک نہیں ہے کیونکہ جب مُردہ پرندوں کو اللہ تعالٰی نے پُکارنے کا حکم فرمایا اور ایک جلیلُ القدر پیغمبر نے ان مُردوں کو پُکارا تو ہر گز ہر گز یہ شرک نہیں ہو سکتا کیونکہ خداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی کسی کو شرک کا حکم نہیں دے گا، نہ کوئی نبی ہر گز ہر گز کبھی شرک کا کام کر سکتا ہے۔ تو جب مرے ہوئے پرندوں کو پُکارنا شرک نہیں تو وفات پائے ہوئے خُدا کے ولیوں اور شہیدوں کا پُکارنا کیونکر شرک ہو سکتا ہے، لہٰذا جو لوگ ولیوں اور شہیدوں کے پُکارنے کو شرک کہتے ہیں اور یا غوث کا نعرہ لگانے والوں کو مُشرک کہتے ہیں اُنہیں تھوڑی دیر سر جُھکا کر سوچنا چاہئے، کیا خبر کہ اِس قرآنی واقعہ کی روشنی میں اُنہیں ہدایت کا نُور نظر آجائے اور وہ اہلِ سنّت کے طریقے پر صِراطِ مُسْتَقِیْم کی شاہراہ پر چل پڑیں۔[1]

اُمّید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وَسوسہ جڑ سے کٹ گیا ہو گا کیونکہ مسلمان کا قُرآنِ کریم پر ایمان ہوتا ہے اور وہ قرآنِ کریم کے خِلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... عجائب القرآن، ص۵۷ ملتقطا

www.dawateislami.net

دل میری مُٹھی میں ہیں:

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''جِنّات کا بادشاہ'' صفحہ 5 پر تحریر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُمَر بَزَّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار جمعۃُ المُبارک کے روز میں حُضُورِ غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جا رہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے! جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافحہ کرنے والوں کی بھیڑ بھاڑ کے سبب گُزرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُور غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافحہ کرنے کے لئے آنے لگے یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کر لوں اور چاہوں تو دُور کر دوں۔[1]

کُنجیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر کہ یہ سینہ ہو مَحبَّت کا خَزینہ تیرا[2]

شعر کی وضاحت: اے میرے غوثِ اعظم! رَبُّ الْعَالَمِین جَلَّ جَلَالُہٗ نے دِلوں کی چابیاں آپ کو عنایت فرما دی ہیں، تو اب مہربانی فرمائیے ناں! کہ میرے سینے کو اپنی محبت کا

1 ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ١٤٩

2 ... حدائقِ بخشش، ص ٣١

www.dawateislami.net

گنجینہ بنادیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المدد یا غوثِ اعظم:

حضرت سیِّدُنا بِشر قَرَظی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں شَکَر سے لَدے ہوئے 14 اُونٹوں سمیت ایک تِجارَتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں پڑاؤ کیا، شب کے اِبْتِدائی حصّے میں میرے چار لَدے ہوئے اُونٹ لاپتا ہوگئے جو کافی تلاش کے باوُجُود نہ ملے۔ قافلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتُربان (یعنی اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبْح کے وقْت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیر و مرشِد حُضُور غَوْثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا تھا: جب بھی تُو کسی مصیبت میں مُبْتَلا ہو جائے تو مجھے پُکارنا وہ مصیبت جاتی رہے گی۔ پس میں نے یوں فریاد کی: یَاشَیْخ عَبْدَالقَادِر! میرے اُونٹ گُم ہوگئے ہیں۔ یَاشَیْخ عَبْدَالقَادِر! میرے اُونٹ گُم ہوگئے ہیں۔ یکایک جانبِ مشرق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں مَلْبُوس ایک بزرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے۔ میں اپنے شُتُربان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا تو وہ بزرگ نگاہوں سے اَوجھل ہوگئے مگر میرے چاروں گُمشُدہ اُونٹ وہاں موجود تھے، ہم نے اُنہیں لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔[1]

آپ جَیْسا پِیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھِروں
آپ سے سب کُچھ مِلا یا غوثِ اَعْظَم دَسْت گِیر[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه... الخ، ص ۱۹۶

2 ... وسائل بخشش، ص ۵۴۸

باذنِ الٰہی بندے بھی مدد کرتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے یہ سُن کر کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہئے کیونکہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے مدد کیوں مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی، ولی یا نیک مومن سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اِجازت عطا فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادِرِ مُطْلَق ہونے کے باوُجُود بذاتِ خُود اپنے بندوں سے دِیْنِ حق کی مدد کے لیے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچِہ **پارہ 26، سورۂ محمد، آیت نمبر 7** میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (پ۲۶، محمد: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم دِیْنِ خُدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مدد طلب فرمانا:

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے مدد طلب فرمائی۔ چُنانچِہ **پارہ 28، سُوْرَۃُ الصَّف، آیت نمبر 14** میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

ترجمۂ کنزالایمان: عیسیٰ بن مریم نے حَواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حَواری بولے ہم دِیْنِ خُدا کے مددگار ہیں۔

(پ۲۸، الصف: ۱۴)

www.dawateislami.net

سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مدد طلب فرمانا:

حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو جب تبلیغ کے لئے فِرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو اُنہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لئے بارگاہِ خُداوَندی میں عرض کی:

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۲۹تا۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر۔

جبرائیل، مؤمنین اور فرشتے بھی مددگار ہیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام، نیک مؤمنین اور فرشتوں کو بھی مددگار بنایا ہے۔ چنانچہ پارہ 28، سورۃُ التَّحْرِیْم، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ (پ۲۸، التحریم: ۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآنِ کریم بالکل صاف صاف لفظوں میں یہ اعلان کر رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو مددگار ہے ہی مگر اُس کی عطا و اجازت سے حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے (یعنی اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیا رَحِمَہُمُ اللہ) اور فرشتے بھی مددگار ہیں۔ اب تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَسْوَسہ جڑ سے کٹ جائے گا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔" دلچسپ بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے وہ مُہاجِر کہلائے اور اُن کے مددگار اَنْصار کہلائے

www.dawateislami.net

اور یہ ہر سمجھ دار جانتا ہے کہ "اَنْصار" کے لُغوِی معنی "مدد گار" ہیں۔

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

اہلُ اللہ زندہ ہیں:

اب شاید شیطان دل میں یہ "وَسْوسہ" ڈالے کہ زِندوں سے مدد مانگنا تو دُرست ہے مگر بعدِ وَفات مدد نہیں مانگنی چاہئے۔ اس آیتِ مُبارکہ اور اس کے بعد بیان کیے جانے والے مدنی پھول توجہ سے سُننے کے بعد اس پر غور کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وَسْوسے کی جڑ بھی کٹ جائے گی۔ چُنانچِہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 154 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

جب شُہَدا کی زندگی کا یہ حال ہے تو اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ و شان میں بالاتفاق اعلیٰ اور برتر ہیں، اُن کے حَیات (یعنی زندہ) ہونے میں کیوں کر شُبہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حیاتِ اَنبیا کے بارے میں ایک رِسالہ بھی لکھا ہے اور "دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ" میں فرماتے ہیں کہ حضرات اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام شُہَدا کی طرح اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس زِندہ ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیا، اَوْلیا اور شہدا کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو متغیر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے

[1] ... دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ... الخ، ۲ / ۳۸۸

www.dawateislami.net

جسموں کو گوشت کے گلنے سڑنے کی خرابی سے محفوظ رکھا ہے۔[1]

حضرت علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی اور موت) میں اصلاً کوئی فرق نہیں، اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔[2]

حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَوْلیا اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں، اُنہیں رِزق دیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اِس کا شُعُور نہیں۔[3]

حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شانِ عَظَمت نشان بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی قبر شریف میں زِندوں کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح بااِختیار ہیں)۔[4]

حُکْمُ نافِذ ہے ترا خامہ ترا سَیف تری دَم میں جو چاہے کرے دَور ہے شاہا تیرا[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غوثِ پاک کے حالات" کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کرامات کے متعلق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی

1 ... روح البیان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/۴۳۹

2 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ باب الجمعۃ، الفصل الثالث، ۳/۴۵۹، تحت الحدیث: ۱۳۶۶

3 ... اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۳/۴۲۳

4 ... ھمعات، ھمعہ ۱۱، ص ۶۱

5 ... حدائق بخشش، ص ۳۰

www.dawateislami.net

مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب "غوثِ پاک کے حالات" کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے، اِس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہت سی کرامات کے علاوہ بچپن کے واقعات، علم و تقوٰی، فرامین، مناقب واوصاف اوراَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی آپ کے ساتھ عقیدت کے اِظْہار سے مُتَعَلِّق اقوال وغیرہ نہایت عُمدہ اندازوترتیب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حُضُور غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان وعظمت اور کرامات کے بارے میں سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ولایت کے ایسے بلند مرتبے پر فائز فرمایا کہ مشائخ اَوْلیا میں سے کوئی بھی آپ کا ہم پلّہ نہ تھا اور نہ ہی کسی صاحِبِ ولایت سے اِس قَدَر زیادہ کرامتیں ظاہر ہوئیں جتنی آپ سے ہوئیں، آپ کے نام کی برکت سے مُوذی جانوروں سے نَجات نصیب ہوتی ہے اور مصیبت میں آپ کو پُکارا جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ دستگیری فرماتے ہیں، مادَرزاد اندھے اور کوڑھ کے مریض آپ کے دَر سے بینائی اور صِحّت کی دولت پاتے، مُردے آپ کی کرامت سے زندہ ہو جاتے، لوگ آپ کی دُعا سے مالی نقصانات سے محفوظ رہتے، چور ڈاکو، فاسق و فاجر اور طرح طرح کے گناہوں میں مُلَوَّث لوگ آپ کے ہاتھ پر تائب ہوتے اور آپ کے بیان میں شریک لوگوں

www.dawateislami.net

کو بارش سے پریشانی ہوئی تو آپ کے حکم سے بادل شرکائے اجتماع پر برسنا بند ہو گیا۔ آپ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب پانچ برس کی عُمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ہوئی تو آپ نے اَعُوْذُبِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر 18 پارے زبانی سُنا دیئے کہ "یہ میری والدہ کو یاد تھے اور وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے اِن کے پیٹ میں ہی یاد کر لئے۔"

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے تمام مُقرّب بندوں سے سچّی مَحبّت واُلفت نصیب فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلسِ توقیت کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش 103 شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں سے ایک "**مجلسِ تَوقیت**" بھی ہے۔

تَوقیت سے مُراد ایسا علم و فن ہے جس کی مدد سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر آفتاب اپنے مخصوص مدار کے کس مخصوص حصہ پر ہو تو گھڑی کے اعتبار سے وہ کون سا وقت ہو گا، اسی فَنِّ توقیت کے ذریعے ہمارے علمائے کرام طلوعِ فجر، طلوعِ شمس، زوالِ شمس، عصر، غروب اور عشا کے اوقات نکالتے ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت، اِمام اہلسنت، مُجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مکتوب میں

1... تحقیقاتِ امام علم و فن، ص ۲۲۰

www.dawateislami.net

اِس عِلْم کی اَہَمِّیَّت کے مُتَعَلِّق فرمایا: عَلّامہ اِبنِ حَجَر مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اَلزَّوَاجِر" میں اِس (عِلْم) کو فرض کفایہ لِکھا ہے۔[1] نَماز کی وقت میں ادائیگی کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرُستی کا یا پھر اوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کی مَعْرِفت درکار ہو، یہ سب عِلمِ تَوقیت کے ذریعے ممکن ہے، لہٰذا اِس علم کی اَہَمِّیَّت و اِفادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے، جس کا کام عِلمِ توقیت کے ذریعے مختلف مقامات کے اَوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کے دُرُست نقشہ جات تیّار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلسِ تَوقیت نے اب تک نہ صرف عِلمِ تَوقیت کے اُصُول و قوانین کے مُطابق بے شُمار شہروں کے اوقاتُ الصلوۃ کے نقشہ جات تیّار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام "اوقاتُ الصلوۃ" بھی مُتَعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وقْت کی نشاندہی میں حد درجہ مُفید ہے۔ چُنانچہ

کمپیوٹر سافٹ وئیر کے ذریعے دُنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application) کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کے لئے درست اَوقاتِ نماز وسمتِ قبلہ بآسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ نیز پاکستان بھر کے 115 بڑے شہروں کے نظامُ الاوقات وغیرہ پر مشتمل ایک کتاب بنام "اوقاتِ نماز برائے پاکستان" بھی پیش کی ہے۔

نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اَراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز کے فون نمبر پر یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں، مکتب

[1] ... حیاتِ ملک العلما، ص۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ مرکز الاولیاء لاہور

www.dawateislami.net

کے مَخْصُوص اَوقات میں تَوقیت مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور اس کا مدنی کام مزید ترقّی کی طرف گامزن ہے۔ ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔ اِن 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ عِلمِ دین کے اجتماع میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور عِلمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ "جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔"[2]

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرکے عِلمِ دین حاصل کرنے کی بڑی برکتیں ہیں آیئے! اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

سینما گھر کے مالک کی توبہ:

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدر آباد) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالِباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع والی رات کی بات

---

1 ...وسائلِ بخشش، ص ٣١٥

2 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ٤/ ٣١٢، حدیث: ٢٦٩١

www.dawateislami.net

ہے، میری ملاقات ایک سینما گھر کے مالِک سے ہوئی جو شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اِختتامی دُعا کے دَوران سینما گھر کے مالِک کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہورہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت میری آنکھیں بند تھیں، میں نے خود کو مدینۂ منوّرہ میں سبز سبز گُنبد کے رُوبرُو پایا، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خُوشبو سے فَضا مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوّر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نَماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں مُلاقات کے لیے پہنچا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعاملات سے آج تک مجھے نہیں روکا بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سُن کر میرے پاس آپہنچے اور مجھے ورغلانے کی کوشش کی، میں نے کہا: دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میں نے صِرف سُن کر نہیں بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح مدینہ منوّرہ کی زِیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن عاشِقانِ رسول کے اِجتماعات میں گنبدِ خَضرا کے

www.dawateislami.net

جلوے نظر آتے ہوں یہ کس طرح غَلَط ہو سکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہو جاؤ۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[2]

لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

فرمانِ مصطفٰے ہے: ...جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔[3] مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ سے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[4] ...جو باوجودِ قُدْرت زیب وزِینت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[5] ...لِباس

---

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۳۲

2 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

3 ...معجم اوسط، ۲/ ۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

4 ...مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸

5 ...ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

www.dawateislami.net

حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔[1] ...(لباس) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[2] ... اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے۔ ... سُنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔[3] ... سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔[4] ... مَرد مَردانہ اور عَورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ... تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفت ہے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 **صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...120 **صفحات** کی کتاب

---

1 ... کشف الالتباس، ص۴۱

2 ... کشف الالتباس، ص۴۳

3 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۷۹

4 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۹۴

5 ... بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۷۹

www.dawateislami.net

"سُنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو — پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے، تین دن کے لئے — ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو[1]

اپنے متعلق برائی سنیں تو کیا کریں؟

حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کسی شخص کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اس کی چھان بین کرنے کے بجائے اسی سے پوچھنا زیادہ مناسب جانا، اگر اس نے کہہ دیا کہ "میں نے ایسا نہیں کہا" تو اس کا یہ کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ اچھا لگا اور اگر کہا کہ "میں نے ایسا کہا ہے" اور پھر معذرت بھی نہ کی تو جتنا وہ مجھے اچھا لگتا تھا اتنا ہی برا لگنے لگا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا: جب بھی مجھے میرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اسے تین مراتب پر رکھا: اگر وہ مجھ سے بڑا ہے تو میں نے اس کی قدر و منزلت پہچان لی، اگر میرے برابر کا ہے تو اس پر مہربانی کی اور اگر چھوٹا ہے تو پرواہی نہیں کی، میرا یہ طریقہ اپنے لیے ہے جو اس سے ہٹ کر چلنا چاہے تو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین بہت بڑی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/ ۸۸، رقم: ۴۸۳۵)

1... وسائل بخشش، ص ٦٦٩، ٦٧٠

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔[1]

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غُلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیْرُ الْاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کی گیارھویں شب کو حضرت سیِّدُنا شیخ مُحْیُ الدِّین عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص نِسْبَت ہے۔ آج کی اِس مبارک اور بڑی رات میں ہم، آپ کے گلستان سے کچھ مہکتے مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات، تالیفات اور بیانات کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے۔ آپ کی مجلس وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا زِینہ تھی۔ یہ سب ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاص کرم نوازی تھی، آیئے! اس ضمن میں

---

1 ...ابن عساکر، رقم، ۷۸۱۲ ابو عمرو ناشب بن عمرو الشیبانی، ۶۱/ ۳۸۱، حدیث: ۱۲۶۶۱

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۴۸۱

www.dawateislami.net

ایک دِلچسپ واقعہ سُنتے ہیں۔

لُعابِ رسول کی برکت:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کرسی پر بیٹھے فرمارہے تھے کہ میں نے حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: ناناجان! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فُصَحاء (اچھا کلام کرنے والوں) کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بیٹا! اپنا مُنہ کھولو۔ میں نے اپنا مُنہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں سات مرتبہ اپنا مُبارَک لُعاب ڈالا اور ارشاد فرمایا: لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف عُمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بُلاؤ! پھر میں نے نمازِ ظُہر اَدا کی اور بیٹھ گیا۔ میرے پاس بہت سے لوگ آئے تو مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا، اس کے بعد میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ نے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: اے والد گرامی! میں گھبرا جاتا ہوں۔ فرمایا: اپنا مُنہ کھولو۔ میں نے اپنا مُنہ کھولا تو آپ نے میرے مُنہ میں چھ مرتبہ لُعاب ڈالا، میں نے عَرض کی کہ آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا؟ فرمانے لگے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ادب کی وجہ سے۔ پھر آپ میری آنکھوں سے اَوجھل ہو گئے۔[1]

اس واقعے کے بعد حُضُور غوثِ اعظم، سیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّیْن عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شَوَّالُ الْمُکَرَّم 521 ہجری کو ایک عظیمُ الشّان اجتماع میں پہلی بار بیان فرمایا جس میں ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی۔ اولیائے کِرام اور فِرِشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ

1 ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص۵۸

www.dawateislami.net

نے قرآن و سُنّت کی روشنی میں بیان فرمایا اور لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف بُلایا تو وہ سب اِطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔[1]

لُعاب اپنا چٹایا احمدِ مُختار نے ان کو تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ترغیب دِلانے اور لُعابِ مُبارک سے فَیض پانے کے بعد پہلا بیان فرمایا اور پہلے ہی بَیان سے لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہوگئے اور جَوق دَر جَوق لوگ آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض حاصل کرنے لگے۔ آپ کی مَحافل میں زِندگی کے تمام شُعبوں سے تَعلُّق رکھنے والے اَفْراد شریک ہوتے، عُلَما اور فُقَہا سب جمع ہوتے۔ آپ کی مجلسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بیک وَقْت چار چار سو اَفْراد قلم دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کے ملفوظات تحریر کرتے۔[3]

مُحرِّر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے

ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَواعظِ حَسَنہ (اچھی نصیحتیں) صَبر و رِضا، زُہد و تَقْوٰی اور خوفِ

---

1. ...بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ، ص ۱۷۴
2. ...قبالۂ بخشش، ص ۵۳
3. ...اخبار الاخیار، ص ۱۲
4. ...قبالۂ بخشش، ص ۵۴

www.dawateislami.net

خُدا کی آئینہ دار ہوتیں، آپ وَعظ و نصیحت کے ذریعے مَحَبَّت واُخُوَّت کا دَرْس دیتے، لوگوں کو آخِرت کی طرف مُتوجّہ کرتے، حُبِّ جاہ ومال، نِفاق، رِیاکاری اور بُغْض وکینہ سمیت تمام باطنی بیماریوں سے بچنے کا درس دیتے جبکہ دُنیا کی بے ثَباتی، ایمان پر پختگی، اعمالِ صالحہ کی اَہَمِّیَّت اور اَخلاقِ کامل کو اپنانے کی ترغیب بھی دیتے، آپ کے فرامینِ مُقدّسہ دل سے نکلتے اور دل میں اُتر جاتے تھے۔

شیخ عَبدُالحق محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں غیر مُسلم آپ کے دَستِ حق پرست پر دولتِ ایمان سے مُشرف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گمراہ اور بدمذہب اَفراد آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے۔ جب 500 سے زِیادہ غیر مُسلم اور لاکھوں سیاہ کار آپ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور اپنی بداَعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے (یعنی بے شمار لوگ آپ سے مستفید ہوئے)۔[1]

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے مُعاملے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُکّامِ بالا کی پروانہ کرتے اور خُلَفا، وُزَرا، سَلاطین اور عوام وخواص سبھی کو نیکی کی دعوت دیتے۔ حضرت سیِّدُنا امام شَمْسُ الدِّین محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیخ عَبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برسرِ منبر اعلانِ حق فرماتے اور جو کسی ظالم کو لوگوں پر حاکم بناتا آپ اس پر اعتراض کرتے۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی عُمرِ مُبارک کے 33 برس درس وتدریس اور فتوٰی نَویسی

---

1 ...اخبار الاخیار، ص ۱۳

2 ...تاریخ الاسلام للذہبی، رقم ۲۳، عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ، ۳۹/۹۹

www.dawateislami.net

میں بسر فرمائے جبکہ 40 سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مدنی پھول لُٹائے اور 90 سال کی عُمر پاکر 561 ہجری میں وِصال فرمایا۔[1]

سلاطینِ جہاں کیونکر نہ اُن کے رُعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کُتّا غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فائدہ مند کارتُوس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ خُود باعمل تھے اسی لیے آپ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کا تیر بن کر لوگوں کے سینوں میں پیوست ہو جاتے اور اُن کے دل کی دُنیا بدل جاتی۔ یاد رکھئے! اگر کارتُوس بہترین بندوق سے چلایا جائے تو اس سے شیر بھی مارا جاسکتا ہے، ہماری نیکی کی دعوت کے اَلْفَاظ "کارتُوس" کی طرح ہیں اور ہمارا کردار مثلِ بندوق ہے، اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل ہو گا تو اس کی بات میں بھی اثر ہو گا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے ہمیں اپنی عملی حالت دُرُست کرنی ہو گی۔

پہلے عمل پھر نصیحت:

حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر دوسروں کو نصیحت کرنا کچھ اَہمیّت نہیں رکھتا ہے۔[3]

---

1 ... اخبار الاخیار، ص ۹
2 ... قبالۂ بخشش، ص ۵۳
3 ... فتح الربانی، المجلس العشرون، ص ۷۸

www.dawateislami.net

بے عمل ناصح کی مثال:

حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُود عمل نہ کر کے دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے جس کا کوئی گواہ نہ ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی طبیب کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوْجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحِق ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو اسے بے وُقُوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے وہ بھی سَراسَر نُقصان میں ہیں۔

بے عمل واعظ کا انجام:

حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: کچھ جنّتی لوگ جہنّمیوں کی طرف جائیں گے تو ان سے پُوچھیں گے کہ تم جہنَّم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنَّت میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ کہیں گے: ہم جو بات کہا کرتے تھے اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔[2]

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی

---

1 ... فتح الربانی، المجلس العشرون، ص۸۷

2 ... معجم کبیر، ۲۲/۱۵۰، حدیث: ۴۰۵

www.dawateislami.net

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے عمل عالِم کی مثال:

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: لوگوں کو علم سکھانے اور خود کو بھول جانے والے کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور اپنے آپ کو جلاتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے عمل مُبَلِّغ کے لیے آخرت میں اس سے بڑھ کر خَسارے کی بات اور کیا ہوگی کہ اس کے بیانات سُن کر عمل کرنے والے تو جنّت کی اَبدی نعمتیں پانے میں کامیاب ہو جائیں اور یہ خُود عمل نہ کرنے کے سبب جہنَّم کے عذاب کا مُسْتَحِق ٹھہرے۔ لہٰذا ہر مُبَلِّغ و مذہبی شخصیت کو چاہیے کہ لوگوں کی نظر میں نیک بننے کے بجائے رِضائے الٰہی کی خاطِر اپنے علم پر عمل کی کوشش کرتا رہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت

نیک میں بھی بنوں اِلْتِجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۲، ۱۰۵

2 ...معجم کبیر، ۲/ ۱۶۵، حدیث: ۱۶۸۱

3 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۹

www.dawateislami.net

انسان کے حقیقی دُشمن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس و شیطان اِنسان کے حقیقی دُشمن ہیں۔ ان میں سے نَفْس شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اسی نے شیطان کے اِیمان کو برباد کر کے اسے ہمیشہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرایا۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفس کے کئی مَعانی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ نفس اسے کہتے ہیں جو انسان میں شہوت اور غُصّے کو اُبھارتا ہے۔ صُوفیائے کرام اس لَفْظ کو اکثر اِستعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک نَفْس سے مُراد انسان میں مَذْمُوم (بُری) صِفات جمع کرنے والی قُوَّت ہے۔[1]

نفس کی فطرت:

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اپنے نفس کی پیروی کی نفس نے اسے تباہی و بربادی کے گڑھے میں پہنچادیا۔ نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فطرت ہے۔ ایک مُدّت کے بعد یہ اِصْلاح پذیر ہو گا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وَقْت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو (یعنی اس کی مُخالَفت پر کمربستہ رہو)۔[2]

حقیقی دوست اور دشمن:

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لیے وَبال ثابت ہو گی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ

1... احیاء العلوم، کتاب شرح عجائب القلب، بیان معنی النفس والروح...الخ، ۳/۵

2... فتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون، ص ۱۳۹

www.dawateislami.net

تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ (اے بندے یاد رکھ!) نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضروری ہے، تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وُہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔[1]

قربِ الٰہی کیسے حاصل ہو؟

مزید فرماتے ہیں: جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہو گا اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟ اپنی نفسانی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کر تبھی تیرا نَفْس تیری بات مانے گا۔[2]

عقل مندی کا تقاضا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس کی بات ماننا اور اس کے مقابلے سے غافل ہو جانا سَراسر بے وُقُوفی ہے۔ اس لیے ہم پر لازم ہے کہ نَفْس کا مُقابلہ کریں اور اس پر قابو پانے کی کوشش کریں، اس کی خواہشات کم کریں یعنی اس کی لَذّتیں چُھڑوائیں، اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادتوں کی طرف مائل کریں نیز اس کی آفتوں اور شَرارتوں سے بچنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔ یقیناً عقل مندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دُشمن کو دُشمن سمجھ کر اس کا مُقابلہ کیا جائے نہ کہ اس سے لاپَروائی برتی جائے۔

عقل مند اور بے وُقُوف کی پہچان:

شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال

---

1 ...فتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون، ص ۱۴۰

2 ...فتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون، ص ۱۳۹

www.dawateislami.net

ہے: عقلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز و بے وُقُوف وہ ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور رحمتِ الٰہی کا امیدوار بھی ہو۔[1]

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نَفْس کی بدی سے
اِیمان پہ مَوت بہتر او نَفْس! تیری ناپاک زِندگی سے
گہرے پیارے پُرانے دِل سوز گُزرا میں تیری دوستی سے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس پر قابُو نہ پاسکنے کی ایک وجہ اس کی پہچان نہ ہونا بھی ہے کہ نَفْس اپنے جال میں کس طرح پھنساتا ہے، اپنی چالیں کس طرح آزماتا ہے اس کی مَعْرِفت نہ ہونے کی وجہ سے بھی بندہ نفس کا شکار ہو جاتا ہے۔ نفس کی چالوں اور اس کے مکر و فریب کو پہچاننے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور نیک بندوں کی صحبت اِختیار کی جائے۔

اولیا کی صحبت کے فوائد:

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَنْ اَکْثَرَ مِنْ مُّخَالَطَۃِ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰہِ عَرَفَ نَفْسَہٗ یعنی جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفت رکھنے والوں کی صحبت میں رہتا ہے وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔[3] مزید فرماتے ہیں: بے شک اَوْلِیاءُ اللہ کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی شَخْص کی طرف نظر کریں اور اس کے دل پر توجُّہ کر دیں تو اس کے ایمان، یقین اور ثابت قدمی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔[4]

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی اوانی صفۃ الحوض، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۷
2 ... حدائقِ بخشش، ص ۱۴۵
3 ... فتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص ۱۸۰
4 ... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۱۹

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ فی زمانہ اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی ماحول میں رہتے ہوئے گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کے لیے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور دِیگر مدنی کاموں میں شرکت کے ساتھ ساتھ ہر مہینے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہنا چاہئے نیز عاشقانِ رسول کی صحبت اور مدنی انعامات پر عمل کی عادت بنانی چاہیے کیونکہ نیک لوگوں کی گھڑی بھر کی صحبت بڑے بڑے گناہ گاروں کی بگڑی بنا دیتی ہے۔ چنانچہ

ڈاکو قُطب کیسے بنا؟

مَنْقُول ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ منورہ میں حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک ڈاکو مسافروں کو لُوٹنے کے انتظار میں کھڑا تھا، آپ جب اس کے قریب پہنچے تو پُوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: دیہاتی ہوں۔ مگر آپ نے کَشْف کے ذریعے اس کی مَعصِیَّت (گناہ) اور بدکرداری کو لکھا دیکھ لیا، اس کے دل میں خیال آیا: "شاید یہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔" آپ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے اس خیال کا بھی علم ہو گیا، تو آپ نے فرمایا: میں عبدالقادِر ہوں۔ یہ سُنتے ہی وہ فوراً آپ کے مُبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر "یَاسَیِّدِیْ عَبْدَالْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ (یعنی اے میرے آقا عبدُالقادر! خدا کے لیے مجھے کچھ عطا ہو)" جاری ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی اصلاح

www.dawateislami.net

کے لئے بارگاہِ الٰہی میں مُتوجّہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: ”اے عبدُ القادر! اسے سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے قُطب بنا دو۔“ چنانچہ آپ کی نگاہِ فیض رَساں سے وہ قُطبیّت کے درجے پر فائز ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِک نگاہِ فیض سے اس لٹیرے کے نفس کی مُنہ زوری اور دل کی آلُودگی سب دُھل گئی اور آپ نے اسے وَقْت کا قُطب بنا دیا۔ معلوم ہوا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی نگاہ سے چور وڈاکو قُطب بن سکتے ہیں تو ہمارے گُناہوں کے میل اور دلوں کے زنگ کو دھونا ان کے لیے کیا بڑی بات ہے؟ لہٰذا ہمیں بھی نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا چاہیے۔

دل کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش:

حضرت سیِّدُنا احمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُقَدَّس ہستیوں کی قُربت اور ان سے مَحَبَّت کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نیکوں سے مَحَبَّت کرنا، ان کی صحبت میں رہنا اور ان کے اَفْعال واَقْوال دیکھ کر عمل کرنا انسان کے دل کے لیے سب سے زِیادہ نَفْع بخش ہے۔[2]

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں — پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ — گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰، از غوثِ پاک کے حالات، ص ۳۸

2 ... تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، غیرھم اذا انتھکت حرماتہ، ص ۴۱ بتغیر قلیل

3 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵

www.dawateislami.net

آخِرت کے بارے میں غور و فکر کرو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت میں رہیے، گناہوں سے بچیے، خُوب خوب نیکیاں کیجئے، دُنیا کی فانی رونقوں سے مُنہ موڑیئے اور فکرِ آخرت کرتے ہوئے اس کی تیاری میں مگن رہیے۔ یاد رکھئے! دُنیا کی حَیثِیَّت ایک گُزر گاہ (راستے) کی سی ہے جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ اب وہ منزل جنّت ہوگی یا جہنَّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں طے کیا یا نافرمانی میں؟ افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھ کر اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔

موت کے لئے ہر وقت تیار رہو:

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر، اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ اور رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر ادا کر) یاد رکھ! مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شُدہ وَصِیَّت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔“[1]

یعنی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں یہ احساس دِلا رہے ہیں کہ موت کسی بھی وَقْت آسکتی ہے، اس لیے بندہ ہر دن کو اپنا آخری دن، ہر نماز کو آخری نماز اور ہر نیند کو اپنی آخری نیند سمجھے۔

---

1 ... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۰

www.dawateislami.net

دنیا میں کس طرح رہا جائے؟

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ”اے بندے تیرا کھانا پینا، اہل و عیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحباب سے ملنا مِلانا رُخصت ہونے والے شَخْص کی طرح ہونا چاہیے کیونکہ جس شخص کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہیے۔[1]

محنت و مشقت کے بغیر کچھ ممکن نہیں:

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بندے! ذرا غور کر! جب اس فنا ہونے والی دُنیا (کی نعمتوں) کا حُصُول بغیر محنت و مَشَقَّت کے ممکن نہیں ہے تو وہ چیز جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں دُنیا کی فانی رونقوں سے پیچھا چُھڑانے اور قبر و حشر کی تیّاری کا ذِہن بنانے کی ترغیب دِلا رہے ہیں۔ واقعی عَقل مند وہی ہے جو موت سے قبل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخِیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قبر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قبر کی روشنی کا اِنتِظام کر لے، ورنہ قبر ہر گز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا

1... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۰

2... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۲

مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، نمازیں قصداً (جان بوجھ کر) قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر نہ کیا، باوُجودِ قُدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے، اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تُو اپنی مَوت کو مت بُھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سرہانا ہے
جہاں کے شُغل میں شاغِل خُدا کے ذِکر سے غافِل
کرے دعویٰ کہ یہ دُنیا مِرا دائم ٹھکانا ہے
غُلامؔ اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غُرّہ
خُدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے کسی مسلمان کو اِنکار نہیں ہو سکتا کہ اس مختصر زندگی کے بعد ہر ایک کو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام اعمال

www.dawateislami.net

کا حساب دینا ہے۔ جس کے بعد رَحمتِ الٰہی ہماری طرف مُتوجہ ہونے کی صُورت میں جنّت کی اعلیٰ نعمتیں ہمارا مُقدّر بنیں گی یا پھر مَعَاذَاللہ گُناہوں کی شامت کے سبب جہنّم کی ہولناک سزائیں ہمارا نصیب ہوں گی۔ لہٰذا دُنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں اور رعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے بارے میں غَفلت کا شکار ہو جانا یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عظیم میں کامیابی کے لیے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضَروری ہے کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑ، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت اور جہنّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی مستحق تھی کہ اس سے ڈرا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے۔[1]

یاد رہے! خوفِ خدا سے مُراد صِرف یہ نہیں کہ قَبر و حشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لی جائیں... یا... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھیر لیا جائے... یا... کفِ افسوس مَل کر آنکھوں سے چند آنسو بہا لیے جائیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کو تَرک کر دینا اور اطاعتِ الٰہی میں مَشغول ہونا اُخروی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کی ذات کے طالب بن کر اس

---

1 ...فتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ۷۵

www.dawateislami.net

کی اطاعت کرو۔ اس کے اَحکامات کو بجالانے، اس کی ممنوعات سے باز رہنے اور اس کی قضا وقدر پر صَبر کرنے میں اس کی اطاعت ہے۔ تم اس کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گِریہ وزاری کرو اور جب تم صِدقِ دل سے توبہ کروگے اور اَعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اِختیار کروگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نَفْع عطا فرمائے گا۔[1]

خوفِ خدا اور اپنا محاسبہ:

ہمیں بھی اپنا مُحاسَبہ کرنا چاہیے کہ اب تک ہم زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں بچپن، جوانی اور بُڑھاپا اپنی عُمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اس دوران کتنی مَرتبہ ہم نے خوفِ خدا کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیّتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں گزارنے کی سعادت حاصل ہے؟ یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مُطمئن ہوگئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرنے کا عمل بدستور جاری ہے اور اگر ان سوالات کا جواب نفی میں آئے تو غور کیجئے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سَخت سے سَخت تر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کیفیات سے اب تک ناآشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تشویش ہے کہ ہماری قَساوتِ قلبی (دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غَفلت کہیں ہمیں جہنَّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے

[1] ... فتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ٧٥

www.dawateislami.net

اپنی اُلفت کا مجھے جام پلا دو ساقی! قلب دُنیا کی مَحبّت میں پھنسا جاتا ہے
آہ! جاتی نہیں ہے عادتِ یاوَہ گوئی وَقت انمول یُوں برباد ہوا جاتا ہے[1]

غنیمت سمجھو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً انسان سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اِختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بُھول جانا بڑی بد نصیبی ہے۔ شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے اسے غنیمت سمجھو کیونکہ وہ عنقریب تم پر بند کر دیا جائے گا۔ جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو اسے غنیمت سمجھو اور توبہ کے دروازے کو غنیمت سمجھو کہ جب تک وہ کُھلا ہوا ہے اس میں داخِل ہو جاؤ۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روز بروز اُٹھتے جَنازے اور آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں خبردار کرتے اور جھنجھوڑتے ہوئے موت سے پہلے حیات کو غنیمت جاننے کی صَدا دے رہے ہیں مگر اِس پر وُہی کان دَھرتا ہے جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامن گیر ہوتی ہے۔ آئے دن موت سے ہم کنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے سبھی ہوتے ہیں، موت کسی کی عُمْر و مرتبہ نہیں دیکھتی، کسی نادار و مالدار کی پروا نہیں کرتی، کسی کی مشغولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں نہیں لاتی۔ بس سانسیں پُوری ہو جائیں تو موت گھڑی بھر میں قَبْر کے حوالے کر دیتی ہے۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آج ہی گناہوں پر نادم ہو کر سچی توبہ کیجئے، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کر لیجئے۔

پارہ 6، سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ، آیت نمبر 39 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۲

2 ...فتح الربانی. المجلس الرابع فی التوبۃ، ص ۲۹

www.dawateislami.net

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (پ۶، المآئدۃ: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (پ۱۸، النور: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

توبہ کا سب سے زیادہ محتاج کون؟

حضرت سیِّدُنا اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں کو توبہ و اِستغفار کا حکم فرمایا کیونکہ فطرتی طور پر انسان کمزور ہے، باوُجود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”توبہ کا سب سے زیادہ محتاج وہ ہے جو اپنے لئے توبہ کی ضرورت محسوس نہ کرے۔“ اِس آیتِ مُبارَکہ میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی صِفَتِ سَتّاری کا بہت زیادہ ظہور ہے کہ اس نے تمام اَہْلِ ایمان کو توبہ کا حکم ارشاد فرمایا تاکہ مُجرِم رُسوا نہ ہوں کیونکہ اگر صرف مُجرِموں کو خطاب ہوتا تو اُن کی رُسوائی ہوتی، اس فرمان سے اُمید بندھ جاتی ہے کہ جیسے دُنیا میں رُسوا نہیں کیا ایسے ہی آخرت میں بھی رسوا نہیں کرے گا۔[1]

رحمتوں کی بارش:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حَد و بے حساب ہے کہ

[1]... تفسیر روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/۱۴۵

www.dawateislami.net

اس کے گُناہ گار بندے چاہے اس کی کتنی ہی نافرمانیاں کرتے رہیں، دن رات اس کے حُقُوق کی پامالی سے بھی دَریغ نہ کریں مگر پھر بھی وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلسل مہلت دیتا رہے اور اگر ہم سچّی توبہ کرلیں تو ہماری ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادے، یہی نہیں بلکہ اپنے بندوں پر رحمتوں کی مزید بارش برساتے ہوئے ان کی خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادیتا ہے۔ چُنانچہ

پارہ 19، سُوْرَۃُ الْفُرقان، آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۹، الفرقان: ۷۰)

سب سے بڑا نادان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارا رحیم و کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں کس طرح توبہ کی ترغیب دِلا رہا ہے اور اس پر کیسی کیسی عظیم بشارتیں بھی سُنا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کرم نوازیوں کے بعد بھی اگر کوئی گُناہوں پر ڈَٹا رہے اور توبہ میں تاخیر کرتا رہے تو اس سے بڑا نادان کون ہو سکتا ہے؟ توبہ کی اَہمیّت، دِل میں بٹھانے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کے لیے توبہ کی فضیلت پر مشتمل دو فرامینِ مُصطفٰے ملاحظہ فرمائیے:

توبہ واستغفار کی فضیلت:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: ”سارے انسان خَطاکار ہیں اور خطاکاروں میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔“[1]

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۱

www.dawateislami.net

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: ”جسے یہ پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خُوش کرے تو وہ اس میں اِستِغفار کا اِضافہ کرے۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے فرامین سُن کر توبہ کی توفیق ملتی، ان کی سیرتِ مُبارَکہ پڑھ کر نَفْسِ اَمّارہ پر قابُو پانے کی ہِمّت پیدا ہوتی اور عبادت واِطاعت والی زِندگی بسر کرنے کا ذِہن بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے کے لیے ایک شُعْبہ **”مجلس مزاراتِ اَوْلیاء“** قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہو کر مختلف دِینی خدمات سَر اَنْجام دینا مثلاً حَتَّی المَقْدُور صاحِبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر ونعت کا اِنْعقاد کرنا، مزارات سے مُتّصل مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور حضور نَبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے۔ ایامِ عُرس میں صاحِبِ مزار کی خِدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے نیز ممکنہ صُورت میں صاحِبِ مزار بُزرگ کے سَجّادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلّی

[1]... معجم اوسط، ۱/۲۴۵، حدیث: ۸۳۹

www.dawateislami.net

صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ الْمَدِیْنَہ، مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ اپنے فرامین کے ذریعے اپنے ناناجان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کی اِصلاح و تربیت فرمائی۔ آپ نے نیک لوگوں کو نیکیوں پر گامزن رہنے جبکہ گناہ گاروں اور دُنیاداروں کو دُنیا کی محبّت چھوڑ کر عشقِ حقیقی کے جام پینے کا درس دیا۔ آپ کی نظرِ ولایت اور فرامینِ عالیہ سے کئی اَفراد راہِ راست پر آگئے۔ آپ نے نفسانی خواہشات کو دَبانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت سے وابستہ رہنے کو نَفْس کا علاج تجویز فرمایا۔ یوں ہی آپ نے ہمیشہ فکرِ آخرت میں سرشار رہنے اور علم پر عمل کی ترغیب دِلائی۔ آپ نے نفس و شیطان پر قابو پانے کا ایک طریقہ اپنے دل میں خوفِ خدا کی شمع روشن کرنا بھی بتایا۔

اے کاش! ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خِدمت کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ یہ 12 مَدَنی کام، مُسلمانوں کو راہِ سنّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں عام کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ تین دن کے "مَدَنی قافلے میں سفر کرنا" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے جہاں عِلمِ دین سیکھنا، عِلمِ دِین سے مالا مال کتب و رسائل پڑھنا مُیَسَّر آتا ہے، وہیں لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا ثَواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نیکی کی دعوت سے اگر کوئی ایک اسلامی بھائی بھی سُنّتوں کا پیکر اور نمازی بن گیا، تو اُسے اُن نیک اعمال کا ثَواب تو ملے گا ہی، ساتھ ہی ہمارے نامۂ اعمال میں بھی ثَواب لکھا جاتا رہے گا کہ فرمانِ مصطفٰے ہے: "نیکی کی طرف رَہنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"[1]

آپ بھی ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مَدَنی قافلے کی مَدَنی بہار:

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گُناہوں کے دَلدل میں پھنسا ہوا تھا، مَعَاذَاللہ بِلاناغہ شراب پینا، ماں باپ کو سَتانا اور نمازیں قَضا کرنا میرا مَشْغَلہ تھا، پھر ایک دن میرے بھانجے نے مجھے دعوتِ

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ۴/ ۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹

www.dawateislami.net

اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، پہلے تو میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہا، لیکن اُنہوں نے ہِمّت نہ ہاری اور مجھ پر اِنْفرادی کوشش جاری رکھی، آخر کار میں نے ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں شہیدانِ کربلا کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مَدَنی قافلے میں سَفَر اِختیار کر لیا، دورانِ مَدَنی قافلہ نیکی کی دعوت اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے اور بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف مَوضُوعات پر مُشْتَمِل رسائل کا مُطالَعہ کرنے کا مَوقع مِلا، اِن بَیانات اور پُر تاثیر تحریر کا مُجھ گُناہ گار پر ایسا اَثَر ہوا کہ میرے دل میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو گیا۔ اَلْغَرَض! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے اپنی سابقہ گُناہوں بھری زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، میرا سَر شَرم سے جھک گیا اور میں نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں بالخُصُوص شراب نوشی سے سچی تَوْبہ کی، نمازوں کی پابندی اور ماں باپ کی فرمانبرداری کا عَزْمِ مُصَمَّم کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میں نے سر پر سبز سبز عِمامے شریف کا تاج سجا لیا اور ایک مُٹّھی داڑھی شریف رکھنے کی بھی نیت کر لی اور اب ایک مسجد میں مُؤَذِّن کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

www.dawateislami.net

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول:

...مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حَرام ہے۔...(نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔...لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔[1]...مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے[2]...بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔...حُروفِ مُقَطَّعات (مُ۔قَط۔طَ۔عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔...اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے۔...چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اس نیت سے (تو) اچھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں[3]... عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔[4]...لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعت

---

1 ...ترمذی، کتاب اللباس، ۴۳-باب ما جاء فی الخاتم الحدید، ۳/ ۳۰۵، حدیث: ۱۷۹۲

2 ...ردّ المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۷

3 ...فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۴۱

4 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۱/ ۷۸۰

www.dawateislami.net

نہیں۔[1]...مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں...اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر تَوبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ **16** اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا گیا کہ آدمی گناہ گار کب ہوتا ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: جب اُسے یہ گمان ہو کہ میں **نیکوکار** یعنی نیک آدمی ہوں۔" (احیاء العلوم، ۳/۴۵۲)

---

1 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/۳۳۵

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص۶۳۵

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شَبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرود[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بندوں کے عیب نظر نہ آئیں:

حضرت سیِّدُنا علّامہ عَبْدُ الوہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجِد کُوفَہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو کرتے دیکھا، اُس سے وُضو میں اِستِعمال شُدہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹا! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلو۔'' اُس نے عرض

1 ... ابن عساکر، رقم ۵۰۱۲، ابو الحسن علی بن محمد الھمدانی، ۴۳/ ۱۴۲، حدیث: ۹۱۲۶

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰

www.dawateislami.net

کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھ کر فرمایا: ”اے میرے بھائی! بدکاری سے تَوبہ کرلو۔“ اُس نے عرض کی: میں نے تَوبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھا تو اُس سے فرمایا: ”شَراب پینے اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلو۔“ اُس نے عرض کی: میں نے تَوبہ کی۔ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غیبی باتوں کے اِظہار کے باعث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ نے بارگاہِ خُداوَندی میں غیبی باتوں کے اِظہار کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی جس سے آپ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔[1]

جو بے مِثال آپ کا ہے تقویٰ تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم امامِ اعظم ابو حنیفہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی اس سے یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے اِمام، کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا، حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی شان و عظمت ہے، آپ باکرامت بزرگ ہیں، آپ کی نگاہِ وِلایت کشف کے ذریعے وضو میں استعمال ہونے والے پانی میں لوگوں کی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی، بے شک یہ آپ کی عظیم کرامت تھی، تاہم آپ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہونا گوارا نہ ہوا اور دُعا کے ذَرِیعے غیبی باتوں کا اِظہار ہونا ختم کروادیا۔ یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مَحَبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی اُلٹے سیدھے

1 ...میزان الکبریٰ للشعرانی، کتاب الطہارۃ، ۱/ ۱۳۰
2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۳

www.dawateislami.net

سُوالات کر کے لوگوں کے عَیبوں کو اُچھالنے میں مشغول رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصْلَحتِ شَرعی جان بُوجھ کر کسی مسلمان کا عَیب معلوم کرنا یا اُچھالنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پارہ 26، سُوْرَۃُ الْحُجرات، آیت نمبر 12 میں خدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ نے دُوسروں کی بُرائیوں کو تلاش کرنے سے یوں منع فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوْا (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو۔

تفسیر خزائنُ العرفان:

صَدرُ الْافاضِل حضرت علّامہ مَولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو، گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو، اُن کے ساتھ لالچ و حسد، بُغض و بے مروتی نہ کرو، اے **اللہ** تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دِیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظُلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُسے حقیر نہ سمجھے (پھر اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے۔ آدمی کے لیے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے، اُس کا خون بھی، اُس کی آبرو بھی، اس کا مال بھی۔ **اللہ** تعالٰی تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲ ملخصًا

www.dawateislami.net

پردہ پوشی کا مؤثّر طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے اپنے نَفْس کی نگہبانی کرتے ہیں اور دُوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے شب و روز اپنی ذات میں مَوْجود عیبوں کو دُور کرنے میں لگے رہتے ہیں نیز اگر اُنہیں اپنے مسلمان بھائیوں کے عُیُوب کسی طرح معلوم ہو بھی جائیں تو شیطان کے بہکاوے میں آکر اُن کے عیب اُچھالنے کے بجائے رِضائے الٰہی کے لئے پردہ پوشی کرتے اور ثوابِ آخرت کے حقدار بنتے ہیں۔ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب کبھی دُوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے تو اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوجہ ہو کر اُن کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بَہُت بڑی سعادت مندی ہے۔

حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی اُس کے لئے خوشخبری ہے جسے اپنا عیب لوگوں کے عیب بیان کرنے سے باز رکھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبتوں اور بُرائیوں سے بچنے کا ایک مُؤثّر طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے اندر پائی جانے والی خامیوں کی طرف نظر کرے کیونکہ جب اُس کی نظر اپنی بُرائیوں پر پڑے گی تو یقیناً اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ میری اِن بُرائیوں کا کسی کو پتا نہ چلے، لہٰذا اپنی غَلَطیوں کو پوشیدہ رکھنے کا یہی احساس اُسے اپنے مسلمان بھائی کی غَلَطی اور بُرائی کو پوشیدہ رکھنے پر آمادہ کرلے

[1]... مسند فردوس، ۲/ ۴۶، حدیث: ۳۷۴۲

www.dawateislami.net

گا۔ آیئے! اس ضمن میں بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کی نصیحتوں پر مُشْتَمِل چند مدنی پھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کا ذہن بنے گا۔ چُنانچہ

اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کا فرمان ہے: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَذْكُرَ عُيُوْبَ صَاحِبِكَ فَاذْكُرْ عُيُوْبَكَ یعنی جب تم اپنے ساتھی کی بُرائیاں بیان کرنا چاہو تو اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو۔[1]

سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ:

حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا ترک نہ کردو، جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں اُن کی اِصلاح شروع کردو اور اُنہیں اپنی ذات سے دُور کرلو، جب تم ایسا کروگے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کردے گی اور اللهعَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایسا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[2]

فِرِشتوں کی دُعا:

مشہور تابِعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذِکْر کرتا ہے تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ تمہارے لئے بھی اِسی طرح ہو اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی سے یاد کرتا

---

1 ...موسوعة ابن ابی الدنیا، باب الغیبة وذمها، ۴/ ۳۵۷، رقم: ۵۶

2 ...موسوعة ابن ابی الدنیا، باب الغیبة وذمها، ۴/ ۳۵۹، رقم: ۶۰

www.dawateislami.net

(یعنی اس کی غیبت کرتا) ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے آدمی! تُو نے اُس کی پوشیدہ بات ظاہر کر دی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔[1]

محبتِ الٰہی کی برکت:

حضرت سیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: بندہ جب اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے عُیوب پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے اور اِس وجہ سے وہ لوگوں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ جس طرح اپنی بُرائیوں اور عیبوں کے بارے میں دُوسروں سے پردہ پوشی کی خواہش رکھتا ہے، اِسی طرح دُوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا بھی پسند کیا کرے کیونکہ ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ چنانچہ

کامِل مُسلمان کی نشانی:

پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ یعنی تم میں سے کوئی اُس وقت تک کامِل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[3]

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جان لو کہ انسان

---

1 ...تنبیہ الغافلین، باب الغیبۃ، ص۸۸

2 ...تنبیہ المغترین، ومن اخلاقھم: الاشتغال بعیوب انفسھم...الخ، ص۱۹۷

3 ...بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان...الخ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

www.dawateislami.net

کا اِیمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اُس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور بھائی چارے کا کم تر دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا مُعامَلہ کیا جائے جیسا اُس کی طرف سے اپنے حق میں پسند کرتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے بھائی سے اپنے حق میں پردہ پوشی، بُرائیوں اور عیبوں پر سُکوت کی اُمّید کرو گے اور اگر اُمّید کے بَر خلاف کچھ ظاہر ہو تو یقیناً اُس پر غضبناک ہو گے، تو یہ کیسی بے عقلی ہے کہ تم اُس سے تو پردہ پوشی کی اُمّید رکھو جبکہ خود اُس کے عیبوں پر پردہ نہ ڈالو۔[1] حدیثِ قُدسی میں ہے: عَجِبْتُ لِمَنْ يَّشْتَغِلُ بِعُيُوْبِ النَّاسِ وَهُوَ غَافِلٌ عَنْ عُيُوْبِ نَفْسِهٖ یعنی حَیرت ہے اُس شخص پر جو لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عُیُوب سے غافل ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے عیب اُچھالنے سے منع کرتے ہوئے پردہ پوشی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ترغیب کے لئے پردہ پوشی کے فضائل پر مشتمل تین فرامینِ مصطفٰے پیشِ خدمت ہیں:

پردہ پوشی کے فضائل پر مشتمل احادیث:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً مِّنْ قَبْرِهَا یعنی جس نے کسی کا پوشیدہ عیب دیکھا اور اُسے چھپالیا تو وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے زندہ دفنائی گئی بچی

1... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، باب فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/۲۲۲

2... مجموعۃ رسائل امام غزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیۃ، الموعظۃ الاولی، ص ۵۶۵

www.dawateislami.net

کو قبر سے نکال کر اُس کی جان بچالی۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا بَصَّرَہٗ عُیُوْبَہٗ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُسے اُس کے عیبوں سے باخبر فرمادیتا ہے۔[2]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[3]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس تیسری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی حیادار آدمی پوشیدہ طور پر نامُناسب حرکت کر بیٹھے پھر پچھتائے تو تم اُسے پوشیدہ طور پر ہی سمجھا دو کہ اُس کی اِصلاح ہو جائے، اُسے بدنام نہ کرو۔ اگر تم نے اپنے بھائی کا پردہ رکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہارے گناہوں کا حساب پوشیدہ طور پر ہی لے گا، تمہیں رُسوا نہ کرے گا۔ ہاں! جو کسی کو تکلیف پہنچانے کی خُفیہ تدبیریں کر رہا ہو یا چھپ کر بُری حرکتیں کرنے کا عادی ہو چُکا ہو تو اُس کا اِظہار ضرور کر دو تاکہ وہ شخص اِیذا سے بچ جائے یا یہ شخص توبہ کرلے۔ غَرَض کہ صرف بدنامی سے کسی کو بچانا اچھا ہے مگر اُس کے پوشیدہ ظُلم سے کسی دوسرے کو بچانا یا اُس کی اِصلاح کرنا بھی اچھا ہے، یہ فَرق خیال میں رہے۔ یہاں صاحبِ مِرقات نے فرمایا: جو مُسلمان کی ایک عیب

---

1 ... مسند احمد، حدیث عقبة بن عامر الجهنی، ۶/۱۲۶، حدیث: ۱۷۳۳۴

2 ... شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الأمل، ۷/۳۴۷، حدیث: ۱۰۵۳۵ ملتقطاً

3 ... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم ... الخ، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲

پوشی کرے ربّ تعالیٰ اُس کی 700 بُرائیوں کی عیب پوشیاں کرے گا۔[1]

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور

سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکِرہ یارَبّ[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے اندر ایسی بُرائی پائی جائے جو دُوسرے مسلمانوں کے لیے باعثِ تکلیف ہو تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو اُس شخص کے نُقصان سے بچانے کی نِیَّت سے اُس کی وہ بُرائی ظاہر کرنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ یہ اچّھی بات ہے، مگر اِس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اگر ضرورتاً دُوسروں کے سامنے کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑ جائے تو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کے بجائے صرف اُتنی ہی بُرائی ظاہر کی جائے کہ جس قدر اُس کی ذات میں موجود ہے۔

بَرَہنَہ کرنے سے بھی بڑا گناہ:

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو اِس حال میں سوتا پاؤ کہ ہَوا نے اُس سے کپڑا ہٹا دیا ہے تو تم کیا کرو گے؟ اُنہوں نے عرض کی: اُس کی پردہ پوشی کریں گے اور اُسے ڈھانپ دیں گے۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اُس کا پَردہ کھول دو گے۔ حَواریوں نے حیرت سے کہا: بھلا ایسا کون کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں کچھ سُنتا ہے تو اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے اور یہ اُسے بَرَہنَہ (ب۔رَہ۔نہ) کرنے سے بڑا گناہ ہے۔[3]

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۱، ۵۵۲ بتغیر قلیل

2 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۸۳

3 ... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، باب فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/ ۲۲۲

www.dawateislami.net

اللہ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اگرچہ ضرورتاً ہی کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑے مگر اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا کتنا بڑا گُناہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے جتنا اِضافہ کیا وہ سب جھوٹ ہو گا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گُناہ ہے۔ بہر حال کسی کی پوشیدہ بُرائی دُوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت صِرْف اِسی صورت میں ہے کہ جب وہ بُرائی دُوسروں کے حق میں نُقصان دہ ہو اور اگر ایسا نہیں تو دُوسروں کو بتانے اور سب کی نظروں میں ایک مُسلمان کو ذلیل ورُسوا کرنے کے بجائے تنہائی میں نرمی کے ساتھ اُس کی اِصلاح کی کوشش کی جائے کیونکہ اگر سب کے سامنے آپ کسی کی اِصلاح کی کوشش کریں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ ضِدّی بن جائے اور اپنی غَلَطی تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹا آپ کو رُسوا کر دے، لہٰذا حتَّی الْاِمکان تنہائی میں نصیحت کی جائے کہ یہ نہایت مؤثّر ثابت ہوتی ہے۔

نصیحت تنہائی میں ہونی چاہیے:

حضرت سیِّدُنا اِمام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے مُسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اُس نے اُسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا اُس نے اُسے رُسوا اور بدنام کیا۔[1]

حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اُس شخص کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عیبوں پر خبر دار کرے؟ فرمایا: اگر تنہائی میں نصیحت کرے تو پسند ہے اور اگر سرِ عام سمجھائے تو نہیں۔[2]

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/ ۱۴۹، رقم: ۱۳۴۶۴

2 ...احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ...الخ، باب فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/ ۲۲۷

www.dawateislami.net

سینوں کی صفائی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دُوسروں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے عیب اور بُرائیاں تلاشتے رہتے ہیں اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو موقع کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور پھر اُس کی عزّت، وقار ختم کرنے اور دوسروں کی نظر میں اُسے نیچا دِکھانے کے لئے کسی ایسی محفل میں یا ایسی مُعَزز شخصیّت کے سامنے اُس کی پولیں کھولتے (عیب بیان کرتے) ہیں کہ وہ کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتا اور شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہے حالانکہ حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعلیمِ اُمّت کے لئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مُخاطب کرکے ارشاد فرمایا: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔[1]

مشہور مُحدِّث حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی کسی کی کوتاہی، بُرے فعل، بُری عادت، اُس نے یہ کیا، یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اِس طرح کہہ رہا تھا (اَلْغَرَض اِس طرح کی باتیں کوئی بھی کسی کے بارے میں نہ پہنچایا کرے)۔[2] نیز حدیث شریف کے اِس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کا خُلاصہ کرتے ہوئے مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یعنی) کسی کی دُشمنی، کسی سے نفرت دل میں نہ ہُوا

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب رفع الحدیث من المجلس، ۴/۳۴۸، حدیث: ۴۸۶۰

2 ... اشعۃ اللّمعات، کتاب الاداب، باب حفظ اللسان... الخ، ۴/۸۳

www.dawateislami.net

کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے ایک قانون کا بیان ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ اُن میں مدینے کے اَنوار دیکھو ورنہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ رحمت نورِ کرامت کا خزانہ ہے، وہاں بُغض و کینے کی پہنچ ہی نہیں۔[1]

بہر حال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کی ذات میں عیب ڈُھونڈنے والے اگر اپنا اِحتساب کریں اور اپنے عیبوں پر ایک سَرسَری نظر دوڑائیں تو شاید اپنی ذات میں مَوجود عیبوں کی کثرت دیکھ کر وہ خود بھی حَیرت کے سَمُندر میں غَرق ہو جائیں مگر آہ! لمبی لمبی اُمّیدیں، دُنیَوی عیش و عِشرت کی چمک دَمک، خَوفِ خُدا سے مَحرومی اور گُناہ پر گُناہ کئے جانے کے باوُجود رَحمتِ الٰہی پر بے جا یقین اُنہیں اپنی اِصلاح سے غافل کر دیتا ہے۔ ایسے نادان دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کے عِلاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اِس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کیا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرما دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[2]

ایک روایت میں ہے، ارشاد فرمایا: طعنہ دینے، غیبت و چُغل خوری کرنے اور بے گُناہ

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۷۲ ملخصاً

2 ... شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/ ۲۹۶، حدیث: ۶۷۰۴

www.dawateislami.net

لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (بروزِ قیامت) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[1]

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عہدہ ملنے پر مزاج میں تبدیلی:

یاد رہے! عُہدہ، وزارت یا کوئی بڑا مرتبہ و مقام مل جانا یقیناً نعمتِ خداوندی ہے، مگر عُہدہ وغیرہ ملنے کے بعد بعضوں کے مِزاج میں بالکل ہی تبدیلی آجاتی ہے کہ پھر وہ اپنے مُتَعَلِّق کوئی خلافِ شان بات یا نصیحت سُننا بھی گوارا نہیں کرتے اور بالفرض اگر کوئی بے چارہ اِصلاح کی غَرَض سے اُن میں مَوجود کسی حقیقی عیب کی نشاندہی کردے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، نتیجتاً خامی بیان کرنے والے کی شامَت آجاتی ہے، اُس غریب پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے، اگر اِس سے بھی غُصّہ ٹھنڈا نہیں ہوتا تو لاتیں اور گھونسے بھی رَسید کئے جاتے ہیں، اور بعض اوقات اِس جُرم کے بدلے اُسے دَھکّے دے کر نوکری سے بھی نکال دِیا جاتا ہے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بے شمار خُوبیوں کے مالک تھے اور عُہدے وغیرہ مل جانے کے بعد بھی اُن کے روز مرّہ کے معمولات میں کوئی مَنفی فرق نہ آتا تھا بلکہ مزید مُحتاط ہو جاتے تھے، یہ حضرات نَفْس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے اور وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں سے اپنے مُتَعَلِّق پوچھا کرتے، اگر کوئی بتاتا بھی کہ آپ میں فُلاں فُلاں عیب ہے تو اُن کے چہروں پر ناگواری کا ذرّہ برابر بھی اَثَر دِکھائی نہ دیتا تھا۔ چُنانچہ

1... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمۃ، ۳/ ۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

www.dawateislami.net

خلیفۂ راشد کا طرزِ عمل:

خلیفۂ دُوُم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عُیُوب پر مُطَّلَع کئے جانے کو تحفہ خیال کرتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے جو اپنے بھائی کو عیب پر مُطَّلَع کرنے کی صورت میں اُسے تحفہ دیتا ہے۔[1] نیز یقینی جنّتی ہونے اور عُیُوب کے بجائے بے شُمار خُوبیوں کا مالک ہونے کے باوُجود فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے جو مجھے میرے عیب بتائے۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے پُوچھا: مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟ حضرت سیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتانے سے مَعْذِرَت کی، امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِصرار کیا تو اُنہوں نے عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے دستر خوان پر دو کھانے ہوتے ہیں اور آپ کے پاس کپڑے کے دو جوڑے ہیں، ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اِس کے عِلاوہ کوئی بات؟ عرض کی: ”نہیں۔“ اِس پر آپ نے فرمایا: اِن دونوں باتوں کے مُتَعَلِّق آپ تسلّی رکھئے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہمدرد و مُخْلِص اسلامی بھائی ہمیں ہمارے اندر موجود کسی عیب سے مُتَعَلِّق بتائے تو رنجیدہ یا ناراض ہو کر اِینٹ کا جواب پتّھر

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، باب فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/۲۲۸

2 ... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان الطریق الذی یعرف بہ... الخ، ۳/۷۹ ملخصاً

www.dawateislami.net

سے دینے یا اُلٹا اُسی کی پولیں (کمزوریاں) دوسروں کو بتانے کی غَلَطی کرنے کے بجائے اُس کا شکریہ اَدا کرنا چاہئے کہ درحقیقت وہ ہمارا سب سے بڑا مُحسن ہے کیونکہ اگر وہ اِس عیب کو ہم سے چھپالیتا تو ممکن تھا کہ وہی عیب ہمیں ہلاکت و بربادی کی وادیوں میں گرادیتا۔ اَحادیثِ مبارکہ میں تو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کے عُیُوب پر مُطَّلَع کرنے کی باقاعدہ ترغیب بھی اِرشاد فرمائی گئی ہے۔ چُنانچہ

مومن مومن کا آئینہ ہے:

سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَیَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ یعنی مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے کہ اُس سے نقصان کو دُور کرتا ہے اور اُس کی غیر موجُودگی میں اُس کی حفاظت کرتا ہے۔[1]

ایک روایت میں ہے: اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے پس اگر اُس میں بُرائی دیکھے تو اُس سے بُرائی کو دُور کردے۔[2]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ جیسے آئینہ چہرے کے سارے عیب و خُوبیاں ظاہر کردیتا ہے، ایسے ہی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر اُسے مُطَّلَع کرتا رہے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کرے۔ غَرَض کہ رُسوائی کرنا ممنوع ہے، اِصلاح کرنا ثواب۔ (پھر یہ کہ) آئینہ اِس لیے دیکھتے ہیں کہ اپنے چہرے کے چھوٹے بڑے داغ دھبّے نظر آجائیں۔ طبیب کے پاس اِسی لیے

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ والحیاطۃ للمسلم، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۸

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب، ماجاء فی شفقۃ المسلم... الخ، ۳/۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۶

www.dawateislami.net

جاتے ہیں کہ وہاں علاج ہو جائے، ایسے ہی مؤمنوں کی صحبت نہایت مُفید ہے۔ اِس لیے صُوفیا رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے مُریدوں، اپنے شاگردوں کے پاس نہ بیٹھو جو ہر وقت تمہاری تعریفیں ہی کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے مُرشِدوں، اپنے اُستادوں، اپنے بزرگوں کے پاس بھی بیٹھو جہاں تمہیں اپنی کمتری نظر آئے۔ ہاتھی پہاڑ کو دیکھ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے۔ ہمیشہ حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں میں غور کیا کرو تاکہ اپنی گنہگاری، اپنی کمتری محسوس ہوتی رہے۔ مُحَقِّقِیْن صُوفیا رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اِس حدیث کے یہ معنیٰ کرتے ہیں کہ مومن جب کسی مسلمان میں عیب دیکھے تو سمجھے کہ یہ عیب مجھ میں ہے جو اُس کے اندر مجھے نظر آرہا ہے، جیسے آئینے میں اپنے جو داغ دھبّے نظر آتے ہیں وہ اپنے چہرے کے ہوتے ہیں نہ کہ آئینے کے۔[1]

تُو نے دُنیا میں بھی عیبوں کو چُھپایا یاخدا
حَشر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو سَتّار ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مبارک اور اُس کی شرح سے معلوم ہوا کہ ہمیں ایسوں کی صحبت سے فیضیاب ہونا چاہئے کہ جن کی بَرَکت سے ہمیں اپنی ذات میں موجود عیبوں کی اِصلاح کا موقع نصیب ہو۔ افسوس کہ اب ایسی مدنی سوچ کہاں! اب تو وہ نازک دَور آگیا ہے کہ ہم اپنی جُھوٹی تعریفیں کرنے والوں اور ہاں میں ہاں مِلانے والوں کو ہی اپنا محبوب و محسن سمجھتے ہیں اور جو ہماری اصلاح کے لیے ہمیں آئینہ دِکھا کر ہماری

1...ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۷۱
2...وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۸۰

www.dawateislami.net

اَصلیّت بتائے، اُسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔

کمزوریِ اِیمان کی علامت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1285 صفحات پر مشتمل کتاب "اِحیاءُ العُلوم" جلد 3، صفحہ 196 پر حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِین دار لوگوں کی یہ خواہش ہُوا کرتی تھی کہ وہ دُوسروں کے بتانے سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہوں لیکن اب ایسا دَور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مُطَّلَع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بات اِیمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ بُرے اَخلاق ڈَسنے والے سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ تمہارے کپڑوں کے نیچے بچھو ہے تو ہم خُوش ہو کر اُس کا اِحسان ماننے والے ہو جاتے ہیں اور بچھو کو اپنے سے دُور کر کے مار دیتے ہیں، حالانکہ بچھو کا زہر صِرف بدن تک مَحدود ہے اور اُس کی تکلیف ایک یا دو دن تک رہتی ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کے زہر کا اَثر ہمارے ضمیر پر ہوتا ہے اور اِس بات کا خَوف ہوتا ہے کہ مَرنے کے بعد ہمیشہ یا مُدّتوں اِس کا اَثر باقی رہے۔ اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اُس کے کہنے پر اُن عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فُلاں فُلاں عیب ہیں۔[1]

بَہر حال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حاکم ہو یا محکوم، سیٹھ ہو یا نوکر، افسر ہو یا مزدُور، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مِستری، اُستاد ہو یا طالبِ علم، بھابھی ہو یا دیورانی، ساس ہو یا

[1] ... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان الطریق الذی یعرف... الخ، ۳/۷۹

www.dawateislami.net

بہو، الغَرَض عیب جوئی کی اِس منحوس بیماری نے ہر طبقے میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ انسان جب کسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے پر آجاتا ہے تو وہ اَخلاقیات کی تمام حدیں پار کر ڈالتا ہے اور خُونی رِشتے بھی اُس کی نظر میں بے قدر و بے قیمت ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ کبھی کبھار ایسی بد بختی غالب آجاتی ہے کہ ہدایت کے روشن تاروں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جیسی مُقدّس ہستیوں پر بھی طَعن وتَشْنِیع کرنے میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اُن کی پاکیزہ شخصیات بھی اُس بد نصیب کو مَعَاذَاللہ عیب دار نظر آنے لگتی ہیں۔ ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخی کرنے والا دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتا ہے اور مَرنے کے بعد بھی ذِلّت وخواری اُس کا مقدّر بن جائے گی، جیسا کہ

شانِ صحابہ بزبانِ مصطفٰے:

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں (تنقید کا) نِشانہ نہ بنانا، جس نے اُن سے مَحبّت رکھی تو اُس نے میری مَحبّت کے سبب اُن سے مَحبّت رکھی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا تو اُس نے مجھ سے بُغض کے سبب اُن سے بغض رکھا اور جس نے اُنہیں اَذِیّت دی اُس نے مجھے اَذِیّت دی اور جس نے مجھے اَذِیّت دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اَذِیّت دی اور قریب ہے کہ اللہ تعالٰی اُس کی پکڑ فرمالے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب میں آپ کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں عیب تلاش کرنے والے ایک بد نصیب شخص کے عبرت ناک انجام پر مشتمل ایک حکایت پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸

www.dawateislami.net

صحابۂ کرام میں عیب نکالنے کا انجام:

حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا وہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعاملہ ہے؟ جواب دِیا: میں نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک شان میں عیب نکالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عیب دار کر دِیا۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی پھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔[1]

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا پتا چلا وہیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اگر زبان کو آزاد چھوڑ دِیا جائے تو بعض اَوقات یہ عیب جوئی میں اِس خطرناک حد تک بے قابو ہو جاتی ہے کہ اللہ والوں کی شان میں بھی بک بک کرنے لگتی ہے، لہٰذا اِسے قابو میں رکھنا اِنتہائی ضروری ہے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی زبان ہمیں روزِ محشر ذلیل و رُسوا کروا دے، جیسا کہ

زبان ایک درندے کی مثل ہے:

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زبان ایک دَرندے کی طرح ہے، اگر تم اِسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔[3]

یاد رہے کہ ایک مُسلمان پر حق ہے کہ وہ نہ تو کسی کو گالی دے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی

---

1 ... شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار... الخ، ص ۲۸۰

2 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

3 ... المستطرف، الباب الثالث عشر فی الصمت وصون اللسان... الخ، ۱ / ۱۴۶

www.dawateislami.net

کو بُرا کہے، نہ کسی کی غیبت کرے اور سُنے، نہ کسی کے عُیُوب اُچھالے، نہ کسی کا راز کھولے، نہ کسی کو تکلیف دے، نہ کسی کی دل آزاری کرے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو مارے اور نہ ہی کسی کو بے جا تنقید کا نشانہ بنائے۔

کامِلُ الایمان مسلمان:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[1]

بُرائی کا ساتھ نہ دیجئے:

بعض لوگ خود تو عیب جوئی نہیں کرتے مگر شیطان مَکّار اور طریقوں سے اُنہیں اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اِس طرح کہ جب کسی مجلس میں مسلمانوں کے عیبوں کو اُچھالنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ایسے لوگ اُنہیں اِس بُرے کام سے روکنے یا وہاں سے اُٹھنے کے بجائے اُلٹا اُن کی باتوں سے لُطف اَندوز ہوتے اور قہقہے بلند کرتے نظر آتے ہیں اور اِس طرح مسلمانوں کی عزّتوں کا سرِعام تماشا بنانے میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ اگر کوئی کسی کی خطا یا اُس کے عیب کا تذکِرہ اُس کی موجودگی میں یا پیٹھ پیچھے شروع کرے تو کوئی شرعی مَصْلَحت نہ ہونے کی صورت میں ثوابِ آخرت کمانے کی نِیّت سے فوراً مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرتے ہوئے بُرائی بیان کرنے والے کو اُس بُرے کام سے اَحسن انداز میں منع کیا جائے، ورنہ کم از کم دل میں بُرا جانتے ہوئے اُس

---

1 ... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من... الخ، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰

www.dawateislami.net

مجلس کو چھوڑ دیا جائے۔

عزتِ مسلم کے تحفُّظ کی فضیلت:

مُصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تحفُّظ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کر دے۔[1]

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا جو جہنّم سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً پہلے کے مسلمانوں میں خَوفِ خُدا کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوتا تھا بِالخُصُوص مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی اور اُن کی عزّت کی حفاظت کے مُعاملے میں تو اُن کا انتہائی زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوتا تھا، اگر اُن کے سامنے کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا یا اُس کی معمولی سی بھی بُرائی کرتا تو اُن کی غیرتِ ایمانی جاگ اُٹھتی اور وہ اپنے پَرائے کی پروا کئے بغیر عیب جوئی کرنے والے کو دوٹوک انداز میں اِس بُرے کام پر خبردار کر دِیا کرتے تھے۔ اِس ضِمن میں دو اِیمان اَفروز واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کے ساتھ شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآنِ پاک

1... مسند احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۴۵، حدیث: ۲۷۶۸۰

2... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الغیبۃ و النمیمۃ، باب ذم المسلم عن عرض اخیہ، ۴/۳۸۵، حدیث: ۱۰۵

www.dawateislami.net

کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اِرد گرد کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا: اِن لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہو کر دو رَکعت نماز اَدا کر لیتا، اِس طرح سوئے ہوئے ہیں گویا مَر چکے ہیں۔ یہ سُن کر والدِ محترم نے جواب دِیا: جانِ پدر! لوگوں کی عیب جوئی کرنے سے بہتر تھا کہ تو بھی سو جاتا۔[1]

امانت میں خِیانت کرنے والا:

﴿2﴾... ایک عقل مند کے سامنے کسی جان پہچان والے نے ایک مُسلمان کی غیبت کی تو اُس عقل مند نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا اب تُو نے غیبت کے ذَرِیعے میرا دل اُس مُسلمان کے عیبوں کے مُتَعَلِّق وَسْوَسوں اور نَفْرتوں میں مشغول کر دِیا اور اُس مُسلمان کو میری نظر میں کم تَر بنانے کی کوشش کی اور اِس طرح سے تُو بھی میرے نزدیک گندا ہوا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ تُو اَمانت دار ہے اور بات کو خُوب چُھپاتا ہے، اب جب کہ تُو نے اُس کا عیب کھولا تو معلوم ہو گیا کہ تُو اَمانت دار نہیں ہے، تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات مسلمانوں کی عزّت و ناموس کا کس حَسین انداز میں دِفاع فرماتے کہ اگر اُن کا کوئی اپنا بھی کسی مُسلمان کی غیبت یا بُرائی کرتا تو رشتے داری یا دوستی کا لِحاظ کرتے ہوئے اُس کی بات کو خاموشی سے سُن لینے یا ہاں میں ہاں مِلانے کی نادانی کرنے کے بجائے اِصلاح کی نِیَّت سے اَحسن انداز میں اُسے نیکی کی دعوت دیتے اور اِس بات کا اِحساس دِلاتے کہ مُسلمان کی غیبت کرنے یا اُس کے عُیُوب ظاہر کرنے سے جہاں ایک مسلمان کی عزّت خراب ہوتی ہے وہیں خُود غیبت کرنے اور

1... حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵ ملخصاً

2... تنبیہ الغافلین، باب النمیمۃ، ص ۹۲ مفہوماً

www.dawateislami.net

عیب اُچھالنے والا بھی لوگوں کی نظروں میں اپنی اَہَمِّیَّت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں رہنے والا شخص درحقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُشمنی مول لیتا ہے۔ چُنانچہ

خفیہ تدبیر کا شکار:

حضرت سیِّدُنا بکر بن عَبْدِ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وکیل بنا ہوا ہے تو جان لو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُشمن ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا شکار ہے۔[1]

اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا:

تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مُبْتَلا ہونا اور دُوسروں پر طَعْن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی بُرائیاں اور غیبتیں بیان کرتے اور خود اِس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں بھی اِس بیماری کو بیان کیا گیا ہے۔[2] چُنانچہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں شہتیر نظر نہیں آتا (یعنی دُوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی بُرائی بھی نظر آجاتی ہے اور اپنی بڑی سے بڑی بُرائی بھی نظر نہیں آتی)۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عافیت اِسی میں ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے عیبوں کی

---

1 ...تنبیہ المغترین، الباب الثالث... الخ، ومن اخلاقھم: الاشتغال بعیوب الناس... الخ، ص۱۹۷

2 ...صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱/ ۳۳۳

3 ...ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الغیبۃ، ذکر الاخبار... الخ، ۷/ ۵۰۶، حدیث: ۵۷۳۱

www.dawateislami.net

ٹوہ میں لگے رہنے کے بجائے ہمیشہ اُن کی خوبیوں پر ہی نظر رکھی جائے اور اپنے اندر بھرے عُیُوب ونَقائص کو دُور کر کے اپنی اِصلاح کی جانب بھی پیش قدمی کی جائے۔ مسلمانوں کی عیب جوئی کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، اپنے عیبوں پر نظر رکھنے اور اُنہیں دُور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کارِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی انعامات میں مسلمانوں کے عُیُوب کی پَردہ پوشی کی باقاعدہ ترغیب دِلائی گئی ہے۔ چُنانچہ 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی اِنعام نمبر 42 ہے: "آج آپ نے کسی مُسلمان کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو جانے پر اُس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مَصْلَحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کر دِیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خِیانت تو نہیں کی؟"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل اور اُن کی غیبت وعیب جوئی کی تباہ کاریوں سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی تصنیف فَیضانِ سنّت جلد دُوم کے باب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کا مطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب میں غیبت کی تعریفات، غیبت کرنے والوں کے عذاب کے دردناک واقعات، چغل خوری وتکبُّر اور دیگر گناہوں کی آفات، علما کی اہمیت سے مُتَعَلِّق اَہم معلومات، غیبت کے علاج، مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل، عیب اُچھالنے کی وعیدیں، کئی موضوعات پر غیبت کی سینکڑوں مثالیں، حکایات اور دیگر بے شمار مدنی پھول موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے

www.dawateislami.net

سے ہدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ الْمَدِیْنَہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلمِ دِیْن کو عام کرنے کے مُقدّس جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں سینکڑوں جامعۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلمِ دِیْن حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعۃُ الْمَدِیْنَہ میں داخِل کروا کر اُن کی

www.dawateislami.net

اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجیے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مسلمانوں کے عیب ظاہر کرنے کی مذمت، اُن کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کی فضیلت اور اپنے عُیُوب پر نظر رکھتے ہوئے اُن کی اِصلاح کرنے کے بارے میں قرآن و حدیث کے اِرشادات اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے اَقْوال و واقعات سُنے، قُرآنِ کریم میں دُوسروں کے عُیُوب ڈُھونڈنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ اور عیب نہ ڈھونڈھو﴾ نیز حدیثِ پاک میں اُس شخص کو خوشخبری عطا کی گئی ہے جسے اپنے عُیُوب کی اِصلاح کی مشغولیت دوسروں کے عُیُوب بیان کرنے سے باز رکھے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے حق میں یہ بھلائی کی بات ہے کہ اُسے اپنے عُیُوب دِکھائی دینے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسْلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی دوسروں کے عُیُوب دیکھنے سُننے سے عافیت طَلَب کرتے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے دُعا کر کے لوگوں کے اَعْضائے وُضو سے بہنے والے قطروں کے ذریعے اُن کے گُناہوں پر مُطَّلَع ہو جانے والے کَشْف کو ختم کروا دِیا، اِسی طرح حضرت سیِّدُنا شیخ سَعْدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بچپن میں غیر ارادی طور پر لوگوں کی بُرائی سَرزَد ہوئی تو اُن کے والدِ ماجِد نے فوراً تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں کی غیبت کرنے کے بجائے اگر تم سوئے رہتے تو زیادہ اچھا تھا۔

---

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

بہر حال دوسروں کی بُرائی کرنے والوں یا بُرائی سُن کر لطف اندوز ہونے والوں کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے عیب اُچھالنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے چُھپے عیب لوگوں پر ظاہر فرمادے، لہٰذا فوراً اِس گناہ سے توبہ کیجئے نیز جن کی غیبتیں اور بُرائیاں بیان کر کے اُنہیں ذلیل و رُسوا کیا اُن سے مُعافی بھی مانگ لیجئے اور آئندہ کے لیے دُوسروں کی بُرائی سے بچنے، صرف اپنے عُیُوب پر نظر رکھنے اور اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنے کی نِیَّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور اپنے اندر اَخلاقی خُوبیاں پیدا کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام مسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت معاوِن ہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "مدنی دورہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے۔ چنانچہ

جہاد کی چار قسمیں ہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ المرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعظَّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: (۱)... نیکی کا حکم دینا (۲)... بُرائی سے منع کرنا (۳)... صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (۴)... فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دِیا اُس نے مؤمنین کے ہاتھ مضبوط

کئے اور جس نے بُرائی سے منع کیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1]

لوگوں میں بہتر کون؟

ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلۂ رِحمی زیادہ کرنے والا، بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔[2]

آیئے! بطورِ ترغیب "مدنی دَورے" کی ایک مَدَنی بہار سنتے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چُنانچہ

باغ کا جُھولا:

بابُ الاسلام سندھ (حیدرآباد) کے ایک مُحلّے میں "مدنی دَورہ" سے متأثر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب دِلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کے لیے نام لکھوا دیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی رَوانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الٰہی سے اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ اَہلِ خانہ میں سے کسی نے مَرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جُھول رہے ہیں۔ پوچھا: یہاں کیسے آگئے؟ جواب دِیا: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بہت چین سے ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...حلیۃ الاولیاء، لمحمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2 ...شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب:

دو فرامینِ مُصْطَفٰے: ﴿1﴾... اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[2] ﴿2﴾... جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[3] ﴿3﴾... چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔[4] ﴿4﴾... چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے[5] بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ﴿5﴾... سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[6] ﴿6﴾... جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

3 ... معجم کبیر، ۱۱/ ۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

4 ... ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۴

5 ... تفسیر خزائن العرفان، سورۂ فاتحہ، تحت الآیہ: اپر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے۔

6 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۶، ۴۷۷

کہے: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[1] ...جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[2] ...مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتلا نہیں ہو گا۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' **حصّہ 16** اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مانگو آکر دعا، پاؤ گے مُدّعا　　در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

حضرت سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: میت کے لئے سب سے بہترین دعا کون سی ہے؟ فرمایا: استغفار (یعنی دعائے مغفرت)۔'' (حلیۃ اولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/ ۱۵، رقم: ۴۶۱۳)

---

1 ...فتاوی هندیة، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۶

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶

3 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، باب فی العطسة اذا عطس... الخ، ۷/ ۱۳۱، حدیث: ۱

4 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اجمالی فہرست	5	اولادِ رسول کو اپنی اولاد پر ترجیح دی	28
کتاب پڑھنے کی نیتیں	6	امیرِ اہلسنت سیرتِ فاروقی کے مظہر	29
تعارُفِ علمیہ (از امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّہٗ)	7	سادات کی خیر خواہی کی فضیلت	30
پہلے اسے پڑھ لیجئے!	9	بیان کا خلاصہ	32
مُحَرَّمُ الْحَرام کے بیانات		مجلس خصوصی اسلامی بھائی	33
بیان: سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا عشقِ رسول		مدنی ماحول کی تربیت	34
		چھینکنے کی سنتیں اور آداب	36
درود شریف کی فضیلت	12	**بیان: شانِ صحابہ**	
فاروقِ اعظم اور سرکار کی دلجوئی	13	درود شریف کی فضیلت	38
سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تعارف	16	صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا جذبۂ ایثار	38
		صحابی کی تعریف	40
ہر شے سے محبوب	18	شانِ صحابہ بزبانِ قرآن	41
ایمانِ کامل کی علامت	19	نیکوکار ہستیاں	43
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی	20	ہدایت کے چشم و چراغ	44
میں غلامِ مصطفٰے ہوں	21	شرح حدیث	45
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا	23	امت میں صحابہ کی اہمیت	46
شہرِ مدینہ میں شہادت کی موت	24	صحابۂ کرام کی عظمت و فضیلت	46
خلیفۂ ثانی اور اتّباعِ رسول	25	شرح حدیث	47
گرا ہوا لقمہ کھانے میں عار محسوس نہ کی	26	قُربِ مصطفٰے کی برکتیں	48
		بغضِ صحابہ ناراضیِ مصطفٰے کا سبب ہے	50

www.dawateislami.net

لعنتِ خداوندی کا مستحق	51	ایمانِ کامل کی نشانی	73
کہیں ایمان برباد نہ ہو جائے	52	فضائلِ اہلبیت بزبانِ قرآن	74
گستاخانِ صحابہ کا انجام	53	حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کی ناز برداریاں	75
حکایت: شیخین کا وسیلہ کام آگیا	57	امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے شفقت و محبت	76
قربِ مصطفٰے پانے والا خوش نصیب	57		
نفاق سے براءت	58	بچوں کو خوش رکھنے کی فضیلت	77
کُتُب کا تعارُف	58	بچوں سے کیسا برتاؤ کیا جائے؟	77
بیان کا خلاصہ	59	دم درود کرنے کا جواز	78
مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کا تعارُف	59	شرحِ حدیث	79
12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"	60	قرآنِ پاک میں بیماریوں سے شفا ہے	79
		خلافِ شرع تعویذات و کلمات کا حکم	80
امیر المؤمنین اور صدائے مدینہ	61	مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ	80
مدنی بہار	61	ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک	81
چلنے کی سنّتیں اور آداب	62		
بیان: حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی شان و عظمت		شرحِ حدیث	83
		صدیقِ اکبر کی اہلِ بیت سے محبت	83
درود شریف کی فضیلت	65	فاروقِ اعظم کی امامِ حسین سے محبت	84
حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا	65	مولا علی کی بیٹے پر شفقت	85
محبوبِ خدا کے سب سے زیادہ محبوب	67	عافیت میں رہنے والوں کی تمنا	86
شرحِ حدیث	67	شرحِ حدیث	86
نام، کُنْیَت اور القابات	68	مومن کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی حکمت	87
نام اچھے رکھا کرو!	70		
فضائلِ حسنین بزبانِ مصطفٰے	71	حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن کی آپس کی محبت	88
حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن سے محبت واجب ہے	72	مغفرت سے محروم	89

www.dawateislami.net

قطع رحمی کا وبال	90	یزید کی قبر کا حال	110
ناراض رشتہ داروں سے صلح کر لیجئے	90	اہلِ بیت کو تکلیف دینے کا انجام	111
صلہ رحمی کے فوائد	91	وہ رَسُوْلُ اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے؟	111
بیان کا خلاصہ	91	اعلانِ جنگ	112
12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "فکرِ مدینہ"	92	تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو؟	113
		یزید کو "پلید" کہنا کیسا؟	114
مدنی انعامات کے رسالے کی برکت	93	کیا کامل الایمان شخص یزید کا حمایتی ہو سکتا ہے؟	114
پانی پینے کی سنّتیں اور آداب	94		
بیان: یزید کا دردناک اَنجام		میرا باپ نالائق تھا	114
درود شریف کی فضیلت	96	یزید کو "شہزادہ" کہنے والا مستحقِ نار ہے	115
یزید پلید کون تھا؟	97		
یزید پلید کے بارے میں غیبی خبر	97	شہزادۂ حسین کا صبر واستقلال	116
لڑکوں کی حکمرانی سے پناہ	98	پیغامِ کربلا	117
یزید پلید کی جفاکاریاں	98	مصائب وآلام پر صبر کی فضیلت	117
گلشنِ نبوت کے پھول	101	بے صبری کا نقصان	118
نواسۂ رسول کا خُطبہ	101	مال ودولت اور دنیا کی محبت کا وبال	119
رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعلانِ جنگ	104	کتاب "سوانح کربلا" کا تعارُف	120
		جامعۃُ المدینہ کا تعارُف	120
قاتلانِ حسین سے انتقام	105	امیرِ اہلسنت کی طلبہ سے محبت	121
عُبَیْدُ اللہ بن زیاد کی ہلاکت	105	بیان کا خُلاصہ	122
آ گیا آ گیا!	106	12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"	123
شُہدا کا خون رنگ لاتا ہے	107		
یزید ذِلّت ورُسوائی کی موت مرا	109	راہِ خدا میں سفر کی برکتیں	124
یزید کا دردناک انجام	109	اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو	124

www.dawateislami.net

عمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب	126	بیان کا خُلاصہ	149
بیان: جھوٹ کی تباہ کاریاں		مجلس وُکلاو ججز کا تعارُف	150
درود شریف کی فضیلت	128	12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان"	150
جھوٹا چور	128		
جھوٹ کسے کہتے ہیں؟	129	قراٰنِ مجید سیکھنے سکھانے کی فضیلت	151
قراٰن میں جھوٹ کی مذمت	130	میری زندگی میں بہار آگئی	151
ایمان کمزور کردینے والا مرض	131	آداب قراٰن کے متفرق مدنی پھول	152
جھوٹ کی مذمت پر مشتمل تین فرامینِ مصطفٰے	131	**صَفَرُالْمُظَفَّر کے بیانات**	
		بیان: جوانی کی عبادت	
جبڑے چیرنے کا عذاب	133	درود شریف کی فضیلت	155
مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں	135	عبادت گزار نوجوان	155
ہر عمل کا نتیجہ	136	جوانی ایک بار ہی ملتی ہے	157
جھوٹ کے بھیانک نتائج	137	پانچ سوالات	158
سچ بولنے کے فوائد	138	عبادت گزار نوجوان کا مقام	159
سچا چرواہا	139	72 صِدِّیقین کے ثواب کا حق دار	159
سچ بولنے سے جان بچ گئی	140	اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ	159
بچوں سے جھوٹ بولنا	141	اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ	160
جھوٹے القابات لگانا	142	آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذوقِ عبادت	160
غیرِ سیّد کا سادات بننا	144	مقامِ مصطفٰے	162
نَسَب تبدیل کرنے کا وبال	145	جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو	164
مذاق میں جھوٹ بولنا	146	حکایت: صالح نوجوان کے لئے دو جنتیں	164
جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسمیں	147		
جھوٹی قسموں کی مذمت	147	مفت کا ثواب	166
جھوٹ بولنے کی جائز صورتیں	148	شرحِ حدیث	167

www.dawateislami.net

بڑھاپے میں بھی جوانی	167	اولیائے کرام حیات ہیں	194
انٹرنیٹ چھری کی مانند ہے	169	حاضریِ مزارات، برکت کا سبب	196
ایک گناہ کے ساتھ 10 بُرائیاں	171	ایصالِ ثواب کی اہمیت	197
توبہ میں تاخیر مت کیجئے	172	مزارات پر حاضری کے آداب	198
نوجوانوں کی اصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار	174	لنگر وغیرہ بانٹنا باعثِ اجر ہے	199
		نیاز تقسیم کرنے کی احتیاطیں	199
رسالہ ”جوانی کیسے گزاریں؟“ کا تعارُف	176	کھانا گر جائے تو؟	200
		روٹی وغیرہ کا احترام کرو	200
بیان کا خُلاصہ	177	کھانا ضائع مت کیجئے	200
12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی انعامات پر عمل“	177	بیان کا خُلاصہ	201
		مجلس اصلاحِ برائے کھلاڑیان	202
مدنی بہار: بیٹھے بولوں میں کھو گئے	179	12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت“	203
ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب	180		
بیان: سیرتِ داتا علی ہجویری			
درود شریف کی فضیلت	183	سنتوں بھرے اجتماع کی مدنی بہار	204
صابر و شاکر نوجوان	183	بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب	206
بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے والے	184	**بیان: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عشقِ رسول**	
مصائب و آلام پر صبر و رضا کی فضیلت	185		
آپ کا تعارُف	187	درود شریف کی فضیلت	208
راہِ خُدا میں سفر	188	اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول	208
علمِ دین کے حصول کا شوق	189	عشق اور محبت کسے کہتے ہیں؟	210
کتنا علم سیکھنا فرض ہے؟	189	اللہ و رسول سے عشق و محبت کا مطلب	211
مرکز الاولیاء میں تشریف آوری	191		
داتا صاحب اور حاضریِ مزارات	193	محبت کی علامت	211

www.dawateislami.net

		بیان: تعظیمِ مصطفٰے	
عشقِ رسول کے فوائد	211	درود شریف کی فضیلت	241
اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا تعارُف	212	نامِ مصطفٰے کی تعظیم بخشش کا سبب بن گئی	241
اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے القابات	213		
سنت سے محبت کی فضیلت	216		
حدیث شریف کا ادب واحترام	216	قرآن کریم میں تعظیم مصطفٰے کا حکم	243
اسمائے مقدسہ کا ادب	218	ایمان، تعظیم اور عبادت	243
خلافِ ادب الفاظ نہ لکھے	218	ترکِ تعظیم کی تباہ کاریاں	245
ناموسِ رسالت پر اپنی ناموس قربان	219	تعظیم پر انعام واکرام کا وعدہ	247
ایمانِ کامل کی علامت	222	نام لے کر پکارنے کی ممانعت	248
ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ	223	تعظیمِ مصطفٰے کے بے مثال واقعات	250
نام لینے والے کی اصلاح فرمائی	224	میلاد منانا بھی تعظیمِ مصطفٰے ہے	252
سیّد زادے کی انوکھی تعظیم	225	پوری کائنات میں خوشی کی لہر	253
دربارِ رسالت میں انتظار	231	میلاد منانے کی برکتیں	254
کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کا تعارُف	232	قرآن وسنت سے میلاد منانے کا ثبوت	255
حدائقِ بخشش کا تعارُف	233	آیتِ مبارکہ کی تفسیر	256
مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا قیام	234	افضل ترین مستحب عمل	257
بیان کا خلاصہ	235	عید میلاد النبی اور دعوتِ اسلامی	258
12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"	237	مکتوب عطّار	259
		بیان کا خُلاصہ	264
اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی فضیلت	237	مجلسِ تراجم	265
		12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"	266
مدنی بہار	237		
مسواک کی سنتیں اور آداب	239	میں نے گناہوں سے توبہ کرلی	267

www.dawateislami.net

سلام کی سنتیں اور آداب	268	سوگ کی شرعی حیثیت	284
رَبِیْعُ الْاَوَّل کے بیانات		کن کاموں میں اِطاعت لازم ہے؟	286
بیان: اِطاعتِ مصطفٰے		فضائل پر مشتمل 8 فرامینِ مصطفٰے	287
درود شریف کی فضیلت	270	وعیدوں پر مشتمل 7 فرامینِ مصطفٰے	288
سونے کی انگوٹھی نہ اٹھائی	270	مجلس مدنی انعامات کا تعارُف	290
اللہ ورسول کی اطاعت واجب ہے	271	بیان کا خُلاصہ	290
زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ	272	12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع"	291
تفسیر نورُ العرفان	273		
اطاعتِ مصطفٰے میں ہی نجات ہے	274	فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں	292
سیرت بھی اچھی بناؤ اور صورت بھی	274	ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی مدنی بہار	292
بات کرتے وقت مسکرایا کرتے	275		
سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند اپنی پسند	275	سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	294
اطاعتِ مصطفٰے پر مشتمل صحابۂ کرام کے چند ایمان افروز واقعات	276	**بیان: اِختیاراتِ مصطفٰے**	
		درود شریف کی فضیلت	296
سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور فرمانِ رسول	276	عظیم رات!	296
مہمان نوازی کی اقسام اور ان کے تقاضے	277	شبِ قدر سے افضل رات	297
		اختیاراتِ مصطفٰے	298
صحابیات اور اطاعتِ رسول	278	شرحِ حدیث	300
موجودہ زمانے کی عورتوں کی حالتِ زار	278	میدانِ محشر اور شانِ مصطفٰے	301
جنت میں داخلے سے محروم	280	آیاتِ مبارکہ اور اختیاراتِ مصطفٰے	303
سیّدُنا ربیعہ اور اطاعتِ رسول	281	تفسیر خزائنُ العرفان	304
اسلامی تعلیمات اور دورِ جاہلیت کی غلط رسمیں	283	محبوب کیا مالک و مختار بنایا	304
		اختیاراتِ مصطفٰے پر مشتمل چند واقعات	305
صحابیات اور حکمِ رسول پر عمل	284		

www.dawateislami.net

فرضیّتِ حج اور اختیارِ مصطفٰے	305	ایک اعرابی کا واقعہ	327
امتِ پر شفقت و مہربانی	307	بُردباری اپناؤ	328
پیارے آقا کی مسواک سے محبت	308	رَسُوْلُ اللہ کا محبوب و مقرب	329
منہ کی پاکیزگی اور رضائے رب	308	حسنِ اخلاق کی علامات	329
حرم شریف کی گھاس اور اختیارِ مصطفٰے	309	تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا	330
عقیدۂ صحابہ	309	حلم کی تعریف اور اس کی اہمیت	331
پنج وقتہ نماز اور اختیارِ مصطفٰے	310	بُردباری کی فضیلت	331
روزے کا کفارہ	311	حلمِ مصطفٰے	333
سزا کو اِنعام میں بدل دیا	312	جنگِ اُحد سے بھی سخت دن	334
گواہی اور اختیارِ مصطفٰے	313	جاؤ! تم سب آزاد ہو	336
عدت کا حکم اور اختیارِ مصطفٰے	314	**حلمِ مصطفٰے پر مشتمل چند روایات**	337
تفسیر خزائن العرفان	314		
قربانی اور اختیارِ مصطفٰے	315	حُدُوْدُ اللہ کی پامالی پر شدید غصہ فرماتے	339
قربانی کے جانوروں کی عُمر	316		
احکام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سپرد ہیں	317	جہاں تک ہو سکے بُرائی کو روکو	340
		نیکی کی دعوت اور مدنی چینل	341
نُور کا کھلونا / ڈوبا سورج پلٹ آیا	319	نرمی اپنائیں، فائدہ اٹھائیں!	342
کتاب ''سیرتِ مصطفٰے'' کا تعارُف	321	نرمی کی فضیلت پر مشتمل چار فرامینِ مصطفٰے	343
مجلس مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن	321		
بیان کا خُلاصہ	322	آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سمجھانے کا پیارا انداز	344
تنبیہ	324		
جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب	324	بیان کا خُلاصہ	347
بیان: حلمِ مصطفٰے		12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ''مدنی درس''	348
درود شریف کی فضیلت	326		

www.dawateislami.net

مدنی درس کی مدنی بہار	349	بیان کا خُلاصہ	378
سفر کی سنّتیں اور آداب	350	12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"	378
بیان: **جمالِ مصطفٰے**		ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام	379
درود شریف کی فضیلت	352	گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب	380
حسن و جمالِ مصطفٰے	353	بیان: **سخاوتِ مصطفٰے**	
حسنِ یوسف کی رَعنائیاں	356	درود شریف کی فضیلت	382
تفسیر خزائنُ العرفان	356	سخاوتِ مصطفٰے	382
حسنِ یوسف اور حسنِ مصطفٰے	357	بڑی اور پسندیدہ نعمت	385
سب سے زیادہ حسین و جمیل	358	دنیا میٹھی اور سرسبز ہے	385
چاند سے تشبیہ دینے میں حکمت	359	شرحِ حدیث	386
اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو	360	صدقے سے مال کم نہیں ہوتا	386
چہرۂ مبارک	361	آقا کی شانِ بے نیازی	387
چشمانِ مبارک	362	سب سے بڑھ کر سخی	387
ابروئے مبارک / بینیٔ مبارک	363	کینہ ختم اور محبت پیدا ہو	390
پیشانی مبارک	364	شرحِ حدیث	390
کانِ مبارک	365	حرام کی نحوست	391
دَہنِ مبارک	365	**سخاوتِ مصطفٰے کے واقعات**	393
مبارک لعاب دہن کی برکتیں	366	وصالِ ظاہری کے بعد سخاوت	395
زبانِ مبارک	367	**وصالِ ظاہری کے بعد حاجت روائی اور مُشکل کُشائی کے واقعات**	397
ہاتھ مبارک	368		
قَدَمَیْنِ شَرِیْفَیْن	369		
موئے مبارک	369		
جائز اور ناجائز زینت	374		
دارالافتا اہلسنت کا تعارُف	377		

www.dawateislami.net

فضائلِ سخاوت پر مشتمل پانچ فرامینِ مصطفٰے	400	دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی	422
		تلاوتِ قرآن کا شوق محبتِ الٰہی کا ذریعہ	423
شرحِ حدیث	401	محبتِ الٰہی کی علامت	423
سخاوت کی نعمت کیسے حاصل ہو؟	402	مُحِب کے سچا ہونے کی علامت	423
شیطان کا غلام	402	تعلیمِ قرآن اور دعوتِ اسلامی	424
کر بھلا ہو بھلا	403	مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ کی کارکردگی	425
بیان کا خُلاصہ	404	افضل عبادت	426
مجلس ائمّۂ مساجد	404	تلاوتِ قرآن کا شوق کیسے ملا؟	426
12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"	405	نعمتِ الٰہی میں غور و فکر محبتِ الٰہی کا ذریعہ	428
علمِ دین حاصل کرنے کی فضیلت	406	400 سالہ عبادت اور ایک نعمت	429
فلموں ڈراموں کا شیدائی	407	اصلاح کا انوکھا انداز	429
بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب	408	محبتِ الٰہی کا ایک آسان ذریعہ	430
رَبِیْعُ الثَّانِی کے بیانات		**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے محبت	430
بیان: **اللہ کی محبت کیسے حاصل ہو؟**		دین سیکھنے کی توفیق	431
		مخلوق میں ذکرِ خیر	431
درود شریف کی فضیلت	411	صلوٰۃُ التَّوبہ	433
حقیقی بندے اور سچے محبوب	411	بیان کا خُلاصہ	434
اللہ تعالٰی سے محبت	413	مجلس المدینہ لائبریری کا تعارُف	435
تفسیر صراطُ الجنان کی خصوصیات	413	ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب	436
محبتِ الٰہی کا مضبوط ترین ذریعہ	416	بیان: **غوثِ پاک کی کرامات**	
نوافل کی کثرت محبتِ الٰہی کا ذریعہ	418	درود شریف کی فضیلت	438
مصیبت پر صبر محبتِ الٰہی کا ذریعہ	420	مرغی زندہ کردی	438
دنیا کی محبت نہ ہونا محبتِ الٰہی کا ذریعہ	421	بحکمِ الٰہی مردے زندہ کرنا	439

www.dawateislami.net

موتیوں کی لڑی	441	کتاب ''غوثِ پاک کے حالات'' کا تعارُف	461
موذی جانوروں سے حفاظت	441		
کرامت کی تعریف اور اس کا حکم	441	بیان کا خُلاصہ	462
خاندانی پس منظر	442	مجلسِ توقیت کا تعارُف	463
غوثِ پاک کا نام و نسب	442	ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت	465
حیرت انگیز واقعات	443		
آپ کا حلیہ مبارک	445	سینما گھر کے مالک کی توبہ	465
علمِ دین کا شوق	445	لباس کی سنّتیں اور آداب	467
60ڈاکو تائب ہو گئے	447	**بیان: فرامینِ غوثِ اعظم**	
عصا مبارک روشن ہو گیا	449	درود شریف کی فضیلت	470
دستِ مبارک کی کرامت	450	لعابِ رسول کی برکت	471
اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرنا	450	غوثِ پاک عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا پہلا بیان	472
لاعلاج مریضوں کا علاج	452	فائدہ مند کارتُوس	474
بادلوں پر بھی حکمرانی	452	پہلے عمل پھر نصیحت	474
مریدنی کی فریاد رسی	453	بے عمل ناصح کی مثال	475
ایک وسوسہ اور اس کا جواب	453	بے عمل واعظ کا انجام	475
دل میری مٹھی میں ہیں	456	بے عمل عالِم کی مثال	476
المدد یا غوثِ اعظم	457	انسان کے حقیقی دشمن	477
باذنِ الٰہی بندے بھی مدد کرتے ہیں	458	نفس کی فطرت	477
سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مدد طلب فرمانا	458	حقیقی دوست اور دشمن	477
سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مدد طلب فرمانا	459	قربِ الٰہی کیسے حاصل ہو؟	478
جبرائیل، مؤمنین اور فرشتے بھی مددگار ہیں	459	عقل مندی کا تقاضا	478
		عقل مند اور بے وُقُوف کی پہچان	478
اَھْلُ اللہ زندہ ہیں	460	اولیا کی صحبت کے فوائد	479

ڈاکو قُطب کیسے بنا؟	480	پردہ پوشی کا مؤثّر طریقہ	499
دل کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش	481	اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو	500
آخرت کے بارے میں غور و فکر کرو	482	سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ	500
موت کے لئے ہر وقت تیار رہو	482	فرشتوں کی دعا	500
دنیا میں کس طرح رہا جائے؟	483	محبتِ الٰہی کی برکت	501
محنت و مشقت کے بغیر کچھ ممکن نہیں	483	کامل مسلمان کی نشانی	501
خوفِ خدا کی اہمیت	484	پردہ پوشی کے فضائل پر مشتمل احادیث	502
خوفِ خدا اور اپنا محاسبہ	486		
غنیمت سمجھو	487	شرحِ حدیث	503
توبہ کا سب سے زیادہ محتاج کون؟	488	بَرَہنہ کرنے سے بھی بڑا گناہ	504
رحمتوں کی بارش	488	نصیحت تنہائی میں ہونی چاہئے	505
سب سے بڑا نادان	489	سینوں کی صفائی	506
توبہ و استغفار کی فضیلت	489	مسلمانوں کے عیوب تلاش کرنے کی سزا	507
مجلس مزاراتِ اولیا	490		
بیان کا خُلاصہ	491	عہدہ ملنے پر مزاج میں تبدیلی	508
12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"	492	خلیفۂ راشد کا طرزِ عمل	509
		مومن مومن کا آئینہ ہے	510
مدنی قافلے کی مدنی بہار	492	کمزوریِ ایمان کی علامت	512
انگوٹھی پہننے کے مدنی پھول	494	شانِ صحابہ بزبانِ مصطفٰے	513
بیان: مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت		صحابۂ کرام میں عیب نکالنے کا انجام	514
درود شریف کی فضیلت	496	زبان ایک درندے کی مثل ہے	514
بندوں کے عیب نظر نہ آئیں	496	کامل الایمان مسلمان	515
تفسیر خزائن العرفان	498	برائی کا ساتھ نہ دیجئے	515

www.dawateislami.net

عزتِ مسلم کے تحفُّظ کی فضیلت	516	12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "مدنی دورہ"	522
بیٹے کو نصیحت	516		
امانت میں خیانت کرنے والا	517	جہاد کی چار قسمیں ہیں	522
خفیہ تدبیر کا شکار	518	لوگوں میں بہتر کون؟	523
اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا	518	باغ کا جھولا	523
کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارُف	519	چھینکنے کی سنّتیں اور آداب	524
		تفصیلی فہرست	526
جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کا تعارُف	520	ماخذ و مراجع	539
بیان کا خُلاصہ	521	اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی مطبوعہ کُتُب	547

تسبیحِ فاطمہ کی ابتدا کیسے ہوئی؟

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاطمہ کو چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑ جانے والے چھالوں کی تکلیف ہوئی تو کوئی خادم لینے کی خاطر بارگاہِ رسالت میں گئیں مگر حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملاقات نہ ہو سکی البتہ حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے ملاقات ہو گئی اور انہیں اپنا مقصد بتایا، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی خبر دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لے آئے اس وقت ہم لیٹے ہوئے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو ارشاد فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو اتنا فرما کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، میں نے آپ کے مبارک قدم کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہو، جب تم سونے کے لئے لیٹو تو 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر، 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہ اور 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۲/ ۵۳۶، حدیث: ۳۷۰۵)

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	...
نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ کنزالایمان	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر طبری	محمد بن جریر طبری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
روح البیان	اسماعیل حقی بروسوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۳۰ھ
تفسیرات احمدیہ	شیخ احمد المدعو ملا جیون علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کتب خانہ اکرمیہ
تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تفسیر بیضاوی	عبد اللہ بن عمر بیضاوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیۃ بمصر ۱۳۱۷ھ
التفسیر الکبیر	محمد بن عمر رازی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر قرطبی	محمد بن احمد قرطبی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
خزائن العرفان	نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۵ھ
نور العرفان	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی
تفسیر نعیمی	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ
صراط الجنان	ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۶ھ
بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
مسلم	مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی ۲۰۱۳ء
ترمذی	محمد بن عیسٰی ترمذی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابوداود	ابوداود سلیمان بن اشعث علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
نسائی	احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
ابن ماجہ	محمد بن یزید قزوینی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
دارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
دار قطنی	علی بن عمر دار قطنی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان

www.dawateislami.net

السنن الکبریٰ	احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
المصنف	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	ابویکر احمد بن عمرو بزار علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	ابویعلی احمد موصلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	حارث بن ابی اسامہ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	خدمۃ السنۃ والسیرۃ ۱۴۱۳ھ
المسند	اسحاق بن ابراھیم المروزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۸ھ	مکتبۃ الایمان ۱۴۱۲ھ
المسند	الربیع بن الحبیب ابن عمر الازدی علیہ الرحمہ	مکتبۃ الکتب الاسلامیۃ ۱۴۲۴ھ
المسند	ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
المسند	الھیثم بن کلیب الشاشی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۳۵ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۱۰ھ
مشکاۃ المصابیح	محمد بن عبداللہ التبریزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
مجمع الزوائد	نورالدین علی بن ابی بکر ھیثمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
الموطا	امام مالک بن انس علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مستدرک	محمد بن عبداللہ حاکم علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الموسوعۃ	عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
معجم کبیر	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
معجم صغیر	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
نوادر الاصول	محمد بن علی حسین حکیم ترمذی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد عجلونی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
حلیۃ الاولیاء	احمد بن عبداللہ اصبھانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

الترغیب والترھیب	عبد العظیم بن عبد القوی منذری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جمع الجوامع	جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
تاریخ بغداد	احمد بن خطیب بغدادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شرح الزرقانی	محمد بن عبد اللہ باقی الزرقانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الزھد	عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
عیون الحکایات	عبد الرحمن بن علی ابن جوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
فتح الباری	احمد بن الحجر عسقلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
مطالب العالیۃ	احمد بن الحجر عسقلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
شرح السنۃ	حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
ابن عساکر	علی بن حسن ابن عساکر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ الخلفاء	جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	کراچی پاکستان
اسد الغابۃ	علی بن محمد ابن اثیر جزری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۹ھ
سیر اعلام النبلاء	محمد بن احمد ذہبی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
البدایۃ والنہایۃ	اسماعیل بن عمر ابن کثیر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
احیاء العلوم	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۹ھ
اتحاف السادۃ...	سید محمد مرتضی زبیدی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
المنتظم	عبد الرحمن بن علی ابن جوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۵ھ
الترغیب فی فضائل..	عمر بن احمد المعروف بابن شاہین علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۵ھ
المقاصد الحسنۃ	محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۵ھ
رسالہ قشیریۃ	عبد الکریم ہوازن قشیری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
الشفا	عیاض بن موسٰی مالکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۴۴ھ	مرکز اہسنت برکات رضا ہند
جامع بیان العلم..	یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
بھجۃ الاسرار	علی بن یوسف شطنوفی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ

www.dawateislami.net

شرح مسلم	یحیی بن شرف نووی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
وفیات الاعیان	احمد بن محمد ابن خلکان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
سبل الھدی و...	محمد بن یوسف صالحی شافعی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی القاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
دلائل النبوۃ	احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ
دلائل النبوۃ	احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۳۰ھ
الکامل	عبد اللہ بن عدی جرجانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
الطبقات	عبد الوھاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۷ھ
الطبقات	محمد بن سعد بن منیع بصری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
میزان الکبری	عبد الوھاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
فیض القدیر	محمد عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح الصدور	جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز اھل السنۃ برکات رضا ۱۴۲۳ھ
الدعاء	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مواھب اللدنیۃ	احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۶ھ
الکبائر	محمد بن احمد ذھبی شافعی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار مکتبۃ الحیاۃ ۱۹۸۵ء
المستطرف	شھاب الدین محمد بن ابو احمد علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجینہ
اخبار مکہ	محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۰ھ	دار الاندلس ۱۴۰۳ھ
ذخائر العقبی	احمد بن عبد اللہ الطبری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۹۴ھ	...
اشعۃ اللمعات	عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ پاکستان
جذب القلوب	عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
مدارج النبوۃ	عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	مرکز اھل سنت برکات رضا
مکاشفۃ القلوب	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ
مجموعۃ رسائل	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۴ھ

www.dawateislami.net

کیمیائے سعادت	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	کتب خانہ مجتبائی ایران
تاریخ الاسلام	محمد بن احمد ذہبی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۱۰ھ
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
الروض الفائق	شیخ شعیب حریفیش علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
کشف المحجوب	علی بن عثمان ھجویری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۰ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاھور
تنبیہ المغترین	عبد الوھاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
الریاض النضرۃ	احمد بن عبد اللہ طبری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ
سعادۃ الدارین	یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
الصواعق المحرقۃ	احمد بن حجر ھیتمی مکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	ملتان پاکستان ۱۴۱۰ھ
فتاوی الکبری	احمد بن حجر ھیتمی مکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	مؤسسۃ التاریخ العربی
کشف الالتباس	عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	دار احیاء العلوم ۱۴۲۴ھ
مساوئ الاخلاق	محمد بن جعفر المعروف بالخرائطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۱۳ھ
درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد خوبوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
مجموع رسائل	عبد الرحمن بن احمد ابن رجب علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۹۵ھ	الفاروق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر
بحر الدموع	عبد الرحمن بن علی الجوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	مکتبۃ دار الفجر ۱۴۲۴ھ
المدخل	احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مکتبۃ اضواء السلف ۱۴۰۴ھ
طبقات الصوفیۃ	محمد بن الحسین سلمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۱۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الخیرات الحسان	احمد بن حجر ھیتمی مکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
الحاوی للفتاوی	جلال الدین عبد الرحمن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
ماثبت من السنۃ	عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	پنجاب نیشنل پریس لاھور
حجۃ اللہ علی...	یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۵۰ھ	مرکز اھل السنۃ برکات رضا
الابریز	احمد بن المبارک المغربی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۵۵ھ	...❀...
نزھۃ الخاطر	علامہ علی القاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	قادری کتب خانہ لاھور ۲۰۰۳ء
اخبار الاخیار	عبد الحق محدث دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	فاروقی اکیڈمی ضلع خیرپور

www.dawateislami.net

النبراس	محمد عبد العزیز فرھاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۳۹ھ	ملتان پاکستان
تفریح الخاطر	سید عبد القادر اربلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۱۵ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
قلائد الجواھر	شیخ محمد بن یحیی حنبلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۶۳ھ	مصطفی البابی الحلبی ۱۳۷۵ھ
ھمعات	شاہ ولی اللہ دھلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۷۶ھ	حیدر آباد پاکستان
فتح الربانی	شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۶۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۳۳ھ
تبیین الحقائق	عثمان بن علی زیلعی حنفی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
در مختار	محمد بن علی حصکفی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ھندیۃ	مولانا شیخ نظام علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۶۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
الجوھرۃ النیرۃ	ابو بکر بن علی حداد علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۰۰ھ	کراچی پاکستان
حکایات گلستان سعدی	مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۹۱ھ	مکتبۃ دانیال لاہور
نزہۃ القاری	مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور ۱۴۲۸ھ
سیرت غوث الثقلین	نور بخش توکلی حنفی نقشبندی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مونال پبلی کیشنز راولپنڈی ۲۰۱۵ء
فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
فتاوی افریقہ	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	نوری کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
حدائق بخشش	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
شرح کلام رضا	مفتی غلام حسن قادری	مشتاق بک کارنر لاہور
ملفوظات اعلی حضرت	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
حیات اعلی حضرت	مولانا ظفر الدین قادری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء
فاضل بریلوی علمائے...	ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ء
فیضان اعلی حضرت	محمد ریحان احمد قادری	شبیر برادرز لاہور ۱۴۳۴ھ
امام احمد رضا اور عشق...	غلام مصطفٰے انجم قادری	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
سوانح امام احمد رضا	علامہ بدر الدین رضوی	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۹۸۷ء
وصایا شریف	حسین رضا خان بریلوی	انجمن انوار القادریہ ۱۹۹۸ء

www.dawateislami.net

تحقیقات امام علم و فن	خواجہ مظفر حسین رضوی	امام احمد رضا اکیڈمی ۲۰۱۲ء
حیات ملک العلما	ڈاکٹر مختار الدین احمد	معارف نعمانیہ لاہور
سیرت رسول عربی	نور بخش توکلی حنفی نقشبندی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
سیرت مصطفےٰ	عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
عجائب القرآن	عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
الحق المبین	سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ	کتبۃ المدینہ
شان حبیب الرحمٰن	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
اللہ کے خاص بندے	ڈاکٹر محمد عمر خان	علم دین پبلشرز لاہور
سوانح کربلا	نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
روضۃ الشہدا (مترجم)	حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمہ	شبیر برادرز لاہور ۲۰۰۳ء
کرامات صحابہ	عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
تاریخ کربلا	محمد امین قادری رضوی علیہ الرحمہ	مکتبہ نبویہ لاہور ۱۴۳۳ھ
شہادت نواسۂ سید الابرار	محمد عبد السلام قادری رضوی علیہ الرحمہ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ء
بہار شریعت	محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
مرآۃ المناجیح	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فیضان سنت	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
کفریہ کلمات کے بارے...	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
نیکی کی دعوت	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
غیبت کی تباہ کاریاں	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
کالے بچھو	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
امام حسین کی کرامات	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
پردے کے بارے میں...	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
غوث پاک کے حالات	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
جہنم کے خطرات	عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ

www.dawateislami.net

مزارات اولیاء کی...	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
بزرگان لاہور	پیر غلام دستگیر علیہ الرحمہ	مکتبۃ المدینہ
برکات آل رسول	یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۵۰ھ	مکتبہ قادریہ لاہور ۱۴۰۰ھ
محفل اولیا	علامہ شاہ مراد سہروردی	زاویہ پبلیشرز ۲۰۱۱ء
معارف تنویریہ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی لاہور
اردو دائرہ معارف...	دانش گاہ پنجاب	لاہور پاکستان
وسائل بخشش	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
شامان بخشش	مفتی اعظم ہند نوری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز لاہور
الحقائق فی الحدائق	محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ	مکتبہ اویسیہ رضویہ ۱۹۹۴ء
ذوق نعت	مولانا حسن رضا خان	...
قبالہ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی علیہ الرحمہ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
راہ مصطفٰے	محمد یامین وارثی	کراچی پاکستان
شاہ نامہ اسلام	ابو الاثر حفیظ جالندھری	الحمد پبلی کیشنز ۲۰۰۶ء

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سیِّدُنا قاسم (2) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ (3) حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔ **چار شہزادیاں تھیں** جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سیِّدَتُنا زینب (2) حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (3) حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (4) حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ۔

(المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام، ۴/ ۳۱۳)

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 454 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ فیضانِ قرآن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1(کل صفحات:524) 02... تفسیر صراط الجنان جلد:2(کل صفحات:495)

03... تفسیر صراط الجنان جلد:3(کل صفحات:573) 04... تفسیر صراط الجنان جلد:4(کل صفحات:592)

05... تفسیر صراط الجنان جلد:5(کل صفحات:617) 06... تفسیر صراط الجنان جلد:6(کل صفحات:717)

07... تفسیر صراط الجنان جلد:7(کل صفحات:619) 08... تفسیر صراط الجنان جلد:8(کل صفحات:674)

09... تفسیر صراط الجنان جلد:9(کل صفحات:619) 10... تفسیر صراط الجنان جلد:10(کل صفحات:899)

11... معرفۃ القرآن جلد:1(پارہ1تا5،کل صفحات:404) 12... معرفۃ القرآن جلد:2(پارہ6تا10،کل صفحات:376)

13... معرفۃ القرآن جلد:3(پارہ11تا15،کل صفحات:407)

14... معرفۃ القرآن جلد:4(پارہ16تا20،کل صفحات:404)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضان ریاض الصالحین جلد:1(کل صفحات:656) 02... فیضان ریاض الصالحین جلد:2(کل صفحات:688)

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل(زَادُ الْقَطْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ)(کل صفحات:40)

02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ)(کل صفحات:199)

03... فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمَدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ)(کل صفحات:326)

04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ)(کل صفحات:55)

05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق)(کل صفحات:125)

06... معاشی ترقی کا راز(حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات واصلاح)(کل صفحات:41)

07... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)

08... شریعت وطریقت(مَقَالِ عُرَفَاءِ بِاِحْرَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ)(کل صفحات:57)

www.dawateislami.net

09...اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِی)(کل صفحات:100)

10...ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ)(اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ)(کل صفحات:60)

11...حقوقُ العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47)

12...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

13...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات:31) 14...حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)

15...ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان)(کل صفحات:74) 16...اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ(کل صفحات:46)

17...کنزالایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185) 18...فیضانِ خطباتِ رضویہ (کل صفحات:24)

19...اعتقاد الاحباب (دس عقیدے)(کل صفحات:200) 20...بیاض پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)

عربی کُتُب:

21...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں)(کل صفحات:4000)

22...اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458) 23...اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

24...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ(کل صفحات:62) 25...اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ(کل صفحات:60)

26...کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74) 27...تَمْهِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)

28...اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃ(کل صفحات:93) 29...اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی (کل صفحات:46)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟ (تَمْهِیْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:88)

02...مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر)(کل صفحات:112)

03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)

04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ)(کل صفحات:54)

05...جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمُتَجَرُ الرَّابِحُ فِی ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)

06... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:1)(اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:853)

07... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:2)(اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر)(کل صفحات:1012)

08...امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وصیتیں (وَصَایَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَیْہِ الرِّضْوَان)(کل صفحات:46)

09...دین و دنیا کی انوکھی باتیں (اَلْمُسْتَطْرَفُ فِی کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، جلد:1)(کل صفحات:552)

www.dawateislami.net

10...اصلاحِ اعمال (جلد:1) (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) (کل صفحات:866)

11...مختصر منہاج العابدین (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَرُ مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْن) (کل صفحات:281)

12...نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر) (کل صفحات:98)

13...اللہ والوں کی باتیں (جلد:1) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:896)

14...اللہ والوں کی باتیں (جلد:2) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:625)

15...اللہ والوں کی باتیں (جلد:3) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:580)

16...اللہ والوں کی باتیں (جلد:4) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:510)

17...اللہ والوں کی باتیں (جلد:5) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:571)

18...اللہ والوں کی باتیں (جلد:6) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:586)

19...اللہ والوں کی باتیں (جلد:7) (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) (کل صفحات:531)

20...فیضانِ مزاراتِ اولیاء (کَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)

21...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْد وَقِصَرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

22...عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَۃ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث) (کل صفحات:105)

23...احیاء العلوم (جلد:1) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:1124)

24...احیاء العلوم (جلد:2) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:1393)

25...احیاء العلوم (جلد:3) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:1290)

26...احیاء العلوم (جلد:4) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:911)

27...احیاء العلوم (جلد:5) (اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات:814)

28...ایک چُپ سو سُکھ (حُسْنُ السَّکْت فِی الصَّمْت) (کل صفحات:37)

29...راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

30...حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)

31...فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء) (کل صفحات:38)

32...اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ) (کل صفحات:122)

33...احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)

www.dawateislami.net

34...شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)

35...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ اول) (کل صفحات:412)

36...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

37...شاہراہِ اولیاء (مِنْہَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

38...حُسنِ اَخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)

39...آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

40...آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)

41...قوت القلوب (مترجم جلد:1) (کل صفحات:826)

42...قوت القلوب (مترجم جلد:2) (کل صفحات:784)

43...بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

44...76 کبیرہ گناہ (اَلْکَبَائِر) (کل صفحات:264)

45...بہارِ نیت (کتابُ النِّیَّات) (کل صفحات:159)

46...شرحُ الصُّدُور (مترجم) (کل صفحات:572)

47...منہاج العابدین (کل صفحات:496)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

01...دیوان المتنبی مع الحاشیۃ المفیدۃ اتقان الملتقی (کل صفحات:104)

02...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الاول (کل صفحات:400)

03...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الثانی (کل صفحات:374)

04...ریاض الصالحین مع حاشیۃ منہاج العارفین (کل صفحات:124)

05...شرح مئۃ عامل مع حاشیۃ الفرح الکامل (کل صفحات:147)

06...تلخیص المفتاح مع شرحہ الجدید تنویر المصباح (کل صفحات:229)

07...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:178)

08...دیوان الحماسۃ مع شرح اتقان الفراسۃ (کل صفحات:325)

09...قصیدۃ البردۃ مع شرح عصیدۃ الشہدۃ (کل صفحات:317)

10...التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

www.dawateislami.net

11...مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:182)
12...شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:385)
13...نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات:392)
14...الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)
15...شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی (کل صفحات:429)
16...ھدایۃ النحو مع حاشیۃ عنایۃ النحو (کل صفحات:288)
17...اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:306)
18...مئۃ عامل منظوم (فارسی مع ترجمہ و تشریح) (کل صفحات:28)
19...کتاب العقائد (کل صفحات:64)
20...مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات:117)
21...الحق المبین (کل صفحات:131)
22...فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
23...فیضانِ سورۂ نور (کل صفحات:128)
24...دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:242)
25...نصاب النحو (کل صفحات:285)
26...نخبۃ الفکر مع شرح نزھۃ النظر (کل صفحات:175)
27...فیضان تجوید (کل صفحات:161)
28...صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:64)
29...نصاب المنطق (کل صفحات:161)
30...نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر (کل صفحات:205)
31...نصاب الادب (کل صفحات:200)
32...المرقاۃ مع حاشیۃ المشکاۃ (کل صفحات:106)
33...انوار الحدیث (کل صفحات:466)
34...شرح الفقہ الاکبر (للقاری) (کل صفحات:231)
35...نصاب التجوید (کل صفحات:85)
36...قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22)
37...تعریفاتِ نحویۃ (کل صفحات:53)
38...خلاصۃ النحو (حصہ اول ودوم) (کل صفحات:214)
39...شرح مائۃ عامل (کل صفحات:38)
40...تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:194)
41...نصاب الصرف (کل صفحات:352)
42...خاصیات ابواب الصرف (کل صفحات:141)
43...خلفائے راشدین (کل صفحات:352)
44...الکافیہ مع شرح ناجیہ (کل صفحات:259)
45...المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات:104)
46...تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)
47...نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

01... قسط2: مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
02... قسط8: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغ دین (کل صفحات:32)

www.dawateislami.net

03...قسط5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:25)

04...قسط18: تجدید ایمان و تجدید نکاح کا آسان طریقہ (کل صفحات:27)

05...قسط1: وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)

06...قسط7: اصلاحِ امت میں دعوتِ اسلامی کا کردار (کل صفحات:28)

07...قسط4: بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

08...قسط3: پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

09...قسط20: قطب عالم کی عجیب کرامت (کل صفحات:40)

10...قسط15: اپنے لئے کفن تیار رکھنا کیسا؟ (کل صفحات:32)

11...قسط16: نیکیاں چھپاؤ (کل صفحات:108)

12...قسط13: ساداتِ کرام کی تعظیم (کل صفحات:30)

13...قسط6: جنتیوں کی زبان (کل صفحات:31)

14...قسط11: نام کیسے رکھے جائیں؟ (کل صفحات:44)

15...قسط10: وَلِیُّ اللہ کی پہچان (کل صفحات:36)

16...قسط14: تمام دنوں کا سردار (کل صفحات:32)

17...قسط12: مساجد کے آداب (کل صفحات:36)

18...قسط9: یقین کامل کی برکتیں (کل صفحات:32)

19...قسط17: یتیم کسے کہتے ہیں؟ (کل صفحات:28)

20...قسط21: سفر مدینہ (کل صفحات:37)

﴿شعبہ تخریج﴾

01...صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشق رسول (کل صفحات:274)

02...فیضان یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)

03...بہار شریعت جلد سوم (حصہ 14تا20) (کل صفحات:1332)

04...جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)

05...تحقیقات (کل صفحات:142)

06...بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7تا13) (کل صفحات:1304)

07...فیضانِ نماز (کل صفحات:49)

08...بہار شریعت جلد اول (حصہ 1تا6) (کل صفحات:1360)

09...جنتی زیور (کل صفحات:679)

10...اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُن (کل صفحات:59)

11...آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)

12...عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)

13...علم القرآن (کل صفحات:244)

14...بہار شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات:312)

15...کرامات صحابہ (کل صفحات:346)

16...گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:244)

17...اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)

18...سیرتِ رسولِ عربی (کل صفحات:758)

19...منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)

www.dawateislami.net

20... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
21... اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
22... جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
23... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
24... حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
25...19 دُرُود و سلام (کل صفحات:16)
26... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
27... اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
28... مکاشفۃ القلوب (کل صفحات:692)
29... سرمایۂ آخرت (کل صفحات:200)
30... سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
31... آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)
02... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)
03... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
04... حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
05... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)
06... حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)
07... فیضانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
08... حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
09... فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)
10... فیضان امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01... بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات:48)
02... فیضانِ حضرت آسیہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) (کل صفحات:36)
03... فیضان بی بی ام سلیم (کل صفحات:60)
04... صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات:144)
05... صحابیات اور پردہ (کل صفحات:56)
06... فیضانِ بی بی مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) (کل صفحات:91)
07... شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)
08... صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات:64)
09... فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
10... فیضانِ امہاتُ المؤمنین (کل صفحات:367)
11... فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)

www.dawateislami.net

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

01...اعرابی کے سوالات عربی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات (کل صفحات:118)

02...حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)

03...غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)

04...40 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)

05...تکبر (کل صفحات:97)

06...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ سوم) (کل صفحات:352)

07...حسد (کل صفحات:97)

08...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ دوم) (کل صفحات:104)

09...بدگُمانی (کل صفحات:57)

10...اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ اول) (کل صفحات:60)

11...حرص (کل صفحات:232)

12...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)

13...بدشگونی (کل صفحات:128)

14...نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)

15...ریاکاری (کل صفحات:170)

16...فیضانِ اسلام کورس (حصہ دوم) (کل صفحات:102)

17...فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

18...فیضانِ اسلام کورس (حصہ اول) (کل صفحات:79)

19...نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

20...محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات:208)

21...بغض و کینہ (کل صفحات:83)

22...نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے (کل صفحات:103)

23...بہتر کون؟ (کل صفحات:139)

24...نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39)

25...فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)

26...چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں (کل صفحات:47)

27...تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

28...اسلام کے بنیادی عقیدے (کل صفحات:122)

29...عشر کے احکام (کل صفحات:48)

30...امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

31...آقا کا پیار کون؟ (کل صفحات:63)

32...قومِ جنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)

33...ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)

34...توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)

35...تکلیف نہ دیجئے (کل صفحات:219)

36...مزاراتِ اولیاء کی حکایات (کل صفحات:48)

37...فیضانِ معراج (کل صفحات:134)

38...قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

39...سنّتیں اور آداب (کل صفحات:125)

40...کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63)

41...انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

42...طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

43...ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

www.dawateislami.net

44...جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات:168)
45...خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)
46...حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ (کل صفحات:200)
47...کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
48...تجہیز و تکفین کا طریقہ (کل صفحات:358)
49...جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
50...احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
51...نام رکھنے کے احکام (کل صفحات:180)
52...آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
53...مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
54...جیسی کرنی ویسی بھرنی (کل صفحات:110)
55...شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
56...فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
57...وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات:112)
58...تعارف امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
59...حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات:48)
60...تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات:25)
61...فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
62...تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
63...وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات:112)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

01...علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہلسنت قسط5) (کل صفحات:102)
02...سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)
03...حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر اہلسنت قسط6) (کل صفحات:47)
04...اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)
05...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط7) (پیکرِ شرم و حیا) (کل صفحات:86)
06...25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
07...گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
08...دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
09...گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
10...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط3) (سنّتِ نکاح) (کل صفحات:86)
11...خوفناک بلا (کل صفحات:33)
12...شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل (کل صفحات:16)
13...ناکام عاشق (کل صفحات:32)
14...پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں (کل صفحات:32)
15...انوکھی کمائی (کل صفحات:32)
16...آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
17...نورِ ہدایت (کل صفحات:32)
18...اوباش دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟ (کل صفحات:32)
19...قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
20...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)
21...سنگر کی توبہ (کل صفحات:32)
22...غریب فائدے میں ہے (بیان1) (کل صفحات:30)
23...پراسرار کتا (کل صفحات:27)

www.dawateislami.net

24...دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
25...اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
26...میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
27...چمکدار کفن (کل صفحات:32)
28...جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان2) (کل صفحات:32)
29...غافل درزی (کل صفحات:36)
30...اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات:32)
31...بیٹے کی رہائی (کل صفحات:32)
32...مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
33...جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
34...چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)
35...خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
36...چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
37...نادان عاشق (کل صفحات:32)
38...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط2) (کل صفحات:48)
39...روحانی منظر (کل صفحات:32)
40...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)
41...کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
42...نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
43...دلوں کا چین (کل صفحات:32)
44...والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
45...بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
46...نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
47...مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
48...بداطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
49...شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
50...والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات:32)
51...بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
52...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط1) (کل صفحات:49)
53...باکردار عطاری (کل صفحات:32)
54...بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
55...آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
56...معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
57...کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
58...عطاری جن کا غُسلِ میّت (کل صفحات:24)
59...مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
60...قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
61...بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
62...ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
63...اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
64...ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
65...بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
66...اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
67...بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
68...ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32)
69...راہِ سنّت کا مسافر (کل صفحات:32)
70...ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
71...ہیرو کنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
72...خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
73...میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)

www.dawateislami.net

74... نشے باز کی اصلاح کا راز (کل صفحات:32)
75... عجیب الخلقت بچی (کل صفحات:32)
76... شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
77... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
78... کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات:32)
79... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
80... مفلوج کی شفایابی کا راز (کل صفحات:32)
81... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
82... بدچلن کیسے تائب ہوا؟ (کل صفحات:32)
83... ڈاکوؤں کی واپسی (کل صفحات:32)
84... جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات:32)
85... سینگوں والی دلہن (کل صفحات:32)
86... جھگڑالو کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
87... کالے بچھو کا خوف (کل صفحات:32)
88... کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
89... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
90... بھنگڑے باز سدھر گیا (کل صفحات:32)
91... حیرت انگیز گلوکار (کل صفحات:32)
92... خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
93... عمامہ کے فضائل (کل صفحات:517)
94... جواری و شرابی کی توبہ (کل صفحات:32)
95... بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)
96... گلوکار کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
97... چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32)
98... میں حیادار کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
99... میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)
100... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)
101... رسائل مدنی بہار (کل صفحات:368)
102... سنّت رسول کی محبت (کل صفحات:32)
103... مدنی ماحول کیسے ملا؟ (کل صفحات:56)
104... میٹھے بول کی برکتیں (کل صفحات:32)
105... فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
106... مجوسی کا قبول اسلام (کل صفحات:62)
107... ڈرامہ ڈائریکٹر کی توبہ (کل صفحات:32)
108... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

01... فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری (کل صفحات:70)
02... فیضانِ بہاؤالدین ذکریا ملتانی (کل صفحات:74)
03... عطار کا پیارا (کل صفحات:166)
04... فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی (کل صفحات:71)
05... فیضانِ بابا بھلے شاہ (کل صفحات:75)
06... فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان (کل صفحات:62)
07... فیضانِ حافظِ ملت (کل صفحات:32)
08... فیضانِ حضرت صابر پاک (کل صفحات:53)
09... فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات:70)

www.dawateislami.net

10...فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی (کل صفحات:33)
11...فیضانِ پیر مہر علی شاہ (کل صفحات:33)
12...فیضانِ شمس العارفین (کل صفحات:79)
13...فیضانِ سلطان باہو (کل صفحات:32)
14...فیضانِ عثمان مروندی (کل صفحات:43)
15...فیضانِ داتا علی ہجویری (کل صفحات:84)
16...فیضانِ بابا فرید گنج شکر (کل صفحات:115)
17...فیضانِ خواجہ غریب نواز (کل صفحات:32)

﴿شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی﴾

01...بیانات دعوت اسلامی (حصہ ا) (کل صفحات:559)
02...گلدستۂ درود و سلام (کل صفحات:660)
03...باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات:352)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

01...ویلنٹائن ڈے (قرآن و حدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34)
02 تا 09...فتاوٰی اہلسنّت (آٹھ حصے)
10...فتاوٰی اہلسنّت احکام روزہ و اعتکاف (کل صفحات:34)
11...عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)
12...مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے (کل صفحات:42)
13...فتاوٰی اہلسنّت احکام زکوٰۃ (کل صفحات:612)
14...بنیادی عقائد و معمولات اہلسنت (کل صفحات:135)
15...کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)

﴿مرکزی مجلسِ شُوریٰ﴾

01...اجتماعی سنتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195)
02...کامل مرید (کل صفحات:48)
03...مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73)
04...وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)
05...گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52)
06...12 مدنی کام (کل صفحات:72)
07...اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68)
08...عشقِ رسول (کل صفحات:54)
09...فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)
10...مقصدِ حیات (کل صفحات:60)
11...صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124)
12...جنت کا راستہ (کل صفحات:56)
13...یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39)
14...فیضانِ مرشد (کل صفحات:46)
15...رسائل دعوت اسلامی (کل صفحات:422)
16...موت کا تصور (کل صفحات:44)
17...شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات:47)
18...بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72)

www.dawateislami.net

19...پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59)
20...موت کا تصور (کل صفحات:44)
21...علما پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:34)
22...پیارے مرشد (کل صفحات:48)
23...تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:50)
24...علم و علما کی شان (کل صفحات:51)
25...ایک زمانہ ایسا آئے گا (کل صفحات:51)
26...جامع شرائط پیر (کل صفحات:87)
27...ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات:116)
28...صدائے مدینہ (کل صفحات:32)
29...گناہوں کی نحوست (کل صفحات:112)
30...سیرتِ ابو درداء (کل صفحات:75)
31...ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات:48)
32...صدقے کا انعام (کل صفحات:60)
33...سود اور اس کا علاج (کل صفحات:92)
34...غیرت مند شوہر (کل صفحات:47)
35...احساسِ ذمہ داری (کل صفحات:50)
36...برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)
37...چوک درس (کل صفحات:36)

تو نے میرے لئے کیا تیاری کی؟

...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردے کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے اور جنازے کے ساتھ آنے والوں کے قدموں کی آواز سنتا ہے، سب سے پہلے اس کی قبر اس سے کلام کرتے ہوئے کہتی ہے: اے ابنِ آدم! تیرا بُرا ہو کیا تجھے مجھ سے ڈرایا نہیں گیا؟ کیا تجھے میری تنگی، بدبو، وحشت، ہولناکی اور کیڑے مکوڑوں کا خوف نہ دلایا گیا تھا؟ یہ میں نے آج کے دن کے لئے تیار کئے ہیں تُو بتا تُو نے میرے لئے کیا تیاری کی ہے؟

(الزھد لابن مبارک مارواہ نعیم بن حماد، باب ما یبشر بہ المیت عند الموت... الخ، ص۴۱، حدیث:۱۶۳، لم یرفعہ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ISBN 978-969-631-681-7
0126297

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net